Vol III
No 20



Friday
8th January, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

NOTE —1 In this Part a star [*] at the beginning of a speech denotes confir mation not received

2 The page Nos of this book should have started with page 1107 to keep continuity with the previous number, but have erroneously started with 2007 hence pages 1107 to 2006 may be treated as blank

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD DN
1954

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

FRIDAY THE 8TH JANUARY 1954

The House met at Half Past Two of the Clock

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Business of the House

Mr Speaker Shri K Anantha Reddy has given notice of a *short notice question* *He is not present in the House* Let us proceed to other business

سری سید حسن (حیدرآباد سٹی) اسمبلی رولس کے سکشن (۸۳) کے تحت اگر کوئی
سوال وقت ختم ہونے کی وجہ سے ان اسٹارڈ (unstanred) ہوجائے تو اسکا جواب ٹیبل (Table)
پر رکھا جانا چاہیے اگر وہ جواب ٹیبل پر نہ رکھا گیا ہو اور سیشن ختم ہوجائے تو کیا
اوسی نوعیت کا سوال علحدہ طور پر کیا جاسکتا ہے یا نہیں

مسٹر اسپیکر سوال یہ ہے کہ

If it is not placed the very day

سری سید حسن جواب یہ اوسی دن ٹیبل پر رکھا گیا یہ اسمبلی ختم ہونے تک
جواب آیا اسسٹنٹ سکریٹری صاحب نے کہا کہ کئی سوالات کے جوابات نہیں آئے ہیں
شاید اسمبلی ختم ہونے کے بعد جوابات آئیں تو ایسے سوالات کے متعلق کیا عمل ہوگا
کیونکہ رولس میں (shall lay forthwith) لکھا گیا ہے

Mr Speaker It will be treated as an unstarred question and rules *governing* unstarred *questions* shall applicable to it

سری سید حسن اسکے باوجود بھی میں
(shall lay forthwith) کے الفاظ ہیں

مسٹر اسپیکر وہ تو ایک ضابطہ کی چیز ہے لیکن اگر کوئی پرٹیکولر
(Particular) چیز ہے تو اسکو دیری کرنا ہوگا

Whether it was placed on the table of the House that very day or not whether it was placed at all—I have to

look into At any rate it would be considered as an unstarred question and therefore those rules which relate to unstarred questions apply to this case also

سری سید حسن میں اور ایک مسئلہ پر توجہ دلانا چاہتا ہوں ۳ دسمبر کی پروسیڈنگس (proceedings) میں جب منسٹر صاحب نے حکم دیا ہوں کے جو الفاظ کہے تھے

Mr Speaker —I cannot allow time for matters like this The hon Member can very well come and see me in my chambers I shall ascertain and look into these matters

श्री व्ही डी देशपांडे (अिप्पागुडा) —म स्पीकर साहब की तवज्ज अक बात की तरफ दिलाना चाहता हू। मैं न पिछली बार भी अिस बात का अिसरार किया था और हर सेशन म करता हू कि हमें असेबली के प्रोसीडिंग्ज जल्दी नही मिलत ह। अबतक हम गय सेशन के प्रोसिडिंग्ज की कापिया भी नही मिली ह मन पिछली मतबा सुझाया था कि लेजिस्लेटिव्ह असेबली के लिय प्रिंटिंग का अितजाम अलग होना चाहिय। मन सेक्रेटरी साहब से भी अिस बारे म बातचीत की। अुन्होन कहा कि हमारे यहा से तमाम मटेरियल बराबर जल्दी जा रहा ह लेकिन अुनकी तरफ से ही जल्दी छपकर नही आता ह। अुन्होन यही सजस्ट किया कि अिसक लिय कुछ अितजाम होना चाहिये अिस सेशन के रिपोट भी बजट सेशन म नही मिलग अिसके बारे म सोचा जाना चाहिय।

Mr Speaker The Minister in charge will also enquire into it

श्री वि के कोरटकर —मझको तो यह बात अभी मालम हुअी ह। मैं अिसके बारे म तहकिकात करूगा और कोशिश करूगा कि बजट सेशन तक आपको अिस सेशन के और पिछले सेशन के रिपोट मिल जाय अलबत्ता असेबली का जो काम ह उसे तो प्रायारिटी (Priority)दी जाती ह जितनी कोशिश जल्दी काम करन के लिय हो सकती ह अुतनी तो हम जरूर करेग।

श्री व्ही डी देशपांडे —यहा पर बहुत बार असा ही कहा जाता ह कि हम कोशिश कर रहे ह लेकिन प्रोसिडिंग्ज जल्दी छपवान का अिताजाम नही किया जा रहा ह हमन उनक सामन अक स्कीम रखी लेकिन अुसपर कोई गौर नही किया जा रहा ह। मन पिछले सेशन म अक प्रपोजल (Proposal) रखा था लेकिन अुसपर कोई गौर नही किया गया। लेजिस्लेटिव्ह असेबली के लिय यदि अलग प्रस रखा जाय तो प्रोसिडिंग के छपवान म देर न होगी देर न होन के लिय क्या करना चाहिय अिसके बारे म गव्हनमट को सोचना चाहिय।

مسٹر اسپیکر میں نے تھی یہ محسوس دیا تھا کہ علحدہ پریس

श्री वि के कोरटकर —अिसके बारे म भी सोचा गया था कि अलग प्रस निकाला जा सकता ह या नही। तो असा मालूम हुआ कि असेबली के लिय प्रस रखन से अखराजात कुछ कम नही होग और दूसरी बात यह है कि लेजिस्लेटिव्ह असेबली साल म सिफ तीन चार महीन के लिय काम करती ह अिसलिय प्रेस को पूरा काम नही मिलेगा। पूरा काम न रहन पर यदि वहा के वकस को निकाला जाय तो आप ही लोग हमारे पास आयग कि यह तो मजदूरो पर अन्याय हो रहा ह।

مسٹر اسپیکر: میں نے یہ سمجھاؤ بھی دیا تھا کہ آپکے جو قوانین جو ہند میں
شائع ہوئے ہیں وہ ہم طبع کرد یگے نوٹیفیکیشنز (Notifications) قواعد یا
قانون شائع کرنے کا کام لیجسلیٹو اسمبلی کے پریس کے ذریعہ ہوسکتا ہے

श्री वि के कोरटकर —गव्हर्नमेंट जिस प्रपोजल पर सोच रही है। लेकिन मेरा खियाल है कि दूसरे किसी भी स्टेट की असेंबली के लिये अलग प्रेस नहीं है और ऐसे कोई खास प्रपोजल भी उनके सामने नहीं है कि असेंबली के लिये अलग प्रेस हो।

Mr Speaker I believe the Chief Minister will say something about this A proposal was made to him and I was informed that it is not possible to comply with the proposal

श्री व्ही डी देशपांडे मेरा ख्याल है कि दिल्ली की पार्लमेंट मे जिस तरह से अलग प्रेस है।

مسٹر اسپیکر: پارلیمنٹ میں بھی نہیں ہے میں نے ماولنکر صاحب سے پوچھا تھا
انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ پریس میں پارلیمنٹ کے کام کو پرائرٹی (Priority)
دی گئی ہے تاکہ وہ پہلے تمام دیا جاسکے پارلیمنٹ کیلئے کوئی علحدہ پریس نہیں ہے
شاید چیف منسٹر صاحب بارے میں ان حالات کا اظہار فرمائینگے

چیف منسٹر (شری بی رام کشن راؤ) میں صاحب سے میں سمجھ رہا تھا کہ
اس بارے میں کچھ عرض نہ کروں لیکن مجھے کہنا ہی پڑا بات یہ ہے کہ اس بارے میں
غور ہوا تھا لیکن محض انکامکس دشواریوں کی وجہ سے ہم اسے قبول نہ کرسکے دوسری
چیز جیسا کہ شری وینک راؤ نے کہا یہ ہے کہ ہمارے پاس لیجسلیٹو اسمبلی کا اتنا کام
نہیں ہے کہ اسکے لیے ایک علحدہ پریس رکھا جائے نتیجہ یہ ہوگا کہ اسٹاف کو درمیان
میں معطل رکھنا پڑیگا اسلیے کسی علحدہ پریس کی ضرورت محسوس نہیں کیجارہی ہے
لیکن یہ ہوسکتا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ پریس میں کچھ مشنری کا اضافہ کرکے اسے اس
قابل بنایا جائے کہ جو کام دیر سے ہورہا ہے وہ کسی قدر جلد انجام پاسکے اسکی کوشش
کیجائیگی اور آئندہ بجٹ کے وقت اسپر غور کرینگے

مسٹر اسپیکر: میں نے یہ بھی سمجھاؤ پیش کیا تھا کہ سوالات جلد طبع کرکے
دیے جائیں

شری بی رام کشن راؤ: اسمبلی کے کام کو پرائرٹی (Priority) دیدیگئی
ہے گزشتہ مرتبہ بلس (Bills) ۲۴ گھنٹوں کے اندر چھپے ہیں

مسٹر اسپیکر: بلس (Bills) کو پرائرٹی دینا الگ چیز ہے اور ہمارے پاس
کا کام جلد چھپنا الگ چیز ہے

شری بی رام کشن راؤ: میں نے گورنمنٹ پریس کو ایسے احکام دیے ہیں کہ
اسمبلی کے کام کو ٹاپ پرائرٹی (Top priority) دیجائے

श्री व्ही डी देशपांडे – अिस तरह के वायदे तो हमारे सामने कई बार किये गये हैं। अिस वक्त मुझे गोपिडी गंगारेड्डी जो बोलते हैं अुसकी याद आती है कि गव्हर्नमेंट सिर्फ वायदे ही करती रहती है। अभी तक तो हम पिछले सेशन के भी रिपोर्ट नहीं मिले हैं। और अब तो बजट भी प्रिंटिंग के लिये आ रहा है अुसीमें पूरा वक्त चला जायगा। बजट सेशन तक तो पहले सेशन के भी रिपोर्ट नहीं मिलेंगे और अिस सेशन के भी नहीं मिलेंगे। सिर्फ वायदे काफी नहीं बल्कि मशिनरी बढ़ाने का भी अिंतजाम करना चाहिये।

شری بی رام کشن راؤ مجھے خود اسکا احساس ہے بات رائٹرس محض کاغذ پر دینے کا سوال نہیں ہے ا کی عملاً کوشش کی جارہی ہے لیکن میں یہ وعدہ نہیں کرسکتا کہ اس سیشن کی پروسیڈنگس آرینل ممبرس کو نکسٹ سیشن (Next session) میں ملسکیگی ہمارے سیشن کی ریکارڈ ڈسکس کیا ہے لمبی لمبی تقریریں ہوئی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بحث کے کام کے پریسر (Pressure) کی وجہ سے مارچ تک اسکو پورا نہیں کیا جاسکیگا بہر حال کسی طرح ٹمپوریری ہینڈس (Temporary/hands) لیکر جس حد تک ممکن ہو اسکے جلد رکارڈ کی کوشش کیجائیگی

The Hyderabad Granting of Pattedari rights of Unoccupied Government Lands Bill 1953

Mr Speaker Shri K Venkatrama Rao will now move the motion for leave of the House to introduce The Hyderabad Granting of Pattedari Rights of unoccupied Government Lands Bill 1953

Shri K Venkatrama Rao I beg leave of the House to introduce the Hyderabad Granting of Pattedari Rights of unoccupied Government Lands Bill 1953

Mr Speaker Motion moved

شری سیش راؤ واگھمارے (بلنگہ) ۔ ریزولیوشن پر میری تقریر جاری تھی

مسٹر اسپیکر نیک نان آفیشل بل (Non official Bill) ہے پہلے اسکو ختم ہوجانے دیجیے شری کے وی رام راؤ اپنے بل سے متعلق تقریر کریں

شری کے وینکٹ رام راؤ (جناکونڈور) مسٹر اسپیکر سر۔ میں حضور والا کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں نے اس بل میں کیا پراویژنس (Provisions) رکھے ہیں آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ ہمارے اسٹیٹ میں ٹریبوک خارج کھاتہ کاشتکاران اراضیات ہیں جنکی نسبت حکومت کی جانب سے بعض گشتیات اور مراسلے جاری کیے گیے ہیں اور ایک حد تک یہ مان لیا گیا ہے کہ جاں جہاں ٹریبوک یہ ہوتا خارج کھاتہ مقبوضہ اندرونی ہو یا بیرونی ان پر قبضے کا داخلہ سنہ ۱۹۴۹ ء سے قبل کے حقداری کے کاغذات میں ہوتو

ایسی صورت میں ان قبضوں کو بے دخل نہ کیا جائے اور ان ہی لوگوں کے نام پہ اراضیات پٹہ کردی جائیں۔ اسکے باوجود ہمارا یہ روزمرہ کا تجربہ ہے کہ ایسے اراضیات پر مالگزاری داخل کرنے کے باوجود سرائے جمعبندی اور تاوان کے نام سے قابضین سے وصولیات کئے جاتے ہیں۔ مالگزاری کا پانچ گنا دس گنا تاوان عائد کیا جاتا ہے اسکی معافی کیلئے ان لوگوں کو مرافعے کرنے پڑتے ہیں اور جب کبھی منسٹر وہاں گئے ہیں تو انکے پاس معافی کیلئے درخواستیں پیش کرنی پڑتی ہیں تحصیل اور ڈویژن سے حکومت کے ان احکام کے باوجود جمعبندی میں اسکا عمل نہیں کیا جاتا اور اسطرح سوائے جمعبندی و تاوان کے نام سے کافی رقم وصول کیجاتی ہے میں نے صرف مدت کی حد تک توسیع کرنے کیلئے اس بل میں رکھا ہے حکومت نے یہ مان لیا ہے کہ سنہ ۱۹۴۹ ع کے قبضے برقرار رکھے جائیں ایک زمانہ تھا جبکہ اس وقت کے حکومت کے خلاف ایک جد و جہد جاری تھی اس وجہ سے ایسی جد جہد ہوئی ہیں اور انہیں لیگلائز (Legalise) کردیا گیا ہے ایسے بہت سے لوگ ہیں جو سنہ ۱۹۴۹ع کے بعد بھی قابض ہوئے ہیں اور ایسے بھی لوگ ہیں جنکا قبضہ زمانے سے چلا آرہا ہے لیکن انکے نام پٹہ نہیں ہوا ہے اسکے علاوہ ایک اور چیز ہے جن لوگوں کے قبضے میں ایسی اراضیات ہیں وہ کوئی بڑے بڑے پٹہ دار نہیں ہیں نہ لینڈ ہنگر (Land hunger) سے متاثر چھوٹے چھوٹے کاشتکار ہریجن لمباڑے اور بعض مقامات پر چنچوکوبار وغیرہ ایسی اراضیات پر قابض ہیں انہوں نے ان اراضیات پر اپنا سرمایہ بھی لگایا ہے لیکن ان پر محکمہ جنگلات یا تحصیل سے بے دخلی کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اسلئے میں نے اس قانون میں یہ رکھا ہے کہ جن لوگوں کے ایسے قبضے ہیں وہ علی حالہ برقرار رہینگے اور ان لوگوں کے نام پٹہ کا عمل ہوگا اس مقصد سے یہ بل لایا گیا ہے اس بل میں (Unoccupied Government land) کی تعریف میں نے یہ رکھی ہے

Kharaj Khata Paramboke Gairan Forest lands reserved or unreserved river bed lands

دریاؤں کے پاٹہ میں جو اراضیات عارضی طور پر نکلتی ہیں انکو بھی میں نے شامل کیا ہے۔ اسکے بعد آکوپنٹ (Occupant) کی تعریف میں میں نے یہ رکھا ہے کہ وہی شخص جو اراضی پر مسلسل دو سال سے قبضہ رکھتا ہو باقی ڈیفنیشنس (Definitions) وہی ہیں جو قانون مالگزاری میں ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے۔ جنوری سنہ ۱۹۴۶ع سے ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ع کے دوران میں کوئی شخص کسی اراضی پر مسلسل دو سال کاشت کیا ہو تو باوجود اسکے کہ کوئی اور قانون یا کسی مانع ہو وہ شخص اس اراضی کا پٹہ دار بننے کا مستحق ہے۔ میں نے یہاں ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کی تاریخ اسلئے رکھی ہے کہ اس تاریخ کو لیجسلیٹو اسمبلی وجود میں آئی اور یہ پورے حیدرآباد کیلئے ایک اہم تاریخی واقعہ ہے۔ اس سے لوگوں میں یہ تصور پیدا ہوگا کہ

پبلک گورنمنٹ آف نا لیجسلیچر آنے کے بعد ہمنے یہ رعایت کیگئی اسطرح میں نے ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کی ریجی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ تاریخ رکھی ہے

میں نے بل میں ایک پراویزو (Proviso) بھی ایڈ (add) کیا ہے کہ ۲ ایکر خشکی یا ۲ ایکر تری سے زائد قبضہ کی صورت میں پٹہ کا عمل ہوگا یہ لمٹ (Limit) سیلنگ ہولڈنگ کی حد تک آتی ہے اور ایسے ہی لوگ جو ایسی زمین پر قبضہ میں رکھے ہیں ان کے نام پر پٹہ کئے جاسکے اسطرح بڑی زمین والوں کیلئے اس رعایت کی گنجائش میں نے نہیں رکھی ہے

باقی سکشنس پروسیجرل (Procedural) ہیں ایک رجسٹر مرتب کیا جائیگا اور اس سلسلے میں نقشہ کھینچا جائیگا اور ایسے قابضین کا رجسٹر مرتب کیا جائیگا اگر کوئی عذرداری ہو تو ایک مہینہ کی مدت میں رجوع ہونا پڑیگا کسی کو عذر ہونے کی صورت میں میں نے ایک دفعہ اسکے لیے رکھا ہے عموماً تحصیلات میں کاہلی اور سستی کی وجہ سے کارروائیاں پڑی رہتی ہیں اس سے بچانے کیلئے میں نے یہ رکھا ہے کہ لازمی طور پر ۳۰ یوم کی جمع بندی تک جملہ عملیات اس سے متعلق ہوجانے چاہئیں البتہ عذرات کی صورت میں مالگزاری کی کارروائیوں کے پروسیجر کے لحاظ سے مرافعہ جات وغیرہ کی کارروائیاں ہونگی میں نے یہ بھی رکھا ہے کہ دوران تحقیقات میں ان قبضوں کو نہ ہٹایا جائیگا آخری دفعہ میں نے یہ رکھا ہے کہ اس قانون کے تحت تحقیقات کے سلسلے میں زبانی یا دستاویزی شہادت پیش کی جاسکتی ہے

یہ اس بل کے مختصر روپ ہیں جنکو میں نے ہاوس کے سامنے رکھا ہے جو زمینات فارغ القبضہ ہیں، جنکی تقسیم کے متعلق حکومت کے پاس کوئی پالیسی نہیں ہے اور عموماً جب کبھی منسٹر دورے پر جاتے ہیں یا مال کے عہدہ دار دورے پر جاتے ہیں وہ میں مانے ان زمینات کے پٹے جھپٹے یا دے جاتے ہیں اور اسمیں ایک طرح کا تاراج ہے تمام آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ صوبہ آندھرا کے ریونیو منسٹر نے کہا ہے کہ لاکھوں ایکر فارغ القبضہ زمین دیجاسکتی ہے لیکن وہاں و ایک پالیسی بنانا چاہتے ہیں تاکہ اس پالیسی کے لحاظ سے کس طرح اور کسی زمین کس کو دیجائیگی

Mr Speaker The hon Member has to make a brief statement He should not make any lengthy speech

شری کے وینکٹ رام راؤ بہرحال اس بارے میں حکومت کے پاس پالیسی نہیں ہے میں نے اس پالیسی کو رفلی (Roughly) حکومت کے سامنے رکھا ہے اور یہ حکومت کی گشتات کے موجب بھی ہے صرف تاریخ آگے بڑھائی گئی ہے کوئی نیا پروسیجر نہیں ہے میں ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ مجھے اس بل کو انٹروڈیوس کرنے کی اجازت دیجائے۔

شری بی رام کشن راؤ: سر میں اس بل کی مخالفت کرنے پر مجبور ہوں۔ آنریبل ممبر جنہوں نے اس بل کو پیش کیا ہے فرمایا کہ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ سرکاری زمینات پر ناجائز قبضوں کو جائز قرار دیا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ انہوں نے سب ناجائز قبضوں کو جائز قرار دینے کی تحریک نہیں کی بلکہ ایک پراویزو کے ذریعہ اس کی کوشش کی ہے کہ ناجائز قبضوں کے جو کو ۲ ایکر تری یا ۲ ایکر خشکی کی حد تک محدود رکھا جائے۔ اگر کسی نے ۲ ایکر تری اور ۲ ایکر خشکی کی حد تک ناجائز قبضہ کرلیا ہو تو اس کے لیے معاف ہے لیکن دوسرے لوگوں کے لیے وہ جائز ہوگا اسطرح کی شرط کے ساتھ انہوں نے تحریک رکھی ہے۔ میں نے ان کے اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس کو دیکھا ہے۔ ایک طرف تو آنریبل ممبر یہ کہتے ہیں کہ اکا بل گورنمنٹ کے سرکیولرس (Circulars) اور احکام اور پالیسی کے مطابق ہے۔ اگر یہ بات ہے تو ایسی صورت میں انکا بل غیر ضروری ہے کیونکہ گورنمنٹ نے ایک جو احکام دیے ہیں جو پالیسی بنائی ہے اسکے لحاظ سے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے جسکے لیے قانون کی بھی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر اس سے مختلف ہے تو در اصل یہ ایک پالیسی کا سوال ہے کہ کہاں کیا کرنا چاہیے۔ حکومت نے اس سلسلے میں خاص طور سے مسلسل لاونی رولس کے مطابق سے دو ان سرکیولرس ریوینیو ڈپارٹمنٹ سے جاری کیے ہیں ستمبر ۴۸ اور ۱۹۴۹ ع کا ایک زمانہ ضرور تھا جبکہ پولیس ایکشن کے بعد ملٹری گورنمنٹ کا رجیم (Regime) شروع ہوا تو ابتدا میں لوگوں نے انتھو زیازم (Enthusiasm) میں جوش جو پیدا ہوا تھا اس میں آنریبل ممبر سے جو اس بل کے محرک ہیں اجازت لیکر گورنمنٹ کی زمینات پر قبضہ کرلیا۔ اسطرف کے (رائٹ سائیڈ کے) آنریبل ممبرس بھی جو ان میں اجازت دے تھے تو مجھے معلوم ہے کہ تلنگانہ میں جو کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ تھے ان سے پوچھنے پر انہوں نے بھی کہا کہ چلو کچھ اسی کاشت کرلو دیکھا جائیگا۔ یہ مطالبہ پر عمل شروع ہو لیکن اسکو روکنے کی ضرورت تھی۔ ایسا کوئی اصول قرار نہیں دیا جا سکتا کہ محض اس وجہ سے کہ لوگوں کے پاس زمینات نہیں ہیں لینڈلس پیپل (Land less people) کو زمین کار ن یا خارج رکھانہ قسم کی گورنمنٹ کی زمینات پر قبضہ کرلینے کی اجازت دیجائے یا ایسے جو قبضے ہیں انکو ویلیڈیٹ (Validate) کیا جائے اس قسم کے قبضوں کو جائز قرار دیا جائے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ڈسٹرکٹس کا کیا حشر ہوگا۔ آنریبل ممبر ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کی ایک آربیٹریری (Arbitrary) تاریخ دے ہیں ۱۹۴۶ ع میں کیا تاریخ تھی کیا حالات تھے کیا ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کو پولیس ایکشن کی ویسی ہی ان سرمی یا کوئی اور خبر تھی نہیں میں نہیں سمجھ سکا ستمبر ۱۹۴۸ ع میں جو پولیس ایکشن ہوا

श्री व्ही डी देशपांडे — अुस वक्त आपकी मुबारक हुकूमत नहीं थी।

شری وی ڈی دیشپانڈے: اس وقت آپ کی مبارک حکومت نہ تھی

شری بی رام کشن راؤ قابل مبارکباد حکومت اس وقت میں بھی قابل مبارکباد حکومت صرف ۶ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کو آئی ۔ آنریبل ممبر کا یہ مطلب ہے ۔ لیکن اس سے پہلے یہاں پر سیول گورنمنٹ (Civil Government) تھی جو گورنمنٹ تھی وہ اچھی گورنمنٹ تھی ممکن ہے کہ بعض آنریبل ممبرس یہ بھی کہیں کہ آج سے بہتر گورنمنٹ اس زمانہ میں تھی اوس وقت بالکل سرٹینٹی (Certainty) تھی لاونی آرڈر برابر جاری تھا اسکے باوجود ناجائز قبضے ہوئے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی اصول ہے اب رہا پالیسی کا سوال کہ لینڈلس لوگوں کو زمین کس طرح سے دلائی جاسکتی ہے ؟ اسکی حد تک کل ہی ہم نے جو قانون پاس کیا اس میں ایک جز لائی گئی ہے اب رہا یہ کہ گورنمنٹ کی جو زمینات ہیں گا ان برموک خارج رکھا یہ برسوں سے زائد صحرائی کا رقبہ چھوڑنے سے متعلق تو اسکے لیے ہم نے اسپیشل لاونی رولس کے ذریعہ ضروری احکام دیے ہیں اور انکی عمل ہو رہی ہے لیٹسٹ فگرس (Latest figures) کے لحاظ سے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایک لاکھ ایکڑ کے قریب قریب (گذشتہ مرتبہ میں نے ۹ ہزار بیان کیا تھا) مد ر کے طور پر میں کہہ رہا ہوں ایک لاکھ ایکڑ زمینات ہریجن اور دوسرے لینڈلس پرسنس میں تقسیم ہوئی ہیں اس کے لیے بھی ہم نے ترجیح (Priority) رکھی ہے سرکیولر جاری کیا گیا ہے اور اسپر عمل ہو رہا ہے اسکے بعد اگر اس پالیسی کو دہرانا ہے تو اس بل کی ضرورت نہیں ہے اس میں تو یہ ہے کہ ناجائز قبضوں کو جائز قرار دیا جائے ایسا تو نہیں ہوسکتا سرکیولر میں ہم نے یہ رکھا ہے کہ جن لوگوں کے پاس پہلے سے زمین ہے اور وہ زمینات پر قبضہ کرلیے ہیں (میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایسے ہی لوگوں نے ناجائز قبضے کیے ہیں جنکے پاس پہلے سے زمین ہے) تو انکو یہ رکھا جائے ناجائز قبضے زمین نہ رکھنے والے جن لوگوں نے کیے ہریجن ہوں ناکوں اور ہوں ان لوگوں کے تو قبضے برابر بحال رکھے گئے ہیں سرکیولر کے ذریعہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ انکی جو کچھ بھی زمین ہے اسکا اسائنمنٹ (Assignment) ہو بلا کسی اپسٹ پرائس (upset price) لیے کے انکا قبضہ جاری رکھا جائے ۔ اور اگر کوئی نسل پٹواری ہے اسکے پاس پہلے کی زمین موجود ہوتے ہوئے لاونی آرڈر میں کچھ گڑبڑ ہونے کی وجہ سے جھانسہ مار کر قبضہ کرلیا ہے تو اسپر تاوان وصول کیا گیا ہے

لیکن اسکے ساتھ ایک دوسرا حکم ہمارے پاس یہ بھی موجود ہے کہ کوئی ہریجن یا بیک ورڈ کلاس کا کوئی شخص یا ایسے لوگ جنکے پاس زمین نہیں ہے اور وہ چھوٹی چھوٹی زمینات پر قبضہ کرلیے ہوں تو انکا قبضہ رہنے دیا جائے اور ان سے کوئی پرائس (Price) بھی نہ لیا جائے بشرطیکہ وہ ان زمینات پر کاشت کرتے رہے ہوں ۔

دوسری مشکل ہم نے یہ بتلائی ہے کہ تھوڑی بہت زمین رکھنے والے ہیں اور انہوں نے تھوڑی بہت اور زمین پر قبضہ کرلیا ہے ناجائز طریقہ پر ہی کیوں نہ سہی تو اسی زمین کی مالگزاری کی سولہ گنا اب سٹ پر اس دیگر قبضہ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ زمین اس قسم کی ہو کہ متصلہ ہونے کی وجہ سے اسکی جا بر قبضہ کی زمین کی فائدہ مند زراعت کے لیے اسکی ضرورت ہے

اس طریقہ پر ہم نے پورے قواعد مقرر کیے ہیں اسلیے اس قانون کی ضرورت نہیں ہے میں اسکو مانتا نہیں کہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع تک جن لوگوں نے ناجائز قبضے کرلیے ہیں انکے قبضوں کو جائز قرار دیا جائے

فارسٹ کی زمینات کے لیے ہم نے یہ رکھا ہے کہ اگر فارسٹ کی زمینات پر قبضہ کرلیے اور کاشت کررہے ہیں تو اسکو بھی بحال رکھا جائے سنہ ۱۹۴۹ ع کے بعد کوئی ایسی صورت نہ تھی درخواست دینے پر فورا اسکی اجازت ملی اسلیے حکومت اس چیز کے لیے تیار نہیں ہے کہ ناجائز قبضوں کو جائز قرار دیا جائے جو بل پیش کیا گیا ہے میں اسکو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں اگر محکمہ ریونیو ڈپارٹمنٹ کے احکام کا منشا درست مقصد حاصل نہیں ہو رہا ہے لیکن پھر بھی جہاں کہیں ہمکو یہ اطلاع ملی کہ زمین نہ رکھنے والی رعایا کو حقوق نہیں مل رہے ہیں اور انکے قبضوں کو رگولرائز (Regularise)کیا جاسکتا ہے لیکن انکو رگولرائز نہ کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ آفیسر نے تاوان وغیرہ قائم کیا ہے تو حکومت نے اسکی اصلاح کردی غرض اسکے کہ کوئی قانونی پیچیدگی ہو تحصیلدار کو ایسی تمام صورتوں میں تصفیہ کرنے کے لیے حکم دیا گیا ہے اس وجہ سے میں اس قسم کے قانون کی ضرورت نہیں پاتا اسلیے میں امید کرتا ہوں کہ اس بل کو واپس لیا جائے گا اگر ضرورت ہو تو اسکو جسمانی کرنے کے لیے حکومت خود لینڈ ریونیو کوڈ (Land Revenue Code) میں ترمیم کرنے کی اجازت دیگی اس وجہ سے میں گزارش کرتا ہوں کہ اس بل کو واپس لیا جائے ۔

شری کے وینکٹ رام راؤ میرا بل مدت کو ذرا بڑھانے کے لیے ہے البتہ یہ کہنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کو ہی یہ حکومت وجود میں آئی ۲ مارچ جو کہا گیا ہے اگر تھوڑی دیر کے لیے ہم نے تسلیم کرلیں تو وہ یہ مان لیں کہ انکی حکومت وجود میں آنے کے بعد ہی یہ کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اعتراض نہیں ہے سنہ ۱۹۴۹ ع کے بعد بھی ایسے بہت سے چھوٹے چھوٹے کاشتکار اور ہریجن موجود ہیں جن پر برابر مقدمات کئے جا رہے ہیں اور ان پر قانون جنگلات کے تحت اور دیگر طریقوں سے مقدمات چلائے جا رہے ہیں سزائیں ہورہی ہیں یہ صرف یہ بلکہ اسکے ساتھ ساتھ یہاں تک بھی معاملہ پہنچ گیا ہے کہ مداخلت بیجا کے مقدمات ان پر کئے جارہے ہیں جن پر لوگوں نے ہزار ڈیڑھ ہزار روپیہ خرچ کیا ہے ۔

اسکا تجربہ اسطرف اور اوس طرف کے آنریبل ممبرس کو ہوچکا ہے میں یہ نہیں کہتا ور یہ
یہ میرے بل کا منشا ہے کہ منتقل ہن اراضیات ر قبضے کیے جائیں جن اراضیات
پر ایک قبضے ہیں انکو تسلیم کرلیا جائے اس سے بڑھکر کوئی چیز نہیں ہے سنہ ۹۴۹ ع
سے قبل بھی جو فی الواقعی قابض ہیں اور سرکاری رقم ادا کرتے رہے ہیں لیکن موضع
کے پٹیل پٹواروں نے کسی قسم کے ریمارکس دئے ہیں اور نہ انکا عمل کہاں ون میں
کیا ہے اراضی کرنے کے سلسلہ میں منتقل نٹی میں اندراج ہو و اس میں کسی طرح
بھی عمل نہیں ہوسکتا اگر ریمارکس ہیں بھی تو ریمارکس مالگزاری کو حکومت ماننے
کے لیے تیار نہیں ہے اس قسم کے کامپلیکیٹیڈ پرابلمس (Complicated problems)
آرہے ہیں اور مدت سے رہے ہیں ان تمام چیزوں کو حکومت کی درستی
(कृषि) میں لانا میرا مقصد تھا جب حکومت کا یہ منشا ہے
کہ اب جو موجودہ لوگ قابض ہیں ان سے چھینا مقصد ہے و میں اس میں کوئی
معنے نہیں پاتا جس شخص کے پاس زمین ہے اس سے چھین کر کوئی اور شخص کو
دینگے تو اس میں کوئی مطلب نہیں ہے کیا آپ اس اصول سے متفق ہیں کہ گاؤں کو
مارکر جھیل دن دی جائے لیڈر آف دی ہاوز سے میں اپیل کرتا ہوں کہ موجودہ قابض
کے جو حقوق ہیں انکا تبادلہ کر کے بعد میں بھو ن دینے پھرنے کی کوئی ضرورت نہیں

میں مکرر غور کے لیے اپیل کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

Mr Speaker The question is

Leave be granted to introduce the Hyderabad Granting of Pattedari Rights of unoccupied Government Lands Bill, 1958

The motion was negatived

Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) (Amendment) Bill 1953

Mr Speaker I would like to inform the House that L A Bill No XXXI of 1958 the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) (Amendment) Bill 1953 which was introduced on 10th December 1958 has not yet been taken up It is a very short Bill containing two clauses only which are

1 (1) This Act may be called the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) (Amendment) Bill 1958

(2) It shall come into force at once

2 Section 10 of the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Inquiry) Act 1950 shall be omitted

This item is of course not included in to day s Agenda but since it is a very small Bill if the House has no objection it can be taken up It would not take much time

شری بی رام کشن راؤ مسٹر اسپیکر اگر اجازت ہو تو میں ایک بات میں اس بل کا مقصد عرض کروں تاکہ ہاؤس اوسے سمجھ سکے اس میں کوئی خاص بات نہیں اگر مجھے اسکی اطلاع ہوتی تو میں کل ہی اوسے پیش کرنے کی کوشش کرتا پہلے اسکو پیش کیا گیا ہے اس بل کی فرسٹ ریڈنگ ہوچکی ہے

کسی عہدہ دار کی بدعنوانیوں کے خلاف تحقیقات کرنے کے لیے جو ٹریبونل ہے وہ ان سے متعلق رگولیشن میں ترمیم بل پیش کیا گیا ہے اس میں ایک سکشن کی تھوڑی سی ترمیم چاہی جارہی ہے اب تک جو پروسیجر ہے وہ یہ ہے کہ ٹریبونل تحقیقات کرکے اپنی رپورٹ یا رکمنڈیشن (Recommendation) گورنمنٹ کے پاس بھیجدیتا ہے اور اکثر صورتوں میں گورنمنٹ کو خود قطعی تجویز کرنی پڑتی ہے یہ مناسب سمجھا گیا اور دوسری جگہوں پر بھی یہ طریقہ ہے کہ قبل اسکے کہ گورنمنٹ کی جانب سے کسی عہدہ دار کے متعلق کوئی قطعی تجویز ہو پی اس سی کو فائل دیکھکر اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقع دیا جائے اس ترمیم کا یہی مقصد ہے چونکہ پبلک سروس کمیشن کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ بہت بڑی اندیپنڈنٹ باڈی (Independent Body) ہے اور پبلک حقوق کی حفاظت کرتی ہے لہذا اس قسم کی غلطیوں کے لیے سزا دینے کے بارے میں بھی پبلک سروس کمیشن کو رائے دینے کا موقع ملنا چاہیے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ پی اس سی کی رائے لینے کے بعد قطعی تجویز ہو صرف اس حد تک یہ چھوٹی سی ترمیم ہے میں سمجھتا ہوں اگر ہاؤس اسکو پیش کرنے کی اجازت دیدے اور منظور کرلے تو آسانی ہو جائیگی ورنہ ڈیڑھ دو مہینے تک انتظار کرنا پڑیگا

श्री वही बी, देशपांडे --आम तौर पर अिजाजत देने के लिय कोई एतराज नही होना चाहिय था। लेकिन जब यह बिल हाअुस के सामन आया तो हमन उस पर सोचा। हम अुसमें कुछ तरमीम करन की जरूरत मालूम होती ह और अुसमें रिटोस्पेक्टिव्ह अिफक्ट (Retrospective effect)भी रखने की जरूरत ह। हम सोच रहे थ कि अिसलिय हम अिस पर अमेंडमेंट देंग। लेकिन अिसकी नोटीस आज ही मिली अिसलिय तरमीम भी नही दे सकते। जिस वक्त ये रूल्स अमल में आय अुस वक्त से अिसका अमल होना चाहिय। और जो केसेस पडिंग (Pending) में पडी ह वे भी पब्लिक सर्विस कमीशन की तरफ जानी चाहिय। लेकिन नोटीस आज ही मिलन के कारण अमडमेंट देन के लिय वक्त नही ह। अिसलिय म कहूंगा कि आयदा सेशन म अिसको रखा जाय ताकि अुस वक्त हम तरमीमात भी ला सकेग और अपन खियालात भी जाहिर कर सकेग। अिस लिये आयदा सेशन म अिसको लाना म मुनासिब समझता हू।

Mr Speaker We shall take it up at 5 30 or 6 in the evening, if it would be possible

Shri V D Deshpande I do not think it would be possible

Mr Speaker In that case, we shall takeup the resolution

Resolution re forcible dispossession of lands from Bonafied Muslims after Police action

श्री व्ही डी देशपांडे—कब्ल असके कि ऑनरेबल मेंबरान असपर अपनी तकरीर शुरू करे मैं यह अर्ज करना चाहता हू कि हर सेशन में हमें तजरबा होता आ रहा है कि अकाध रेजोल्यूशन से ज्यादा रेजोल्यूशन्स हाअुस में डिसकस (Discuss) नही होते। और अव्याम के प्राब्लेम्स (Problems)क्या है अिस पर विचार नही होता। हम चाहते हैं कि ज्यादा से ज्यादा नॉन आफिशयल रेजोल्यूशन्स हाअुस में डिसकस हो सके ताकि जनता की राय क्या है वह ट्रेजरी बेंचेस (Treasury Benches) को मालूम हो सके। अिस लिय म अर्ज करना चाहता हू कि आम तौर पर यह डायरेक्शन हो कि दो या तीन घंट तक ही हर नॉन आफिशियल रेजोल्यूशन पर बहस हो। आज तक जो कुछ हुआ अुसके बारे में मै कुछ नही कहना चाहता लेकिन अिसके बाद हम अिसी तरह से चले। अभी जिस रेजोल्यूशन पर बहस चल रही है अुसके अूपर भी अक दिन तक बहस हो चुकी ह और अिसके बाद जो रेजोल्यूशन है वह फूड प्राअिसेस (Food prices) पर ह और वह ज्यादा अहम है अिसलिय आज साढचार के बाद अुस पर बहस करने का अगर हाअुस को मौका मिल जाय तो मुनासिब होगा। अिस लिय म यह प्रपोज (Propose) करता हू कि अिस पर का डिसकशन (discussion) क्लोज (Close) कर दिया जाय। ट्रेजरी बेंचस से कोई बोलना चाहे तो बोल सकते हैं। बाद में मून्हर आफ दि रेजोल्यूशन जवाब दें और अुसके बाद हम दूसरा रेजोल्यूशन ले सकते है।

Mr Speaker If the hon Member moves a closure motion, it is for the members to decide

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل لیڈر آف دی ہاؤس کا مطلب یہ نہیں کہ کلوزر موشن موو کیا جائے ۔ بلکہ وہ یہ سجسٹ (Suggest) کررہے ہیں کہ اس ریزولیوشن پر ڈسکشن کم کیا جائے تاکہ دوسرے ریزولیوشنس بھی لے لیے جائیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ لیکن یہ چیز تو آنریبل ممبرس کے اختیار میں ہے ۔

شری بی رام کشن راؤ ۔ اسلئے وہی سجسٹ کر رہے ہیں ۔

श्री व्ही डी देशपांडे—साढे चार बजे तक अगर हम अिसको खतम कर सके तो बाद के वक्त में हम दूसरा रेजोल्यूशन ले सकेंगे।

شری بی - رام کشن راؤ۔ میرا خیال یہ ہے کہ آنریبل ممبر جو تقریر کر رہے ہیں وہ ختم ہونے کے بعد منسٹر متعلقہ کو جواب کا موقع دیا جائے اور اس کے بعد آنریبل موور جواب دیں تو ٹھیک ہوگا۔ مجھے دیگر ریزولیوشنس پر بحث کرنے کے لئے کوئی عذر نہیں ہوگا۔

श्री शेषराव माधवराव वाघमारे —मिस्टर स्पीकर सर, चूकि लीडर आफ दि हाअुस और लीडर आफ अपोजीशन दोनो मुत्तफिक है कि अिस पर बहस जल्दी खतम की जाय अिसलिये हाअुस का ज्यादा समय न लते हुय थोड से शब्दो में म अपना भाषण खतम करता हू।

गत बारी में अिस प्रस्ताव पर मे बहस कर रहा था। अुस जानिब के मेंबरो न रेजोल्यूशन लाया है अुसका जो मकसद है और जिन लागो पर बीती है और जिनका नुकसान सचमुच हुआ ह अुस हद तक हम जरूर हमदर्दी रखते हैं। लेकिन सवाल यह है कि क्या गवर्नमेंटने अिस के बारे में कुछ किया ह और जो कुछ किया ह अिस कदर नाकाफी है कि फिर अिस जानिब के मेंबरो के पास यह मसला लाकर अुनक जरिये अिसकी तकमील कराअी जाय। मे समझता हू कि गवनमेंट ने अिसक अूपर काफी सोचा है और लाखो रूपय खच किय ह और कर रही है। गवर्नमेंट की अेक मशीनरी ह और अुसकी जानिब से हर तरह से अिसकी जा स्कीम थी अुसको रुब अमल में लाया जा रहा ह। अब दो तीन साल के पहले जो हालत थी वह अिस समय नही है और वह नार्मल तरीके पर आ चुकी है। मरे सामने खुद अक वाक्या पेश आया। मेरे तहसील के कअी बेवाओ के नाम से वजायफ की तकसीम करने का काम कमेटी की तरफ से चल रहा था। अेक बेवा के वजीफे की रकम लेकर जब हम अुसके घर पर पहुचे तो अिस रकम की तकसीम करने वाली कमेटी के सामने अक मेरे मुसलमान दोस्त ने आकर कहा कि अिस बवा को रकम देन का आपने तय कर लिया ह अुस बवा ने अब अब्दुल रहमान नामी शख्स के निकासानी कर ली है और अब अुनको अेक बच्चा भी पैदा हो गया है वह अब खुशहाल है। अैसी बहुतसी सूरते है कि पहल जैसी हालत न रहन की वजह से हम अिस पर नजरसानी करके पहले की हालत की रूह से अिस मसले को अिस समय हल नही कर सकते। पहले की हालत की बहुत नाखुशगवार थी, अुस वक्त व अिमदाद के मुस्तहक थे। आज भी जहा कही अिसके निस्बत अिन्तजाम करने की जरूरत है वहा वह किया जाना चाहिये। लेकिन गवनमेंट अुसकी जानिब तवज्जह दे रही है। मै मेरे बिदर डिस्ट्रिक्ट के हद तक अज करूगा अभी अभी दो महीने हुअे वहा पर तकरीबन दो हजार टिन देने के अहकामात हुकूमत की तरफ से हुअे ह। अिसकी निस्बत सर्क्यूलस जारी हुअे ह कमेटी मुकर्रर की गअी है और अुनकी तकसीम भी सेशन के बाद पधरा रोज के अदर होनवाली है। जब गवर्नमेंट यह कदम अुठा रही है, पैसा और टिन तकसीम कर रही है तो मै नही समझता कि अिस समय यह रेजोल्यूशन लाकर कोअी और खास मकसद पूरा हो सकता है। अिसलिये मै आनरेबल दोस्त से प्रायना करूगा कि वे अिस रेजोल्यूशन को वापिस ले।

दूसरी चीज यह है कि अिस रेजोल्यूशन के सिलसिले में अेक आनरेबल मेंबर ने यह कहा था कि नाजायज कब्जेजात जो हुये ह अुनमें निलगा का नाम भी है। कहा गया कि वहा के अक का जीसाहब के खत पर वहा के अेक अम् अल अ न कब्जा कर लिया। मुझ ताज्जुब ह कि किस कदर गलत बयानात से काम लिया जा रहा ह। मैं जाती वाकफियत रखता हू और अिस लिये म यह अज करूंगा कि

श्री शही डी देशपडे —क्या वह अेम् अल् अे आप ही ह ?

श्री शेषराव माधवराव वाघमारे —हा निलगा से मैं ही अेम अल अे हू अिसलिय ही जरूत पडी कि मै अुसका जवाब दू। अुन काजी साहब का मै ही वकील हू अभी भी मैं अुनकी तरफ से दूसरे मुकदमात में पैरवी कर रहा हू और अैसा कोअी नाजायज कब्जा नही किया गया है यह मै हाअुस के सामने बता देना चाहता हू। अिसलिये यह अेतराज सिवा छीटें अुडान के और कोई कूवत नही रखता यह मुझे साफ तौर से अर्ज करना है। अिधर अुधर के कुछ अेतराजात लाकर किसी मायनारिटी की तादाद हासिल करने का जिसमें मकसद है तो बात अलग ह लेकिन वह अैसे रेजोल्यूशन का मकसद नहि होना चाहिय। अिस लिय मै अर्ज करूगा कि कोअी रेजोल्यूशन लाना है या तकरीर करना है तो जिम्मदारी के साथ सच्चे वाकयात को सामने रखकर तकरीर करना चाहिये। वरना यह असेंबली हाल है यहा असी चीजें नही होनी चाहिय। जो रेजोल्यूशन आया है मै आनरेबल मेंबर से ख्वाहिश करूगा कि अुसको वे वापिस ले।

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి—(నిర్మల్-జనరల్)

అధ్యక్షమహాశయా

పోలీసుయాక్షను అయిన తరువాత తురకలపైన ఏదైతే అత్యాచారము జరిగిందో అది చాలా విచారకరమైన విషయము ఎందుకనగా, మేము చూశాము, ఎన్నో అత్యాచారాలు, అన్యాయాలు జరిగాయి ఇదే అంతా అన్యాయంగా జరిగింది ఎవరో ఒకరు ఇద్దరు పెద్ద తురకలు అత్యాచారము చేశారని తురకలందరినీ, కొద్దిపాటివాళ్ళను, బీదవాళ్ళను, బీద తురకలను అన్యాయము చేయుట, వారి ఆస్తులను అపహరించుట విచారకరము "తిన్నకుక్కను కొట్టక అన్నికుక్కలను కొట్టినట్లుగా" ఉంది అనేక మంది తురకల ఇళ్ళు దోచుకోబడ్డాయి భూములు లాక్కోబడ్డాయి ఎన్నోచోట్ల మేము చూశాము స్త్రీలను మానభంగాలు చేశారు ఒక పద్యం చదువుతాను

[MR DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

" చంపదగినయట్టి శత్రువు తనచేత
చిక్కెనేని కీడు జేయకుండ
పొసగమేలుచేసి పొమ్మనుటయే చాలు
విశ్వదాభిరామ వినురవేమా "

ఈ పద్యములో ఉన్నది ఏమిటి? ఇటువంటి పవిత్రమైన హిందూధర్మము ఉండగా ఈ విధంగా అత్యాచారము జరుగుట విచారకరము

"ఉపకారికి నుపకారము విపరీతముగాదు సేయ వివరింపంగ
అపకారికి నుపకారము నెపమెన్నక సేయువాడు నేర్పరి సుమతీ"

అను పద్యములో చెప్పినట్లుగా ఉపకారికి ఉపకారము చేయుట గొప్పకాదు అపకారికి ఉపకారము చేయుట గొప్ప కాని ఇప్పుడు చూస్తున్నదేమంటే ఎన్ని అత్యాచారాలు చేయబడ్డాయి మనది జాతి, మత వర్గభేదములేని రాజ్యమని నెహ్రూగారు చెప్పారు ఇటువంటి జాతి మత వర్గభేదము లేని రాజ్యములో ఇటువంటి అన్యాయములు జరిగినాయంటే దీనిని గురించి శ్రద్ధ వహించాలి మా జిల్లాలోను, నాందేడ్ జిల్లా లోపల పోలీసుయాక్షన్ తరువాత అనేకమంది తురక సోదరులను పట్టుకొని కాల్చి వేశారు అనేకమంది స్త్రీలను అత్యాచారాలు చేశారు కాబట్టి, ప్రభుత్వము చేయవలసినది ఒక కమిటీవేసి ఆ కమిటీలో ఎక్కువమంది తురకలను తీసుకో వలసి ఉన్నది ఎవరి ఆకలిని వారు చెప్పవలసినదే గాని ఇతరులు చెప్పవలసినది గాదు అందుచేత ఎక్కువమంది తురకలను కమిటీలో వేస్తే వారి కష్టాలను చెప్పుకోగలరు మాకు ఒక జీతగాడు ఉండేవాడు అతడు చాలా బీదస్థితిలో ఉండెను అప్పుడప్పుడు గింజలు ఇస్తూండే వాళ్ళము గింజలు ఇచ్చినా కష్టపడుతూనే ఉండేవాడు "తిన్నా ఉపవాసము, తినకపోయినా ఉపవాసము" అని అంటూండేవాడు తిన్నా ఉపవాసం ఎట్లా అంటే—దాని అర్థము నాకు ఒకసారి తెలిసివచ్చింది నిజాము నవాబు పరిపాలన కాలంలో నేను నిర్మల్ జేలులోపల ఉన్నప్పుడు ప్రొద్దున ఒకరొట్టె, సాయంత్రం ఒకరొట్టె ఇచ్చేవారు ఆ ఒక రొట్టెను తినకపూర్వము ఎలా వున్నదో, తిన్నతరువాతకూడా అలాగే వున్నది అలాగే తిన్నా ఉపవాసమే తినకపోయినా ఉపవాసముగానే వున్నది అయితే ఇప్పుడు ఎవరైతే ఇళ్ళు పోగొట్టుకొన్నారో, ఎవరైతే నష్ట పడ్డారో, ఎవరియొక్క ఆస్తులయితే దోచుకోబడ్డాయో, ఎవరి భూములయితే అపహరించ బడ్డాయో వారిని గురించి శ్రద్ధ చేయక వారికి మేలు కలిగించవలసియున్నది కాబట్టి మనము పరమ పవిత్రమైన గాంధీ మహాత్ముని వాక్యములు విని, వారు చెప్పినట్లు నడుచుకోవాలి "ఆ వర్గమువారు యీ వర్గమువారు పెళ్ళిళ్ళు చేసుకోవచ్చును, అందరు కలసి అన్నం తినవచ్చును" అని చెప్పినందువల్ల లాభం లేదు కాబట్టి వేగిరం ఎవరి భూములైతే అపహరించ బడ్డాయో ఎవరికైతే అన్యాయం జరిగిందో, వారికి న్యాయం కలిగించాలి వారిని గురించి శ్రద్ధ వహించే కొరకు యీ రిజల్యూషను (Resolution) వేగిరము ఉపయోగానికి తీసుకు వస్తారని ఆశిస్తున్నాను

مسٹر ہارھوم اللہ ری ہسلٹنش (سری دگمبر راؤ بندو) مسٹر اسپیکر سر ۔
جو قرار داد ہاوز کے سامنے پیش ہوئی ہے اس پر اس سے پہلے پورے ایک دن تک بحث ہوئی ہے اور آج بھی دو تقریریں ہوئیں ۔ اس قرار داد میں جو مطالبہ کیا گیا ہے اوس مطالبہ سے کسی قدر ہٹکر بہت سی چیزیں یہاں بیان کی گئی ہیں ۔ عام طور پر ری ہبلٹیشن (Rehabilitation) کا مسئلہ بھی یہاں زیر بحث لایا گیا ادھر سے اور ادھر سے کئی آنریبل ممبروں نے بڑے اچھے خیالات کا اظہار کیا ۔ میں اس قرار داد کے پیچھے جو اسپرٹ (Spirit) ہے اوس سے متفق ہوں اور ہاوز کے سامنے

یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ جس وقت حیدرآباد انٹگریٹ (Integrate) نہیں ہوا تھا دستور یہاں متعلق نہیں کیا گیا تھا اوس وقت میں نے بھی اوس زمانے کے متعدد لوگوں کے سامنے یہ مطالبہ رکھا تھا میں یہ سمجھتا تھا کہ نارمل پروسیجر (Normal procedure) کے تحت بےدخلیوں کے خلاف ضابطہ کے تحت کارروائی کرنے کے لئے جو ورکر ہیں وہ ظاہر ہے کہ عجلت کے ساتھ انصاف نہیں مل سکے گا اس لحاظ سے میں نے خود یہ مطالبہ کیا تھا لیکن جب انٹگریشن ہوگیا اور دستور یہاں سے متعلق ہوگیا تو اسکے بعد اس مسئلہ کی نوعیت اور اسکے حل سے متعلق میں نے اپنے اون دوستوں سے کافی بحث کی جو اس مسئلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں جیسے ری ہیبلیٹیشن کمیٹی (Rehabilitation Committee) کے جو ارکان ہیں ان میں سے اکبر علی خان صاحب بیرسٹر اور وہ لوگ جو اس بارے میں کافی معلومات رکھتے ہیں اون سے میں نے بات چیت کی بعد میں ہم جس نتیجہ پر پہنچے اسکی بنا پر کوشش کر رہے ہیں قرار داد میں ایک اسپیشل کمیشن کے قیام کا مطالبہ کیا گیا ہے اور یہ خواہش کی گئی ہے کہ اوس کی نوعیت جوڈیشری (Judiciary) ہو تاکہ کمیشن وہاں جاکر دریافت کرے اور وہیں فیصلہ صادر کرے جو لوگ قانونی پیشہ کرتے ہیں یا قانونی معلومات رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہم کوئی عمل اسطرح کا نہیں کرسکیں گے سنٹرل گورنمنٹ کے جو بھی قوانین و ضوابط یہاں نافذ ہیں ان کے خلاف نہ کوئی بل یہاں لاسکتے ہیں اور نہ کوئی کام حکومت کی طرف سے کرسکتے ہیں اسلئے کہ ہمکو دستور کے دائرے میں جو کچھ کرنا ہے کرنا ہوگا اگر کوئی جوڈیشری اختیارات رکھنے والا کمیشن مقرر کیا جائے جسکو یہ اختیارات دئے جائیں کہ وہ فیصلہ کرے تو یہ ضابطہ کے خلاف ہوگا ہائیکورٹ نے متعدد فیصلے کئے ہیں کہ اس قسم کے اختیارات نہیں دئے جاسکتے اگر اس قسم کا اختیار کسی کمیشن کو دیا جائے تو ممکن ہے کہ ہائیکورٹ اس کو رد کردے ان پہلوؤں پر غور کرکے ہم نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ ناجائز بےدخلیوں کے سلسلہ میں ہمارے پاس عثمان‌آباد اور بیدر کے تعلق سے کمشنوں نے ناکافی مواد جمع کیا تھا اسلئے کلکٹروں سے کہا گیا کہ وہ ہر جگہ فریقین میں سمجھوتہ کرائیں اور سمجھوتہ ہو جانے کے بعد قبضے کی واپسی کی کارروائی کریں چنانچہ یہ طریقہ بڑی حد تک کامیاب رہا تقریباً چھ سو مقدمات کے منجملہ سو سوا سو ایسے کیسس ہیں جنکے بارے میں کلکٹر کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ یہ ایسے کیسس ہیں جنکے متعلق قطعی طور پر یہ رائے نہیں قائم کی جاسکتی کہ یہ ناجائز قبضے ہیں تاہم انکی چھان بین کی جا رہی ہے اب صرف (۳ ۳۲) مقدمات ایسے باقی ہیں جنکا فیصلہ نہیں ہوا ہے اس سے آپکو اندازہ ہوگا کہ بہت سے مقدمات کا تصفیہ ہوچکا ہے اس میں شک نہیں کہ عثمان‌آباد کے مقابلہ میں بیدر میں کام کم ہوا ہے لیکن اب وہاں بھی کام شروع ہوچکا ہے ۔ ملا عبد الباسط صاحب جو ابتدا سے اس

بارے میں کافی دلچسپی سے کام کر رہے ہیں وہ ڈسٹرکٹ جج بھی رہ چکے ہیں انکو اس کام کے لیے اسپیشل ایڈوکیٹ مقرر کیا گیا ہے اور انکے تحت کام کرنے کے لیے اسپیشل افسر کو مقرر کیا گیا ہے ۔ پہلے تو کلکٹروں کے ذریعہ ناجائز قبضوں کو برخاست کرنے کی کوشش کی جائیگی اور اسکے بعد تال آفیسلس کے ذریعہ اگر ان ذرائع سے کام پوری طرح ہوسکے تو ہم نے یہ طے کیا ہے کہ ری ہیبلیٹیشن کمیٹی(Rehabilitation Committee) کے ذریعہ مصارف برداشت کرکے مقدمات چلائے جائیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسکی نوبت نہیں آئیگی میں سمجھتا ہوں کہ دوسرے اضلاع سے جتنے جتنے جو شکایتیں آئی ہیں وہ کم ہیں پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایسی شکایات بالکل نہیں ہیں اس سلسلہ میں بھی وہی عمل کیا جائیگا جو بیدر یا عثمان آباد کے لیے کیا گیا ہے خاص انچارجی کو مقرر کرنے کا جو مطالبہ کیا گیا ہے اگر ایسا عمل کیا جائے تو اس میں تاخیر اس وجہ سے ہوگی کہ کئی مواضعات تعلقوں اور اضلاع میں یہ مقدمات ہیں جہاں جہاں اس قسم کے مقدمات ہیں اس کمیشن کو پھر کر کام کرنا ہوگا جس میں تاخیر کا اندیشہ ہے اسلیے مناسب یہی ہوگا کہ جہاں جہاں مقدمات ہیں اوسی ضلع کی عدالت میں ایسے مقدمات دائر ہوں اس سے فیصلہ جات جلدی سے ہوسکیں گے اس کام کی تکمیل کے لیے ایسے لوگوں کا تقرر کیا گیا ہے جو اسبارے میں دلچسپی رکھتے ہیں یہی طریقہ قانون اور ضابطہ کے تحت مناسب سمجھا جاسکتا ہے میں پھر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں اس قرار داد کی اسپرٹ سے بالکل متفق ہوں اور اسبارے میں کافی ہمدردی کے ساتھ سوچنے کے لیے گورنمنٹ بھی تیار ہے میں آنریبل ممبرس سے کہونگا کہ جب وہ اپنی اپنی کانسٹی ٹیونسیز (Constituencies) میں جائیں تو انہیں وہاں اسبارے میں جو معلومات ہوں اون سے مجھے واقف کرائیں یا سکریٹری ری ہیبلیٹیشن کمیٹی کو مطلع کریں اسکے بعد اگر ضرورت ہو تو عدالت کے ذریعہ یا انتظامی طور پر قبضہ جات واپس دلانے کی گورنمنٹ کوشش کریگی ان الفاظ کے ساتھ میں موور آف دی رزولیوشن سے درخواست کرونگا کہ انعقاد کمیشن کے لیے جو رزولیوشن انہوں نے پیش کیا ہے اسپر پریس (Press) نہ کریں

شری داجی شنکر راؤ (عادل آباد) مسٹر اسپیکر سر اوس جانب کے آنریبل ممبرس نے اور منسٹر متعلقہ نے جو دلائل میری اس قرارداد کو واپس لینے کے لیے پیش کیے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ ان میں کوئی خاص قوت باقی جاتی ہے تمام تقریریں سننے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس اسپرٹ کو جو اس قرارداد کے پیچھے کارفرما ہے آنریبل ممبرس اچھی سمجھتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ بد عنوانیاں اب بھی باقی ہیں اور اس کو قبول کیا ہے کہ قبضہ ہائے ناجائز اب بھی باقی ہیں بیوائیں ہیں اور ان کی امداد ضروری ہے لیکن ان کا خیال یہ ہے کہ کمیشن کی ضرورت نہیں ہے اور جو طریقہ کار اختیار

کیا گیا ہے وکالی ہے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ جس جوڈیشل پاور (Judicial power)
رکھنے والے کمیشن کے قیام کا مطالبہ کیا گیا ہے اس کے بنانے کا ہم کو اختیار نہیں
ہے جب ایسا ہے تو میری اس قرارداد کو روبعمل لانے میں جو مشکل دستوراں
ہیں ان کو اس میں سے خارج کرکے باقی حصہ کی حد تک اس ریزولیوشن کو قبول
کرلیا جا سکتا ہے اس کو کسی دوسرے طریقہ سے امنڈ (Amend) کرنے کے لیے
منسٹر صاحب تیار ہو جائیں تو مجھے عذر نہیں ہے لیکن اس کے ساتھ ہی جو میں انہوں
نے کہا کہ اس کمیشن کی ضرورت ہی نہیں ہے جوکہ بہت سارے مقدمات کا فیصلہ
ہو چکا ہے اور اب صرف ۳۲۳ مقدمات باقی ہیں ان کو بھی اسی طرح ختم کیا جا سکتا
ہے مگر جہاں تک مجھے علم ہے (کیونکہ میں ان مقامات پر سے گیا ہوں)
اس کے اور میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کے لحاظ سے کہہ سکتا ہوں کہ ریونیو
منسٹر صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ غیر صحیح ہے میں جن مواضعات میں گیا ہوں
وہاں متاثر لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا اس سلسلہ میں میں دو تین مواضعات کے
نام بتاؤں گا ایک وکھنوین ہے وہاں سات آٹھ مقدمات اجارہ جینوں کے ہیں اور
دوسرے دیہہ م ایک موضع ہے وہاں ایک مقدمہ کا فیصلہ اس طرح کیا گیا ہے کہ "اگر
اراضی دو پھسلے جو ر لیکر چھوڑ دی جائے" کیا ریونیو منسٹر صاحب اس فیصلہ کو
صحیح فیصلہ سمجھتے ہیں معلوم ہو کہ یہ فیصلہ کلکٹر صاحب نے کیا ہے مطلب یہ
ہو کہ قبضہ نہیں ہو بلکہ اجارہ طور پر اس طرح لوگوں نے زمین حاصل کیے ہیں
اثرات اور گورنمنٹ مشنری کو اپنے ہاتھ میں لیکر اس طرح کے فیصلے کرائے گئے ہیں
جو ریونیو منسٹر کی توجہ میں ہیں ۔

دوسری چیز یہ ہے کہ ایسا کمیشن مقرر کیا جائے کہ اس کو پاورس حاصل ہیں
اوس حد تک ریونیو منسٹر اسمبلی میں لا سکتے ہیں لندرگ میں وہاں ایک فیصلہ
عدالت سے ہوا ہے اس کے باوجود قبضہ نہیں مل رہا ہے قبضہ حاصل کرنے کے لیے
وہ لوگ جاتے ہیں تو ان کو مار کر بھگا دیا جاتا ہے بہت ممکن ہے کہ مالکان اراضی
نے یہ سمجھا ہو کہ اب ہماری کوئی داد رسی نہیں ہو سکتی اس لیے خاموش بیٹھ گئے
ہوں اس کے متعلق یہ کہنا کہ گڑبڑ نہیں ہے یہ ہوگا ہمیں حالات کی جانچ کرنی
چاہیے کہ حقیقت حال کیا ہے جو فیصلہ کلکٹروں کے ہوئے ہیں ان کو چھوڑ دیجیے
جب منسٹر صاحب کے اس مرسلے جانے کے باوجود قبضہ نہیں دیا جاتا ہے یہی نہیں
بلکہ پولیس ایکشن کے دوران میں عدالت میں مالکان کو گھیر کر ان پر دباؤ ڈال کر
بیانات دلوائے گئے ہیں اس طرح کے کئی کیسس ہیں اس لیے میرا مطالبہ یہ ہے کہ
اس کمیشن کو قبول کیا جانا چاہیے البتہ پاورس کا جو سوال ہے اس میں آپ امنڈمنٹ لا سکتے
ہیں ۔

گورنمنٹ کا کام اب تک کس حد تک ہوا ہے کیا ہوا میں نے پہلے ہی اسکی وضاحت کی ہے جنوری سنہ ۱۹۵۴ ع تک گورنمنٹ یہ کہتی ہے کہ اعداد و شمار اکٹھا کئے مگر ناجائز قبضوں اور دعووں کے اعداد و شمار نہیں آئے منسٹر صاحب نے اسکے بارے میں کچھ نہیں کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسٹاٹسٹکل ڈپارٹمنٹ (Statistical Department) کی جانب سے ضلع صدر میں کچھ لوگ اس کام کیلئے مقرر کئے گئے ہیں لیکن دوسرے ضلعوں میں اب تک ایسے کوئی انتظامات نہیں ہوئے ہیں بہت سی بیوائیں ہیں انہیں مدد درکار ہے جب کبھی کوئی دی اینڈ ادمی وہاں جاتا ہے وہ درخواستیں دیتی ہیں ۔ مگر انکا کچھ بس نہیں چلتا کہ وہ منسٹر کے مکان تک یا آفیسرس کے مکانوں تک اسکیں اسلئے کہ وہاں کے انفلوینشل (Influential) لوگ ان پر دباو ڈالتے ہیں اسلئے وہ یہاں نہیں آسکتے ایسی صورت میں یہ سمجھنا کہ انکی کافی مدد کی جاتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ غلط ہے

تقاوی کے سلسلے میں بھی مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ بہت سے لوگ لٹ چکے ہیں انہیں تقاوی دیگئی تھی اب وہاں جبر تقاوی وصول کی جارہی ہے انکے مکانات اور مویشیوں کا ہراج کیا جارہا ہے وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تقاوی واپس کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن اس سال فصل اچھی نہیں ہوئی ہے اسلئے واپسی کی مدت میں توسیع کی جائے لیکن اسپر غور نہیں کیا جاتا اور واپسی کیلئے ظلم کیا جارہا ہے

بستیوں کی تعمیر کیلئے ممکن ہے گورنمنٹ کے حساب سے کافی پیسہ خرچ کیا گیا ہو لیکن حقیقت ہے کہ اگر ان مختلف مقامات کو دیکھا جائے جہاں مکانوں کے چھت غائب ہوگئے تھے تو معلوم ہوگا کہ کیا حالت ہے مجھے تو کہیں بھی ایسے مکانوں پر چھت نظر نہیں آئے ڈھوکی ایک موضع ہے جہاں ایسے ہزار ۸ ۹ مکانات ہیں میں نے دیکھا وہاں تو مجھے کسی ایک مکان پر بھی یہ چھت نظر نہیں آئے ایسی حالت میں یہ کہنا کہ حکومت جس طرح کام کررہی ہے وہ کافی ہے نا کافی ہوجائیگا میں نہیں سمجھتا کہ صحیح ہوگا

اس سے پہلے بھی باز آبادکاری کیلئے ایک کمیٹی ۔ ۸ لوگوں پر مشتمل بنائی گئی تھی ان لوگوں نے اس بارے میں ریکارڈ حاصل کیا ایسے لوگوں کی (ایک فہرست بنائے ہوئے) اپنی موٹی فہرست ہے اس فہرست کے بموجب صرف ۲۰۰ ۵ آدمیوں کو قبضہ دلایا گیا ہے اس سے زیادہ ناجائز قبضے نہیں ہٹائے گئے اور اصل مالکوں کو انکے مکانات و جائداد واپس نہیں ہوئی ۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ پولس ایکشن سے پہلے جن لوگوں نے کاشتکاروں پر مظالم ڈھا کر انکی زمینات زبردستی چھین لی تھی اور زمینات یا مکانات پر قبضہ کرلیا تھا ان جائدادوں پر دوبارہ قبضہ کرلیا گیا ہو تو وہ قبضہ ہٹایا جائے ۔ ایسے قبضوں کیلئے میں نہیں کہہ رہا ہوں البتہ جہاں حقیقی طور پر ظلم ہوا

ہے جہاں مظالم ڈھائے گئے ہیں جہاں جائز مالکوں سے زمینات یا مکانات چھینے گئے ہیں ان مقبوضوں کو ہٹایا جائے چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کے زمینات پر بھی ناجائز قبضہ کر لیا ہے ویسے ناجائز قابضین کو ہٹانے کی ضرورت ہے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کمیشن قائم کرنے میں اسلیے پس و پیش کر رہی ہے کہ اب تک اس نے جس قدر کام کیا ہے وہ باہر آجائیگا اور معلوم ہو جائیگا کہ جو کیا ہے اس سے حکومت کی نا اہلی اور ناکارکردگی ثابت ہوگی اسلیے ممکن ہے آنریبل منسٹر ہز ہائینس کمیشن بٹھانا نہ چاہتے ہوں تو یہ اور بات ہے ورنہ حقیقت میں کمیشن کا مطالبہ بجا اور انصاف پر مبنی ہے کیونکہ یہ تمام چیزیں موجود ہیں اور میں نے خود دیکھا ہے اودھر کے آنریبل ممبرس بھی سمجھ جاتے ہیں لیکن چونکہ ان پر پارٹی کا وھپ ہے اسلیے وہ مخالفت کرتے ہیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اسطرح کے مظلوموں کو فائدہ پہنچانا کوئی بری بات نہیں ہے میں اودھر کے آنریبل ممبرس سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ اس اچھے کام میں پارٹی کے وھپ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس قرارداد کی تائید کریں میں یہ اپیل کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

Mr Deputy Speaker Does the hon member want his resolution to be put to vote?

Shri Daji Shankar Rao Yes Sir

Mr Deputy Speaker The Question

شری داجی شنکر راؤ ووٹ پر رکھنے سے پہلے میں ایک اور چیز عرض کر دینا چاہتا ہوں اگر آنریبل منسٹر اس ریزولیوشن میں کسی قسم کا امنڈمنٹ کرنا چاہتے ہیں تو میں اسکو قبول کرنے کیلیے تیار ہوں کم از کم وہ ویز اینڈ مینس (ways and means) دریافت کرنے کیلیے کمیشن اپوائنٹ کرنے آنریبل منسٹر تیار ہوں تو مجھے یہ قبول ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر نہیں جو کچھ کہنا تھا وہ پہلے کہہ چکے ہیں میں ووٹ پر رکھتا ہوں

شریمتی معصومہ بیگم (شاہ علی بنڈہ) اسپیکر سر چونکہ میں بھی اس سب کمیٹی میں تھی جو ناجائز قبضہ جات سے متعلق قائم ہوئی تھی

مسٹر ڈپٹی اسپیکر لیکن اب اس ریزولیوشن پر کچھ کہنے کا موقع نہیں ہے ۔

شریمتی معصومہ بیگم مگر میں سمجھتی ہوں آنریبل منسٹر صاحب اس حد تک قبول کر لینگے کہ کمیشن کی بجائے ایک کمیٹی بنائی جائے اور ریزولیوشن کو اسطرح کر دیا جائے کہ

Requests the Rehabilitation Committee to appoint a Committee to investigate such cases of unlawful possession and suggest ways and means of returning them to their law full owners

آنریبل مسٹر سر عو کریسکیر هیں

Shri D G Bindu That has already been done

Srit Masuma Begum I am not in favour of a Commission but if the

Shri D G Bindu What I mean to say is the Committee is already functioning

Mr Deputy Speaker The quest on is

This Assembly is of opinion that in the wake of the police action in several places of Hyderabad State the suppressed feelings of certain sections of the people ran high leading to forcible dispossession of rightfully owned lands of even bonafide Muslim peasants and other Muslims this situation has created great hardship to considerable sections of poorer Muslims and their dependants for whom it has been difficult to get justice through normal procedure and channels

In the interest of development of the State on secular basis and with a view to doing justice and creating better conditions of security and confidence in the minority community this Assembly recommends to the Government of Hyderabad to appoint a Commission consisting of official and non official members including the members of the minority community empowering them to investigate into all the regrettable events wherever necessary in relation to the background of the problems prior to the Police Action and give as far as possible decisions on spot providing immediate relief to the sufferers on just basis and suggest ways and means for redress in other cases

The motion was negatived

Shri Daji Shanker Rao I demand a division sir

The House then divided

Ayes—55 Noes —75

The Motion was negatived

The Deputy Speaker We shall now take up the next resolution in the list

[*Mr Speaker in the Chair*]

श्री वही० बी० देशपांडे —अध्यक्ष महोदय यह जो दूसरा रेजोल्यूशन हाअुस के सामने है चीलीज (Chillies) टमरिन (Tamarind) और पलसेस् (Pulces) के जो भाव बढ रहे ह अुसके बारे म ह। जब यह रेजोल्यूशन लाया गया था तब हालात कुछ और थ। यह जो भाव बढ रहे है अुसके अलग अलग पहलू पर आज गौर करने की जरूरत ह दरमियान म हालात में कुछ तबदीलिया भी हुअी ह फूडप्राबलम (Food Problem) के तमाम पहलुओपर गौर करन की जरूरत है। अिस लिय मैं आनरेबल लिडर ऑफ दी हाअुस से यह दरखास्त करना चाहता हू की बहस सिफ अिसी हदतक महदूद न करते हुअ तमाम फूड प्राबलम पर गौर किया जाय तो ज्यादा अच्छा होगा। अभी हाल ही मे गव्हनमट ऑफ अिंडीयान कोस ग्रेन (Coarse grain) को डिकटोल (Decontrol) कर दिया ह अिन सब बातो पर गौर होन की जरूरत ह। अिस लिये म यह दरखास्त करता हू कि अिस प्रस्ताव के बजाय आमतौर पर फूड प लिसी के बारे म बहस होगी तो अच्छा होगा। यदि यह डिसकशन सिफ रेजोल्यूशन के हदतक ही महदूद न हो तो मुनासिब होगा असा म समझता हू।

سری بی رام کشن راؤ رزولیوشن تو صرف چلیز اور تمرند کے لیے تھا لیکن ٹریژری لیڈر ف دی ہاوس کی خواہش یہ ہے کہ اس میدان کو ذرا وسیع کرکے چاول گیہوں اور دوسری چیزوں کے بارے میں بھی بحث کریں مجھے اس میں کوئی عذر نہیں ہے

مسٹر اسپیکر وہ اسکوپ میں نا ہے

سری بی رام کشن راؤ (the principle of *ejusdem generis*) کا اگر اپلائی کیا جائے تو اسکے لحاظ سے یہ چیز اسکوپ میں نہیں آسکتی اس میں بیمرنڈ اور چلیز کے مماثل کوئی چیز داخل ہوسکتی ہے

(پیاز لہسن ادرک کی آوازیں آئیں)

ہاں پیاز لہسن وغیرہ ایسی چیزیں اونین (Onion) ہو یا گارلک (Garlic) آسکتی ہے لیکن اس سے بڑھکر وسیع میدان نہیں ہوسکتا تھا ۔ لیکن فوڈ سچویشن پر جنرل بحث ہونا ٹھیک ہی ہے تاکہ حکومت کے پاس جو بھی مواد ہے وہ ہاوز کے سامنے رکھا جائے اور ممبروں کے توسط سے بھی اس سے واقف ہوسکیں ہیں میں یہ فوڈ منسٹر صاحب سے یہ کہونگا کہ وہ ہاوز کے سامنے سارے واقعات رکھ سکتے ہیں۔

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock

[The House re assembled after recess at Half Past Five of the Clock]

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Statement by Dr Chenna Reddy re Food Situation In Hyderabad State

مسٹر اسپیکر فوڈ سچویشن (Food Situation) کے کنسڈریشن کے سلسلہ میں میں یہ زیادہ مناسب سمجھتا ہوں کہ فوڈ اینڈ سپلائی منسٹر تمام واقعات ہاوز کے سامنے رکھیں تاکہ ہاوز کو یہ ٹھیک طور پر سمجھ میں سکے کہ پوزیشن کیا ہے؟ گورنمنٹ کی جانب سے کیا کیا کیا گیا ہے اور گورنمنٹ آگے کیا کیا کرنا چاہتی ہے اسکے بعد میں سمجھتا ہوں کہ معزز ارکان کو عوام کی مشکلات کو پیش کرنے میں سہولت ہوگی ۔ اس سے ڈسکشن میں بھی سہولت ہوگی اور ریپیٹیشن (Repetition) بھی نہ ہوگا ڈسکشن کے سلسلہ میں آنریبل ممبرس سے میری ایک ہی درخواست رہیگی کہ وہ اپنے کریٹیسزم (Criticism) کو کنسٹرکٹیو کریٹیسزم (Constructive criticism) کی حد تک محدود رکھیں تاکہ یہ مسئلہ ٹھیک طور پر حل ہوسکے آنریبل فوڈ منسٹر پہلے اپنا بیان دینگے

* منسٹر فار فوڈ ، سپلائی اینڈ اگریکلچر (ڈاکٹر چنا ریڈی) مسٹر اسپیکر میں اسکو ایک اچھا موقع سمجھتا ہوں کہ فوڈ سچویشن کے سلسلہ میں اس ریزولیوشن کے اسکوپ (Scope) کے علاوہ پورا پکچر ہاوز کے سامنے رکھکر پیش کروں اسلئے کہ سارے سچویشن کو اس ریزولیوشن کے ذریعہ ایک دفعہ اس ہاوز کے ذریعہ

Mr Speaker There is no resolution as yet It has not been moved

* ڈاکٹر چنا ریڈی ریزولیوشن کے علاوہ جو موقع دیا گیا ہے اسکو ٹھیک اس وجہ سے سمجھتا ہوں کہ پورا سچویشن ہاوز کے سامنے آئے گا اور اسکے ذریعہ عوام کو بھی پوری تفصیلات معلوم ہوسکیں گی دوسری چیز یہ کہ جہاں جہاں جو کریٹیسزم ہوگا اور آنریبل ممبرس اپنا اپنا تجربہ بیان کرینگے گورنمنٹ اور سپلائی ڈپارٹمنٹ اسکا نوٹ کر ضروری کارروائی کریگی اس پر غور کریگی اور عمل کرنے کی کوشش کریگی گذشتہ دو سال میں حیدرآباد میں سارے ہندوستان کے ساتھ ساتھ غذائی صورت حال میں کافی تبدیلیاں ہوئی ہیں تبدیلیاں ان معنوں میں کہ پہلے جو کنٹرول تھا اور نقل و حمل پر جو پابندیاں تھیں دھیرے دھیرے انکو کم کرنے کی طرف سنٹرل گورنمنٹ اور مختلف اسٹیٹس کی گورنمنٹس رجوع ہوئیں ۔ حیدرآباد میں بھی ہم اس قسم کی کافی تبدیلیاں کرسکے

غذائی صورت حال کے سلسلہ میں پہلے میں اس پہلو سے متعلق تفصیلات عرض کرنا چاہتا ہوں جو عام طور پر چاول جوار اور گیہوں سے تعلق رکھتا ہے دوسرا جو پہلو ہے وہ اوس کی جو چیزیں ہیں جو غذائی اجناس کے اس زمرہ میں آتی ہیں جیسے پیاز مرچ وغیرہ ہی ہیں

چاول کی حد تک میں ہاوز کے سامنے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد میں گورنمنٹ زائد کاشتکاروں سے وصول کرتی رہی اور باہر گورنمنٹ آف انڈیا کے ذریعہ سے ورلڈ (Imported) یا ہم اپنی اسٹیٹس سے امپورٹ کرکے یہاں کے راشنڈ ایریاز میں راشننگ کی دوکانوں اور فیر پرائس شاپس (Fair Price Shops) کے ذریعہ تقسیم کرتی رہی ہے حیدرآباد کے اضلاع ورنگل وغیرہ میں پہلے روزانہ ۲ اونس اور اسکے بعد ۳ اونس فی شخص دے سکتے ہیں اسکو ساتھ بڑھا کر ۴ اور جس میں ۶ اونس تک ہم دے رہے ہیں بعد میں اسکو ڈی راشنڈ (Derationed) کردیا گیا اس وقت حیدرآباد میں راشننگ ہے اور اسکو ۸ کو ۶ اونس سے لیکر ۹ اونس تک بڑھا دیا گیا ہے حیدرآباد کی جو بھی ضروریات ہیں اسکے لیے عام طور پر ہر روز تقریباً ایک لاکھ پلے) کی ماہ آف ٹیک (Off take) ہوتا تھا اس وقت بھی مختلف اضلاع اور مواضعات میں کہیں تو پہلے اور کہیں بعد میں ڈھیلے دیے جاتے ہیں موومنٹ (Movement) کی جو پابندیاں تھیں ان کو دور کرکے پورے اضلاع میں جہاں لیوی کے کلکشن (Collection) کا کام ختم ہو جاتا ہے پورے اضلاع میں فری لی (Freely) منتقل کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے اسکی وجہ سے بہت قیمتوں میں کمی ہوئی ہے اور اسکی دستیابی بھی نسبتاً زیادہ آسان ہوگئی ہے مرہٹواڑہ میں جہاں چاول کی پیداوار نہیں ہے وہاں ہم چند بیوپاریوں کو اسکی اجازت دیتے کہ تعلقوں سے لائیں تو مشکل سی ہو جاتی تھی اسکی تقسیم اور فروخت پر کنٹرول نہیں کرسکتے تھے ہم نے ایک طرح مناسب سمجھا کہ کوآپریٹو سوسائٹیز جو ہر تعلقہ میں کار کے نام سے ہیں وہاں کے آفیسروں کی رکمنڈیشن پر انکو ضروری مقدار کا کوٹا دیا جائے تاکہ جہاں پر چاول کی پیداوار نہیں ہے وہاں پر چاول لایا جاسکے مجھے افسوس ہے کہ اسکا جسقدر فائدہ ہوسکتا تھا وہاں کی کوآپریٹو سوسائٹیز کے آفیسرس اسکو اس ڈھنگ سے نہیں کیے مگر اسکے سوائے سپلائی ڈپارٹمنٹ کے پاس کوئی اور طریقہ نہ تھا کہ ان اضلاع میں جہاں پیداوار نہیں ہوئی اسکو سپلائی کریں

اب اس وقت سپلائی ڈپارٹمنٹ کو جو پروکیورمنٹ (Procurement) کرنا ہے پرانے سسٹم سے وصول کرنے کا کام جاری ہے وصول کرنے کی حد تک گذشتہ سال سنہ ۹۵۲ ۱۹۵۳ع کا میں ذکر کرتا ہوں جبکہ کراپس (Crops) متاثر ہوئے بارش دیر سے ہونے کی وجہ سے اسقدر کراپس متاثر ہوئے کہ ہمارا پروکیورمنٹ جہاں سنہ ۱۹۵۱ ۱۹۵۲ع میں اسی ہزار ٹن ہوا اسکے مقابلہ میں سنہ ۵۲-۱۹۵۳ع

مس حلس هرر ں هوا ورگورنمنٹ ف اندنا سے همس ۳ هرار ں ﻻ ۴ هرار
ں کا هم کو ا مانگے لنکں ۳ هرر ں دنا گنا لنکں اسکے نعد ۳ هرر ں نهی لسے کی
صرورب نہں هوںی اح همارا حو اساک هے و ۸ هرر ں هے حاول کی مسم کے
سلسله مں انک حر مں نه عرص کرنا حاهنا هوں که حو رسد اربار هں وهاں لاسسں
ساب کا طرنقه حاری کنا گنا لاسسس ساب کا مطلب نه هے که ر ب رکھے هوے حدر ناد
ور سکندر ناد کے سهروں مں حاول لانا اور وهاں کے رس کاردس در حاول نفسم کرنا
هم نے گذسته اگسٹ سنه ۹۵۳ ع سے اس طرنقه کو ربح کنا اسکی وحه سهولب نه هے
که بہب سے راسں ساس سے کونا دنا نڑنا هے کںی حگهوں سے نه سکانب صرورکی گںی
که ناهر حو حاول لںا هے ور گورنمنٹ کے حو راسں سابں هں ان سے حو حاول ملںا هے
سکی کوالٹی مں کاںی فرق هے اس حر ر کاںی سوح حار کرنے اور انوسی گںس کرنے کے
بعد ڈ ا ٹمنٹ حں نسحه ر نہحا و مں هاوز کے سامنے رکھنا هوں اوس ر ا ے مں
حںکه حاول در راسں نها ملنگ (Milling) اور نالسنگ (Polishing)
در پاندناں رکھنے کا صعنه کنا گنا نها اس مں انک نو مقدار کا ناںٹ نها اور دوسرے
نو رسں (Nutrition) کا ناںٹ اف ویو (Point of view) نها
ونامں ی سہ لای کرنے کی حاطر اس کا انتطام کنا گنا نها کںی مرنه نه محسوس کنا گنا
که راسں سابں سے حو حاول دے حانے هں اوں پر محض کلر (Colour) کی وحه
سے اعتراضاب کنے حانے هں مں اپنی معلوماب کی نا پر نه کهه سکنا هوں که کنسومرس
(Consumers) نهی راسں سابں سے حاول حاصل کرنے کے نعد اوسکی
ملنگ کرنے اور سفند هو حانے کے نعد اوسکو نکانے هں اس کی وحه سے اوسکی کوانسی
(Quantity) در ابر پڑنا هے ۔ هلے هم نعنر نالسنگ اور ملنگ کے حاول
لسے نهے اوس کا اونارہ (٦٩) درسںٹ انا نها لنکں ڈنارٹمنٹ نے حانح کی نو معلوم هوا که
نوری طرح ملنگ اور نالسنگ کرنے کے نعد (قطعی طور در نو فگرس نہں رکھ سکنا
اندار فگرس رکھ سکنا هوں) ٦ فصد اونار هونا هے نعنی نو فصدی حاول کی مقدار
مں کمی هو حانی هے حونکه انفاق سے مں مڈنکل ڈاکٹر نهی هوں ونامں ی کی
صرورب کو محسوس کرنا هوں اوسکے علاوه عام طور در لوگوں کو حاول کی کوالٹی کی
نهی سکانب نهی اوسکو دور کرنے کے لیے هم نے نه مناسب سمحها که نالسنگ در
وسنرکسں کو نکال دنا حاهیے کنونکه اگر پالسنگ کی حانے نو کوالٹی کے سعلق
عام طور پر حو سکانب هے وه دور هوسکتی هے ۸ صحیح هے که انسا کرنے سے (٦٩)
فصد کی تحاے اونارہ (٦) درسںٹ هوحانںگا اور نعد رکم هونے کی وحه سے فسمون مں
رنادنی هوگی اس لحاظ سے نهی هم نے سوحا مگر کوالٹی کی سکانب نو دور هوسکتی
نهی حب سنٹرل گورنمنٹ کے فوڈ منسٹر سری رفیع احمد قدوائی نهاں آئے نو اون سے
اور ڈائرکٹر حنرل آف فوڈ سری کرسنا سوامی سے ڈسکس کنا انهوں نے اس پر رضامندی
ظاهر کی چنانچه اس پر همارا ڈپارٹمنٹ اور سپلائی ڈپارٹمنٹ غور کر رها هے مجھے امند

ہے کہ بہت جلد اس کا تصفیہ ہو جائیگا لیکن اس عمل سے یہ مطلب نہ نکالنا چاہیے کہ حیدرآباد گورنمنٹ کا مقصد قیمتوں میں اضافہ کرنا ہے اس سال سے ہم اچھا چاول دے سکتے ہیں اس سال حیدرآباد میں اچھی بارش ہونے کی وجہ سے اور جاپانی طریقہ کاشت کو استعمال کرنے کی وجہ سے فصلیں اچھی ہوئیں اور بروقت ہارویسٹ (Harvest) ہوا شارٹ ٹرم پاڈی (Short term paddy) مسلسل بارش ہونے کی وجہ سے ضرور متاثر ہوئی لیکن لانگ ٹرم پاڈی اس سے متاثر نہیں ہوئی اور نتیجہ کے طور پر میں کہہ سکتا ہوں کہ اس سال فصلیں اچھی رہیں اور پروکیورمنٹ عمدگی اور تیزی سے جاری ہے اس لیے میرا یہ اندازہ ہے اور مجھے امید ہے کہ ہم کو اس مرتبہ گورنمنٹ آف انڈیا یا دوسرے اسٹیٹس سے چاول امپورٹ کرنے کی نوبت نہیں آئیگی اس ہاؤس میں کئی مرتبہ پروکیورمنٹ ریٹ اور اشو ریٹس (Issue rates) میں جو فرق ہوتا ہے وس پر اعتراض کیا گیا میں نے اوس وقت یہ بتلایا تھا کہ پروکیورمنٹ اور اشوریٹس میں فرق ہونے کے کیا وجوہات ہیں باہر سے جو رائس ہم امپورٹ کرتے ہیں مثلا آندھرا سے یا ہندوستان سے باہر کے علاقوں سے و (۴) روپیہ فی من کے حساب سے ہم کو چاول لینا پڑتا ہے اسی طرح اوڑیسہ اور و ی سے (۳) روپیہ فی من کے حساب سے لینا پڑتا ہے اسی طرح مدھیہ پردیش سے لیا جائے تو ۱۶ سے لیکر ۲ روپیہ فی من تک پڑتا ہے اس کے لیے ٹرانسپورٹ چارجس بھی دینے پڑتے ہیں ۔ اس لیے پروکیورمنٹ ریٹ اور اشوریٹس میں فرق ہوتا تھا اس مرتبہ ہم کو باہر سے چاول امپورٹ کرنے کی ضرورت نہیں رہیگی ا س لیے مجھے امید ہے کہ بالکل ریسٹرکشنس نکالدینے کے بعد بھی کم ریٹس سے ہم عوام کو چاول دے سکینگے اس وقت جو اسٹاک ہمارے پاس موجود ہے وہ (۸) ہزار ٹن ہے اور ابھی پروکیورمنٹ جاری ہے ڈپارٹمنٹ کو توقع ہے کہ جنوری کے ختم تک پروکیورمنٹ کا کام مکمل ہو جائیگا ہمارا ٹارگٹ (۴) ہزار ٹن کا ہے ماہانہ چار ہزار ٹن سے کسی صورت میں بھی زیادہ نہیں ہوگا اس طرح امید ہے کہ ہم (۴) ہزار ٹن وصول کرلے سکینگے ۔ اس وقت تو ( ) مہینوں کا اسٹاک موجود ہے چاول کے سلسلہ میں مزید کوئی تصفیہ کرنا ہوگا تو اس کے متعلق غور کرینگے میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد میں راشن شاپ سسٹم کی وجہ سے چاول کی کوالٹی اور قیمتوں میں فرق بتایا جاتا ہے اوسے میں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں حیدرآباد اور سکندرآباد میں چونکہ راشن شاپس کے ذریعہ باضابطہ چاول تقسیم کیا جاتا ہے اس لیے اس کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی لیوی کی وصول کے زمانے میں موومنٹس (Movements) پر جو ریسٹرکشنس تھے وہ ہم نہر سے عائد کیے ہیں اسکی وجہ سے شروع شروع میں مشکلات ہوئیں اور قیمتوں میں اضافہ ہوا لیکن گزشتہ دو مہینوں میں اس کا تصفیہ کیا گیا کہ اسکی ضرورت نہیں ہے پروکیورمنٹ اچھا ہو رہا تھا اس وجہ سے موومنٹس پر جو پابندیاں تھیں اون کو دور کردیا گیا بعض جگہ آفیسیل اور نان آفیسیل لوگوں نے حالات کے لحاظ سے لیوی کی

وصولی کے وقت بھی ان پابندیوں کو ٹال دیا۔ مثلاً ورنگل تعلقہ حگسال اور دوسرے
تعلقوں میں بھی اس قسم کا کام کیا گیا۔ اس لیے موومنٹ فری ہو جانے کی وجہ سے
قیمتیں دھیرے دھیرے کم ہوتی جا رہی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاول کی
حد تک کوئی سختی نہیں ہے۔

جوار کی حد تک میں یہ کہونگا کہ ڈی کنٹرول (Decontrol) سے پہلے
تک ایسی بھی پابندیاں تھیں اور راشن شاپس کے ذریعہ یہ تقسیم کی جاتی تھی۔ گزشتہ
سال جوار کی حد تک کراپس اچھے تھے اور پاڈی کی حد تک خراب تھے۔ سنہ ۱۹۵۲ ع
میں ہمارے گوداموں میں جو جوار تھی وہ (۴) ٹن تھی۔ خاص کر سال کے
شروع میں اور چار مہینوں میں جنہیں لین منتھس (Lean months) کہا جاتا
ہے اور جن میں جوار کی ضرورت ہوتی ہے ہم نے کافی مقدار میں جوار سپلائی کی۔ اس
بات کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے کہ فلاں شخص کاشتکار ہے اوسکو جوار کی ضرورت نہیں
اس قسم کی پابندیوں کو برخاست کرکے ہم نے کافی مقدار میں جوار سپلائی کی۔ گزشتہ
سال سنہ ۱۹۵۲ ع کے آخر میں ہمارے پاس کے فگرس کے لحاظ سے پاڈی (Paddy)
کا کافی اسٹاک موجود تھا اور جوار کی قیمتیں بھی کم ہوتی جا رہی تھیں۔ اس لیے
حیدرآباد و سکندرآباد میں اس کو ڈی راشن (Deration) کیا گیا اور ہم نے یہ
سمجھا کہ اسکو راشن شاپس کے ذریعہ سپلائی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس لیے جنوری سے
ہم نے اسکی سپلائی بند کردی۔ دو تین مہینے تمام پر کنٹرول رہا۔ لیکن بعد میں
جب لین منتھس شروع ہوئے تو جسطرح ان مہینوں میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں
حیدرآباد اور سکندرآباد میں بھی مشکلات پیدا ہونی شروع ہوگئیں۔ چنانچہ پھر
ہم نے راشن کے ذریعہ اسکی سپلائی شروع کردی۔ گزشتہ چار مہینوں سے برابر یہ
دیکھنے میں آرہا ہے کہ قیمتوں میں زیادتی ہوگئی ہے۔ اس لحاظ سے پہلے فی دوکان
پانچ تھیلے جوار دینے کی بجائے اس میں اضافہ کیا گیا اور آخر میں تو یہ طے کیا گیا
کہ جس کسی دوکان پر جتنی مقدار میں جوار کی ضرورت ہو اوتنی مقدار دیجائے۔ اس
کے نتیجہ کے طور پر آج کل مارکٹ کے جو ریٹس ہیں وہ میں ہاوز کے سامنے رکھنا
چاہتا ہوں۔ پیلی جوار کی قیمت کم سے کم ۳ روپیہ اور زیادہ سے زیادہ (۳۰) روپیہ
فی پلہ۔ اس کے مقابلہ میں ہمارے اشوریٹس (Issue rates) (۳) روپیہ
فی پلہ ہیں۔ یعنی پیلی جوار ہم (۳) روپیہ فی پلہ کے حساب سے دیتے ہیں۔
اسی طرح سے جوار سفید کی قیمت کم سے کم (۴۴) روپیہ اور زیادہ سے زیادہ (۴۷) روپیہ
جوار جسی اور ساھوری کی قیمت کم سے کم (۸ ۳۰) اور زیادہ سے زیاد (۳۴ ۴۴) روپیہ
لیکن حیدرآباد و سکندرآباد میں راشن کی دوکانوں پر جوار دینے کی وجہ سے یہ قیمتیں کم
ہوگئی ہیں۔ گزشتہ دو ہفتوں سے حیدرآباد کے مختلف اضلاع سے میرے پاس تشویشناک
رپورٹس آرہی ہیں اور اس ہاوز کے ارکان ممبرس نے بھی رپورٹس دی ہیں کہ قیمتوں
میں اضافہ ہورہا ہے۔ اس لیے ڈپارٹمنٹ نے اپنے عہدہ داروں کو آرڈرس جاری کیے کہ

جہاں کہیں اس قسم سے قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے وہاں فیر پرائس شاپس قائم کیے جا کر جوار کی تقسیم کا انتظام کیا جائے۔ کل یا پرسوں مرہٹواڑہ کے ایک آنریبل ممبر اس سلسلہ میں میرے پاس آئے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس مرتبہ جوار کے کراپس کافی حد تک تیار ہوئے۔ ہارویسٹ کے زمانہ میں بے وقت کی بارش ہونے کی وجہ سے فصلوں کو کافی نقصان پہنچا۔ چنانچہ زبردست طور پر کسانوں سے پروکیورمنٹ کرنے کا جو طریقہ تھا ڈپارٹمنٹ نے اوسکو بند کردیا اور اس کے بجائے جو کاشتکار مارکٹس میں اناج لاتے ہیں اور جو لائسنس ہولڈرس ہیں اون سے ۲۵ فیصد، ۴۰ فیصد مختلف اضلاع میں وہاں کے حالات کے لحاظ سے تعین کرکے وصول کی جاتی ہے۔ اس مرتبہ دو تین مہینوں کے اندر پروکیورمنٹ بہتر نہیں ہوسکا کیونکہ فصلیں خراب ہونے کی وجہ سے مارکٹ میں کافی جوار نہیں آسکی۔ اس لحاظ سے سپلائی ڈپارٹمنٹ نے یہ طے کیا کہ پروکیورمنٹ بند کردیا جائے اور بعد میں جب قیمتوں میں اضافہ ہو تو فیر پرائس شاپس کے ذریعہ اس کی تقسیم کا انتظام کیا جائے۔ اور میں ہاؤس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں کہیں بھی اسکی ضرورت ہوگی فوراً روبہ کردیجائیگی۔ اس وقت اسٹاک میں (۷) ہزار ٹن جوار موجود ہے۔ جہاں کہیں یہ معلوم ہو یا آنریبل ممبر مہربانی کرکے بتائیں تو وہاں فوراً فیر پرائس شاپ قائم کرکے جوار تقسیم کی جائیگی۔

گزشتہ ہفتہ گورنمنٹ آف انڈیا نے کورس گرینس (Coarse grains) کے بارے میں اپنی پالیسی کے سلسلہ میں یہ طے کیا کہ انٹر اسٹیٹ موومنٹ یعنی ایک اسٹیٹ سے دوسرے اسٹیٹ میں جوار لیجانے پر جو پابندی تھی اوس کو برخاست کردیا۔ حیدرآباد اور مدھیہ پردیش یہ دو ایسے اسٹیٹس ہیں جو سارے ہندوستان میں جوار کے لیے سرپلس مانے جاتے ہیں۔ لیکن گزشتہ سال اگرچہ کہ ہمارے کراپس مدھیہ پردیش کے کراپس سے اچھے رہے لیکن حیدرآباد گورنمنٹ ایسی پابندیوں کو اٹھا لینے کے متعلق رائے نہیں دی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ اس سال یہ پابندی برخاست کرنا مناسب نہیں۔ اس مرتبہ گورنمنٹ آف انڈیا اس مسئلہ کو اپنے طور پر سوچ رہی ہے۔ پریس میں جو فگرس آئے ہیں اون کے لحاظ سے اس سال سارے ہندوستان میں کاشت کے رقبہ میں دو ملین ایکر اضافہ ہوا اس بنا پر انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ ایسی پابندی کو نکال دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس امر کا فائدہ حیدرآباد کو ہوگا کیونکہ اس سال ہمارے ہاں جوار کی فصلیں خراب ہیں۔ ابھی حال میں سری رفیع احمد قدوائی آئے تھے اون سے ڈسکس کے بعد معلوم ہو کہ مدھیہ پردیش میں پیلی جوار کا ریٹ (Rate) سات روپیہ کلدار فی من ہے اور سفید جوار ۸ و ۹ روپیہ فی من کے حساب سے ہے۔ وہاں کے کاشتکاروں کو کافی قیمتیں دلانے کا سوال تھا اسطرح سے پابندی کو برخاست کرنے کی وجہ سے وہاں کے کاشتکاروں کو کافی قیمتیں ملنے کا راستہ پیدا ہوگیا اور اسکے ساتھ ساتھ اون اسٹیٹس کے لیے بھی یہ فائدہ مند ثابت ہوا جہاں جوار کی فصلیں خراب تھیں۔ ہم بھی جو جوار کے معاملہ میں ایک ڈیفسٹ اسٹیٹ (Deficit State) ہے اوسکو

لیول میں لانے کی گنجائش پیدا ہوئی اسطرح وہاں بھی ہم ٹرانس پورٹ جوار دستیاب ہوسکے گی ان باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں گورنمنٹ آف انڈیا کے منصوبہ کو جو ن مدد کیونکہ انکی اس پالیسی سے سہولتیں پیدا ہوئیں اور یہی ہے کہ اس عمل کی وجہ سے قیمتیں کافی کم ہو جاسکیں ورنہ اسکا امکان تھا کہ جوار کی قیمتیں بڑھ جاتیں حیدرآباد میں مرہٹواڑی سا علاقہ ہے جہاں جوار کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہے لیکن وہاں کی حد تک بھی یہ اندیشہ پیدا ہوگیا تھا کہ شاید وہاں جوار کی قیمت ۵ روپیہ تک چلی جا گی اس اندیشہ سے تشویش پیدا ہوگئی تھی لیکن اب میں آنریبل ممبرس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اب وہ حالات باقی نہیں رہے ورنہ تشویش کی ضرورت نہیں رہی جوار کی قیمت پنجاب اور مدھیہ پردیش میں ۲ روپیہ تک آگئی ہے بعض جگہ سے سرحد پار جوار کی سمگلنگ کی شکایتیں بھی تھیں لیکن اب اسکا بھی انسداد ہوچکا ہے اس وقت سات ہزار ٹن جوار ہمارے ہاں موجود ہے ان حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ کسی قسم کی تشویش کی ضرورت نہیں ہے

گیہوں — گیہوں کے سلسلہ میں بھی میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں حیدرآباد میں گیہوں سادی غذا کے طور پر استعمال نہیں کیا جاتا ہے میرے یہ کہنے کی منشا یوں نہ کی جائے کہ میں گیہوں کھانے والوں کی اہمیت کو گھٹا رہا ہوں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ حیدرآباد میں گیہوں کی لوکل پیداوار کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے اسی لئے امریکہ سے جو گیہوں امپورٹ(Import) ہوتا ہے اسکو یہاں پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھا جاتا میں گیہوں کے بارے میں بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد میں گیہوں کا کافی اسٹاک موجود ہے ایک وقت وہ تھا کہ ہم جسقدر بھی اناج باہر سے لے سکتے تھے ہمیں لینا پڑا اناج کا جمع کرنا ایک طریقہ ہوگیا تھا کیونکہ اوس وقت ضرورت تھی سنہ ۹۵۲ ع میں گورنمنٹ آف حیدرآباد نے جو بھی اناج مل سکا اوسکو حاصل کیا اسکے بعد ہمارے پاس ۲ ہزار ٹن تک گیہوں کا اسٹاک ہوگیا جسکو ہم نے دھیرے دھیرے فر براس ر د نا شروع کیا ایک وقت وہ بھی تھا کہ جوار کے ساتھ گیہوں لینا لازمی تھا ورنہ جوار نہیں دیجاتی تھی کیونکہ اکثر لوگ گیہوں کھانے کے عادی نہیں تھے اسلئے گیہوں کو اسٹاک سے خارج کرنے کے لیے ایسا کرنا پڑا ہمارے پاس ۵ ہزار ٹن گیہوں کا اسٹاک تھا وہ ایسا گیہوں تھا جو حیدرآباد میں پروکیور (Procure) کیا گیا تھا یہاں لوکل ورائٹی (Local variety) کو پسند کیا جاتا ہے لیکن اوس گیہوں کو نکالنے کا بھی ایک سوال تھا اور گیہوں کو نکالنے کے سلسلہ میں حیدرآباد گورنمنٹ کو کچھ نقصان برداشت کرنا پڑا - رقمی نقصان کیا ہوا اسکے اعداد میرے پاس اس وقت نہیں ہیں ۱۶ روپیہ فی پلہ کے حساب سے ۲۴ ہزار ٹن گیہوں ہمکو بیچنا پڑا - سارے ہندوستان میں یہی قصہ ہوا اسلئے کہ گیہوں کا اسٹاک موجود تھا اور دوسرے غذائی اجناس جیسے جیسے فراہم ہوتے گئے گیہوں کی طرف سے لوگوں کی

یوجہ ہٹنی گئی ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ (۱۰-۸-۰) فی من کے حساب سے دینا طے کیا گیا ہے حیدرآباد نے بھی تین ہزار ٹن لیے ۔ اسکو مرچنٹس کے ذریعہ ریلز (Release) کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ یہ اسٹاک سنٹرل گورنمنٹ کے ذمہ سے اور سنٹرل گورنمنٹ کی ذمہ داری سے جمع کیا گیا اور اسکو گوداموں میں لانے کا انتظام کیا گیا ۔ گیہوں کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے اسکی قیمت کو پندرہ روپیہ آٹھ آنے سے گھٹا کر ڈیڑھ روپیہ کمی کر کے چودہ روپیہ قرار دیگئی جو آجکل راشن شاپ میں بحساب چھ آنہ چھ پائی فی سیر فروخت کیا جا رہا ہے ۔ آج مجھ سے ایک آنریبل ممبر نے دریافت کیا کہ کیا اس قسم کا گیہوں دینا بند کردیا گیا ہے ؟ میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بند نہیں کیا گیا ہے وہ راشن شاپس کے ذریعہ آج بھی سپلائی کیا جا رہا ہے ۔ گیہوں کی دو اقسام ہوتی ہیں ۔ سفید اور لال ۔ امپورٹ کیے ہوئے گیہوں میں سفید گیہوں پسند کیا جاتا ہے ۔ ہمیں جو دو ہزار ٹن گیہوں ملے ان میں چودہ سو ٹن ایسے گیہوں تھے جو سفید تھے ۔ ہم نے بھونگیر کے گودام سے حاصل کرنے کی کوشش کی ۔ گذشتہ تین ہفتوں سے یہ چودہ سو ٹن گیہوں زیر استعمال رہے ۔ ابکل ہی میرے پاس ڈائرکٹر فوڈ (Director, Food) کی رپورٹ آئی ہے کہ وہ سفید گیہوں ختم ہوگیا ہے اسلیے لال گیہوں اجرا کیا جائیگا ۔ اگر ہم دونوں قسم کا گیہوں ایک ساتھ اجرا کرتے یعنی نصف لال گیہوں اور نصف سفید تو لوگوں کو اعتراض ہوتا اور ہر ایک سفید گیہوں کا ہی مطالبہ کرتا ۔ اسلیے ہم نے پہلے سفید گیہوں سربراہ کیا اور اسکے بعد اب لال گیہوں دینے والے ہیں ۔ پسند کا فرق ہے ورنہ غذائیت میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ صرف چھ سو ٹن جو گیہوں باقی رہگیا ہے اوس کے خرچ ہونے کے بعد مجھے امید ہے کہ حیدرآباد کو جسقدر اس قسم کے گیہوں کی ضرورت ہوگی گورنمنٹ آف انڈیا (۱۴) روپیہ فی من کے حساب سے دینے کی منظوری دیگی ۔ پندرہ روپیہ آٹھ آنے کے حساب سے لینے والوں کیلیے ہم نے ایک ہزار ٹن کی پابندی رکھی ہے ۔ گیہوں کی حد تک ایک مختصر پکچر میں آپکے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ۔ آج گیہوں کا مارکٹ ریٹ یہ ہے ۔ دیسی گیہوں (۲۲) روپیہ سے ہے اور دوسرا گیہوں (۶) روپیہ کے حساب سے ہے اور راشن شاپ میں (۱۴-۸-۰) کے حساب سے ملتا ہے ۔

اسکے بعد جوار کے سلسلہ میں مجھے ایک چیز عرض کرنا ہے ۔ کہا گیا کہ حیدرآباد گورنمنٹ نے کافی جوار باہر بھیجدی اسلیے یہ پوزیشن پیدا ہوگیا ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ جوار کو ڈی راشن کرنے کے لیے کاشتکاروں سے راست وصول کرنے کے طریقہ کو مسدود کرکے ٹریڈ (Trade) کے طریقہ سے وصول کرنے کا انتظام کیا گیا ۔ (۲) ہزار ٹن اوس وقت اسٹاک تھا ۔ سنٹرل گورنمنٹ کے مطالبہ پر ہم نے سپلائی کیا ۔ اگر سنٹرل گورنمنٹ کے مطالبہ پر ہم سپلائی نہ کرتے تو ٹھیک نہ ہوتا اور دوسری بات یہ بھی کہ اتنے بڑے اسٹاک کو ہم زیادہ دنوں تک محفوظ رکھتے تو یہ جوار بہت پرانی ہو جاتی اور اسکا کیا حشر ہوتا ۔ اسکے بعد قیمتوں میں کیا فرق ہوسکتا

تھا اسکی وضاحت کرنا میں ضروری نہیں سمجھتا کیونکہ آنریبل ممبرس خود اسکا اندازہ کرسکتے ہیں ۔ سنہ ۱۹۵۲ع میں جو جوار باہر بھیجی گئی تھی میں اسکی تفصیلات کسی اور سوال کے سلسلہ میں ہاؤز کے سامنے پیش کرچکا ہوں ۔ لیکن جب فیر پرائس شاپس کے ذریعہ جوار کو فروخت کرنا طے کیا گیا تو ہم نے باہر بھیجنا بند کردیا ایکسپورٹ نہیں کیا ماہ نومبر میں البتہ ڈیڑھ سو ٹن مدراس کو اور ڈیڑھ سو ٹن بمبئی گورنمنٹ کو دئے گئے ہیں یہاں کی ضروریات جیسے ہی بڑھی گئیں ہم نے باہر بھیجنا بند کردیا ۔ اور اب ساٹھ ہزار ٹن جوار اسٹاک میں موجود ہے جوار میں ہم کو نقصان سے بچنا تھا اور اسکے سوا چارہ نہیں تھا کہ ہم اپنا اسٹاک دوسری جگہ بھیجیں اور اس سے ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوسکتا ہے کہ چاول وغیرہ کی ہم کو ضرورت ہو تو ہم دوسرے اسٹیٹس سے لے سکتے ہیں ۔ یہ صحیح ہے کہ چار پانچ اضلاع میں فصلیں خراب ہوئی ہیں ایسی صورت میں اگر ضرورت پڑے تو ہم باہر سے اناج لے سکتے ہیں یہ صحیح ہے کہ حیدرآباد اسٹیٹ میں خریف کی فصلیں خراب ہوئی ہیں اور ربیع کی توقعات بھی کچھ اچھی نہیں ہیں لیکن اس کمی کی تلافی دوسری جگہوں سے ہوسکتی ہے

املی و پیاز ـ املی اور پیاز کے سلسلہ میں حیدرآباد گورنمنٹ یا کسی اور اسٹیٹ میں کسی قسم کی پابندی یا کنٹرول نہیں ہے ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے قیمتوں میں اضافہ یا کمی کاشتکاروں کے احساس نفع خوری پر منحصر ہے ۔ نتیجہ یہ ہے کہ کبھی کبھی پانچ روپیہ اسکا بھاؤ رہتا ہے تو کبھی بیس چالیس تک پہنچ جاتا ہے اس سال فصلیں خراب ہونے کی وجہ سے اور دوسرے وجوہات کی بنا پر گورنمنٹ آف انڈیا نے یہاں کی حد تک یہ طے کیا ہے کہ انڈیا سے باہر پیاز ایکسپورٹ (Export) کرنے کی اجازت نہ دیجائے

جون اور جولائی میں جب یہاں پرائسس میں ایکدم اضافہ ہوا تو حیدرآباد گورنمنٹ نے سنٹرل کو اس بارے میں ریپریزنٹ (Represent) کیا ۔ دوسرے اسٹیٹس نے بھی ایسے ریپریزنٹیشنس (Representations) کئے ۔ اس کے بعد ملک سے باہر ایکسپورٹ (Export) کو بالکل بند کردیا گیا حیدرآباد گورنمنٹ نے یہ بھی ریپریزنٹ کیا کہ حیدرآباد سے جو ایکسپورٹ کیا جاتا ہے اس کو روکا جائے ۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا نے اس کو منظور نہیں کیا ۔ ابھی ابھی گذشتہ چند مہینوں میں قیمتیں کم ہوئی ہیں ۔ مارچ ۱۹۵۲ع میں جہاں ٹمرنڈ (Tamarind) کا بھاؤ ۱۵۰-۲ فی من (۱۲ سیر) تھا ڈسمبر میں (۶۳-۵۰) ہوا یہ ساؤتھ نگر مارکٹ کے فگرس ہیں اسی طرح یونیفارملی (uniformly) ہر چیز کو دیکھئے ۔ ٹمرنڈ جنوری ۱۹۵۲ع میں (۵۵-۱۵۰) فی من تھا اور فروری میں (۲-۱۰) فی من ریٹ اس طرح وقار آباد میں ہوا ۔ میں حیدرآباد کے تین بڑے مارکٹس کے ریٹس بتلاتا ہوں ۔ حیدرآباد کی حد تک ۵ سے ۳۲-۱۲ ریٹ ہوا ۔ اسی طرح مرچ جنوری میں ۹۵ روپیے تھی فروری میں ۵۵

روسے ہوئی وہار آباد کی حدتک ۲ سے ٦٥ روپیے ہوئی سی طرح بیار کی حد تک جنوری میں ۴ ٥ فی پلہ بھی و فروری میں (۹ ۹) ہوگئی ن حروں کو لانے سے مطلب ہ ہے کہ جنوری فروری میں عام طور پر ہر سیس میں ما کذلی (Mɪɪkedly) حسح ہوتا ہے کراپس کی مارکٹ میں ویلسلبی (Ava la bɪl ty) کی وجہہ سے ٹمریٹ کی حدتک نک خاص جر دیکھی گئی ہے و یہ کہ ٹم ٹڈ کے درجنوں پر ملکسب کا حق دینے کے بعد بہت سے زحب گرے گئے و بھی نک فکر ہے صرف یہی ایک فکر نہیں مگر یہ ک فکر صرو ہے جس کی وجہہ سے ٹم ٹڈ کے پروڈیوس ں کمی ہوئی ور قیمتوں میں اضافہ ہو حیا نچہ حکومت حیدر باد س بات پر غور کررہی ہے کہ اس کو کس طرح روکا جاسکتا ہے

تیل کی قیمتیں بھی گذشتہ دو مہینوں کے ندر کافی کم ہوئی ہیں دالوں کی قیمتوں میں بھی کافی کمی ہوئی ہے میں تیل کی لسٹ ترانسس آپ کے سامنے رکھتا ہوں تیل کی قیمت (۴) کم سے کم اور ر د سے زیاد (۸) ہے تل کا تیل (۳) ملکا آئیل (٥) لی سڈ آئیل (Lɪnseed oɪl) (۹ ۸) یہ ٦ ڈسمبر کے ریس ہیں اس کے بعد کے ریس نہیں ہیں لیکن ان کے لحاظ سے بھی کافی کمی ہوئی ہے

سری بھگوان راؤ گاجوے (عنبر) کیا یہ تیل کے لیسٹ ریس ہیں؟

ڈاکٹر جنار یڈی ہاں اس طرح میں معلف

سری بھگوان راؤ گاجوے آج تل کا بھاو ٢٦ سے ۳ وپیے ی من ہے ڈھائی روپے سیر ہے

ڈاکٹر جنار یڈی میں یہ ٦ ڈسمبر کے ریس آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں میں نے اس طرح ھاوس کے سامنے فڈ سچویشن کا ایک پکچر رکھا ہے آنریبل ممبرس اس پر مزید کامنٹس (Comments) دیں تو جو تفصیلات ضروری اور ویلیبل (Avaɪlable) ہونگی انہیں میں ھاوس کے سامنے کھوں گا ہاں سکر کی حدتک میں کہنا بھول گیا تھا سکر بھی ڈی راش ہوئی ہے اور گورنمنٹ نے فری مارکٹ کے لئے اس کو ریلز (Release) کیا ہے حیدرآباد میں شوگر فیکٹری دی بگسٹ فیکٹری ن انڈیا (The bɪggest Factory ɪn Indɪa) ہے و ٥ے سے ۸ فیصد ضرورت کو پورا کرتی ہے اس کا کافی حصہ حیدرآباد میں ریلز کیا جاتا ہے گذشتہ چند دنوں پہلے سکر کی قیمت بڑھگئی تھی اس کی وجہہ یہ تھی کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے اس کے ریلز کا آرڈر دیا تھا ور یہ زمانہ شوگر فیکٹری میں شوگر کرشنگ سیزن (Sugar crush ng Season) کا ہوتا ہے ان دنوں واگنس کی مشکلات کی وجہہ سے قیمتیں بڑھگئی تھیں اور سوا روپیہ

ی سرسے زیاد تک قسمت بہسج گی تھی کو سوگرڈی راس کی گی ہے وردی مارکٹ کی گنجائس ہے لیکن اس کے باوجود سلائی ڈپارٹمنٹ اس پر نگہ ی رکھتا ہے کہ جس قسمت براوسے رلیر کیا جاتا ہے عوام کو قریب قریب س قسمت پر مارکٹ میں ملتی ہے ناہم مگر اصل دسواری ہو ہ ہے کہ یہ رس ساب سے بند کردی گی ہے لیکن سوگر فیاکٹری سے بات جب کرکے جو ایس مقرر ہوئی ہے اس س پر دسے کا نطام کیا گیا ہے جا جہ اس وقت شکر (۸ ۳) ی سیر کے حساب سے ہر رس ساب پر ملتی ہے ور وہں مارکٹ کامپٹیشن (Open Market Compet tion) کی وجہ سے (۹۸) روپسے ی تلہ سے (۹۳) وپسے ی تھیلہ کردی گی ہے ور مارکٹ میں س کی کافی مقدا موجود ہے مجھے مید ہے کہ شکر ں کوئی ا کسس سحویس (Anx ous S tuat on) نہ ہو گی و و لوگوں کو کافی مقد میں مل سکے گی

* श्री व्ही डी देशपाड –अध्यक्ष महोदय आनरेबल मिनिस्टर फार फड अ ड सप्लाय न जो चीज हमारे सामन रखी ह और जो पिक्चर हमारे सामन रखा ह कि आज अनाज के हालात अच्छ ह अुससे मालम होता ह कि सही जो हालात ह अुनको अडर अस्टिमट (Undei estimate किया गया ह।

पहले म जवार के सिलसिले म कुछ अज करना चाहता हू मेरे पास जो फिगस अिसकी किमतो के बारे म ह जो कि अक दो दिन पहले के ह अुनके लिहाज से मुख्तलिफ डिस्ट्रिक्टस म क्या हालात आज राअिस (Rice) के बारे में ह वह मैं आपके सामन रखना चाहता हू। जहा आदिलाबाद में चावल की किमत २४ से ३१ रुपये फी पल्ला है वहा पर गुलबर्गा रायचुर और बीदरमें ४६ रुपय से ५२ रुपये फी पल्लातक किमते बढी हुअी ह। अिन किमतो का मुकाबला आदिलाबाद की कीमतो से किया जाय तो मालम होगा कि यह कीमते दुगन से भी ज्यादा ह मेरा कहना यह है कि हुकमत हदराबाद ने जो अपनी अक्सपोट पालिसी (Expoit Policy) रखी ह यह सही नही ह आज ग हनमट आफ अिडियान जो अनाज के अिटरस्टटमुव्हमट (Intei state Movement) को फरी रखन की पालिसी रखी ह वह हालात के लिहाज से ठीक नही ह यदि हम जरूरत पडी तो मध्यप्रदेश आदि दीगर स्टटो से ज्वारी मिल सकती ह यह सही ह लेकिन जो फरी ट्रेड (Fiee tiade) जिसके लिय रखा गया ह वह सही नही ह। अिस तरह फरी ट्रड रखना म मुनासीब नही समझता हू गुलबर्गा और रायचुर के रिपोट ह कि वहा पर ज्वारी के भाव काफी बढते जा रहे ह औरगाबाद की रिपोट ह कि वहा जो जवार दी जा रही है वह निलवा जाति की ह और वह बिलकुल खान के लायक नही ह अुसमें काफी पानी ह और वह गीली ह। अितनाही नही बल्कि मेडिकल आफिसर की भी यही रिपोट ह कि वह ज्वार खान के लायक नही ह बबअी मद्रास आदि स्टटो न असे लेन से भी अिनकार किया है। मन सुना है कि अिस महिन से अलबत्ता सफद चाल ज्वार दी जा रही ह। लेकिन आम तौर पर जो ज्वारी दी जाती है वह अच्छी नही ह और कट्रोल न होन की वजह से बाहर कीमते बढ रही ह सरकार जो अनाज सप्लाय करती ह वह अच्छा न होन की वजह से लोगो को बाहर से ज्यादा कीमतो पर अनाज लेन पर मजबूर होना पडता ह। आज बाजार म फी रुपये को तीन सेर जवारी मिल रही है।

आज हुकूमत की तो डीकंट्रोल की पॉलिसी ह। जिसको ठीक से चलाना ह तो पहले गव्हर्नमेंट के पास अनाज का काफी स्टाक होना जरूरी है ताकि किसी भी मौके पर अुसे रिलीज (Release किया जा सके और मार्केट पर चेक (Check) रहे। सारे हिंदुस्तान की ही आज डिकंट्रोल की पालिसी है। लेकिन यह देखा जाना चाहिये कि अलग अलग सूबो मे या डिस्ट्रिक्टस में ज्यादा डिस पॅरिटी (Disparity) नही होनी चाहिये।

आज के हालात यह है कि जो लोअर अिनकम ग्रूप्स (Lower income Groups अुनके अकानॉमिक हालात अच्छ नहीं हैं। जवारी की फसल अच्छी नही है। अिस लिय अिस सिलसिले है में मैं कुछ सजशन्स (Suggestions) ऑनरेबल फूड अॅन्ड सप्लाय मिनिस्टर के सामने रखना चाहता हू। पहली बात म यह कहना चाहता हू कि बाहर के स्टेटो को जो ज्वारी भेजी जा रही ह वह बिलकुल बाहर नही भजी जानीचाहिये। अनाज के जो भाव बढ रहे हैं अुनको रोकने के लिये गव्हर्नमेंट को चाहिय कि चीप ग्रेन शाप (Cheap grain shop) के जरिय से अनाज अव्वाम को मुहैया करने का अितजाम करे। जब से डिकंट्रोल होगया है तब से ब्लॅक मार्केट Black market। में लेकिन ब्लॅक मार्केट तो नही कहा जा सकता है क्योकि अभी तो डीकंट्रोल हुआ है तो जाभी ब्लॅक मार्केट या व्हाअिट मार्केट (White Market) हो अुसमें कीमते बढती जा रही है। अुसको रोकन के लिये चीप ग्रन शॉप खोल कर अुसके जरिये से अनाज देन का अितजाम करना चाहिय।

मिनिस्टर साहब ने फरमाया कि हमारे सरकारी गोदामो में ज्वार का ७००० टन स्टॉक मौजूद ह। लेकिन मुझे शक है कि यह जो कीमते आज बढ रही हैं अुसका मुकाबला अितने स्टॉक से किया जा सकता ह या नही ? ज्वार की हदतक तो जो जायजा मिनिस्टर साहबने लिया है वह ठीक नहीं ह। असे हालात में अितने स्टॉक से गव्हर्नमेंट हालात का मुकाबला कसे करेगी ? औरंगाबाद के हालात तो मने आपके सामने रखे ही है। अुन पर ध्यान देना जरूरी है। वहा अच्छा अनाज भजा जाना चाहिय।

अब चावल के सिलसिले में जो मुख्तलिफ अजलाओ के फिगर्स मेरे पास है वह मै आपके सामने रखना चाहता हू। निजामाबाद वरंगल और महबूबाबाद में चावल की कीमत फी पल्ला ४६ रुपय से लेकर ५६ रुपय तक है। अिसके मुकाबले में औरंगाबाद में ९६ रुपये से लेकर १०५ रुपय, गुलबर्गा मे ८५ रुपय से लेकर ९६ रुपय तक, रायचूर में ८५ रुपये से १०० रुपये तक अैसी चावल की कीमते है। तेलंगाना के अरिया में जहा चावल की कीमत ४६ रुपये से ५६ रुपये फी पल्ला है और रायचूर औरंगाबाद आदि मुकामात पर वह १०० १०५ तक है यानी करीब दुगनी से भी ज्यादा है। यह जो भाव में डिसपॅरिटी है अुसका मुकाबला जनता को करना पड रहा है। आज फूड डिपार्टमेंट का यह काम है कि वह कुछ अैसा अितेजाम करे कि अुससे जो कीमते बढ रही है वह बढनी न पायें, और लोगो को सस्ते दामो पर अनाज मिल सके। अिसके लिये मेरा सजेशन यही है कि असे जगहो पर फेअर प्राअिस ग्रेन शॉप (Fair Price grain shop) खोले जाने चाहिये। यदि अैसा किया जाय तो ही जो भाव बढरहे हैं अुनका मुकाबला किया जा सकता है। अभी तो अिंटर डिस्ट्रिक्ट मुव्हमेंट पर जो रिस्ट्रीक्शन था वह हटा दिया गया है। अिसका नतीजा यह हुआ ह कि जहा जो चीजें पैदा

होती है वहा तो उसकी कीमत कम है, लेकिन जहा यह माल पैदा नहीं होता वहा पर यह कीमते ज्यादा बढ रही है। और जैसा कि मैंने बताया कअी मुकामात पर यह कीमते दुगनीतक भी बढ गअी है।

जो कीमते हैदराबाद शहर में और दूसरी जगहो पर बढ रही है उनके बारे में कअी पार्टियो ने और यहा के वीमेन्स कौन्सिल ने भी मिनिस्टर साहब के पास रिप्रेजेंटेशन किया है असा मैंने सुना है यह देखा गया है कि गव्हनमेंट रेशन शॉप में कीमत कम होती है और उसी अनाज की कीमत लायसेन्स शॉप में ज्यादा होती है। रेशन शॉप में जो अनाज की क्वालीटी (Quality) होती है वह अच्छी नहीं होती। असिलिये लोगो को मजबूरन लायसेन्स शाप से लेना पडता है। और दाम ज्यादा देने पडते है। प्रायव्हेट दुकानो में दाम दुगन तक बढ जाते है। यह ठीक नहीं है। रेशन शाप में भी अच्छी क्वालीटी रखी जानी चाहिये ताकि लोगो को मजबूरन ज्यादा दाम न देना पडे।

यह भी अेक शिकायत है कि जो लायसेन्स शॉप है उनको जितना राशिन मगाने की अिजाजत है उससे ज्यादा राशिन मगाया जाता है और उससे ब्लॅक मार्केट ज्यादा बढता है। जो ज्यादा राशिन मगाया जाता है उसे बाद में ब्लॅक मार्केट मे बचा जाता है। अिस सिलसिले मे शहर में तो काफी गडबडी हो रही है। डिपार्टमेंट के बड ऑफसर से लेकर अिनस्पेक्टर्स और नीचे तक सबको यह बाते मालूम है। लेकिन वे सब असमें मिले हुअे रहते है और बडे आफसर भी करप्शन (Corruption) करते है। मिनिस्टर साहब यदि चाहे तो मै अिसके तफसिलात देने के लिये भी तयार हू। फूड डिपार्टमेंट में करप्शन होता है और उसका असर कीमतो पर भी होता है और नतीजतन कीमत बढती है।

[MR DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

अिन सब हालात को देखते हुअे न सिर्फ फेअर प्राअिस शॉप की जरूरत है बल्कि गरीब लोगो के लिये खास तौर पर चीप ग्रेन शाप की भी जरूरत है। आज तो हमारे सामने बेरोजगारी का मसला है। आज शहर में करीब १५०० मजदूर बेरोजगार हो रहे है। अेक तरफ बेरोजगारी बढ रही है और दूसरी तरफ कीमते भी बढ रही है। अिस अनाज के मौसम में यह कीमते दुगनी बढी है। असके बाद और कितनी बढेंगी मालूम नहीं। अैसे हालात में जो गरीब लोग है उनके लिये फेअर प्राअिस शॉप्स, और चीप ग्रेन शाप्स, खोले जाने चाहिये जिससे उनको कम दामो पर अनाज मिल सके

गेहू के बारे में मै मानता हू कि यह कोअी स्टपल फूड (Staple food) नहीं है। उसके बारे में मुझे ज्यादा तजरूबा भी नहीं है जो मै हाउस के सामने रख सकू। लेकिन टेमरिन (Tamarind) ओनियन्स (Onions) और आअिल्स (Oils) के सिलसिले में मुझे कहना है। और खासकर टमरिन और ऑअिल्स के बारे में मैं कहूगा कि सेल्स टेक्स का मसला जब हमारे सामने आया था उसी वक्त मैंने यह चीज हाउस के सामने लाअी थी कि सेल्स टेक्स की अिजाजत टेमरिन और चिली वगैरा पर देने से यहा के भाव बढनेवाले है। भाव बढने के और भी वजूहात है यह मै मानता हू। लेकिन उनमें से यह भी अेक वजह है कि ये चीजें यहा बेचने के मुकाबले में अगर बाहर बेची जायें तो ज्यादा फायदेमंद होती है। क्योंकि वहा टॅक्स नहीं देना पडता। लेकिन यहा जो टॅक्स लगाया गया है उसके नतीजे के तौर पर यहा भाव बढे हुअे है।

ये तमाम बाते म हाअुस के सामन रखना चाहता था। अिसके बारे में ज्यादा तफसीलात जो दूसरे ऑनरेबल मेंबर्स अिस पर तकरीर फर्मायेग अुस वक्त वे हाअुस के सामन रखग। म अितना ही अर्ज करना चाहता हू कि डीकंट्रोल करते वक्त हमको बहुत ही काशसली (Cautiously) स्टेप्स (Steps) लेन की जरूरत है। क्योंकि अगर डीकंट्रोल (Decontrol) की वजह से महँगाअी बढती है स्माल अिनकम ग्रुप्स (Small income groups) का नुकसान होता है तो वह डीकंट्रोल की पॉलिसी हमारे मुल्क के लिय फायदेमंद नही हो सकती। अिसका ख्याल न किया जाय तो लोगो का नुकसान होगा। पहले काफी स्टाक (Stock) जमा करके झोंस (Zones) बनाकर हर कदम पर हमको अुससे फायदा होगा या नही अिसका विचार करके फिर आग बढना होगा। लेकिन मुझ अंदेशा ह कि हुकूमत काशस स्टप्स ले रही है या नही। तजुरूब से हम देख रहे ह कि असा नही हो रहा ह। जनता में घबराहट ह कि अिस तरह से अगर कीमते बढगी तो हम अपनी कम अुजरतो से अुनका मुकाबला किस तरह से कर सकते हैं। म हुकूमत से अुम्मीद करता हू कि अिस सिलसिले म जरूरी अकदाम किया जायगा।

شری ادھو راؤ پٹیل (عثمان آباد عام) مسٹر اسپیکر سر آج حکومت کی اغذیہ کی پالیسی پر بحث کرنے کا جو موقع دیا گیا ہے وہ ایک اچھا موقع ہے اس وقت عوام میں ایک بےچینی ضرور ہے اور جوار جو خاص کر تمام لوگوں کا زیادہ تر پاپولیس (Population) کی مکھیہ غذا ہے اس کی قیمت کافی بڑھ رہی ہے جیسا کہ ابھی آنریبل منسٹر نے فرمایا لین ایرس (Lean year) میں ہی بھاؤ بڑھا کرتا ہے اساڑ اور ساون دو مہینے ایسے ہیں جس میں جوار کی قیمت بڑھتی ہے۔ ہمارے پاس ربیع اور خریف کی جو جوار ہوتی ہے اگر ان کی فصلیں اچھی ہوئیں تو ممکن ہے کہ اتنی قیمت نہ بڑھتی لیکن خریف کی فصل کا یہ حال ہے کہ جہاں پھلنے پھولنے تھے وہاں مشکل سے پھلنے پیدا ہوئے ہیں کپاس کراپس کی حالت بھی اسی طرح ہے کہ جیسا جرجہ کسان نے اس پر کیا ہے وہ خرچہ بھی اس کو واپس نہیں ملا ربیع کی جوار کے متعلق اگر امیدیں اچھی ہوتیں تو یہ ممکن تھا کہ جو اسٹاک ہولڈرس ہیں جوار بیچنا شروع کرتے لیکن ربیع کی جوار بھی اچھی نہیں ہو رہی ہے تخم ریزی کے وقت ایک خاص قسم کی بیماری پودوں میں ہوئی حکومت کا اس وقت یہ اقدام کہ انٹر اسٹیٹ موومنٹ (Inter state movement) کی پابندی اٹھا لی یہ موقع ہوا ہے اپنے پاس شارٹیج (shortage) ہوتے ہوئے باہر سے جوار آئیگی اور یہاں کی ٹرانسپورٹ کنٹرول (Neutral) کریگی میں اس کی امید نہیں کرتا کیونکہ ہمارے پاس سے ہی جوار مدھیہ پردیش اور بمبئی کو بھیجی جاتی ہے۔ خاص کر بمبئی تو ہماری ہی جوار پر زندہ رہتا ہے۔

جب کنٹرول تھا تو سمگلنگ (Smuggling) کا ایک عجیب طریقہ رائج تھا یہ صرف بیل گاڑیوں اور ٹرکوں پر جوار کی سمگلنگ ہوتی تھی بلکہ موٹروں اور اس سے بھی بڑھکر تعجب کی بات یہ ہے کہ لاری کی ٹرین میں لوڈ کرکے لیجاتے

ہیں ۔ چور راستے میں چوری کرتے ہیں لیکن یہاں دن میں ٹرین کے ذریعہ اسمگلنگ ہوتی ہے۔ ماسٹر ہونے کے باوجود ٹرین سے اسمگلنگ کا ایک نیا طریقہ لاتور میں رائج تھا اوس زمانہ میں اسی سے متعلق کہا گیا یہ بدقسمتی ہے کہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی کلکٹر صاحب کو دو لاریاں پکڑ کر دی گئیں اب تک نہیں معلوم کہ اس کا کیا ہوا سپلائی ڈپارٹمنٹ نے کیا کیا معلوم نہیں کلکٹر سے کہا جاتا ہے کہ آپ منسٹی ونکیجئے وہ کہتے ہیں کہ اڈمنسٹریشن (Administration) میں جائے کا آپ کو اختیار نہیں ہے اب کوئی اور خبر لایئے تو اس پر ہم غور کرسکتے ہیں اڈمنسٹریشن کی ایک کمیونٹی (Community) ہوچکی ہے اسے ذات بھائی پر دھبہ آنے والا ہو یا نوکری پر کوئی اثر ہونے والا ہو تو اس کو ڈیفنڈ (Defend) کرنا شروع کرتے ہیں لاتور کے لوگ اسکیروں کو بتلائے کہ یہ جوار بلدی میں جارہی ہے تو انہوں نے بتلایا کہ ہم مجبور ہیں کچھ نہیں کرسکتے یہ دھیت بن گئی تھی یہ صرف لاتور میں بلکہ دوسرے تعلقوں میں بھی ایسا ہو رہا ہے وہاں تو خبر بندی پر لیجاتے ہیں رنل منسٹر نے ابھی فرمایا کہ نہر اسٹیٹ موسٹ ہونے کی وجہ سے اسمگلنگ ہوئی میں یہ تو نہیں کہتا کہ کیونکہ چور چوری کرتا ہے اس لئے سامان ہی گھر میں نہ ہو یا زرعی مزدور ٹھیک کام نہیں کرتے اس لئے فصلیں ہی نہ اگائی جائیں تو یہ کوئی بحث نہیں ہے لیکن ہمارے پاس پروڈکشن (Production) میں جو کمی ہوئی وہ اڈمنسٹریشن کی کمزوریوں کی وجہ سے ہوئی

اسکے بعد میں قیمتوں کے سلسلہ میں عرض کرتا ہوں ڈی کنٹرول پالیسی سے پہلے بھی ایک ہفتہ سے لاتور میں جوار کی قیمت ۵ تا ۵۵ روپیہ تلہ پرلی میں ۲۵ روپیہ و گر میں ۵ ۱۲۵ روپیے رینڈ میں ۵۵ روپیہ یہ ربیع کی جوار کا مین (Main) تعلقہ ہے پربھنی میں ۵۶ روپیہ اور ناندیڑ میں ۵ روپیہ تک قیمت گئی ہے ممکن ہے کہ انکے گوٹ کی مگرس میں ری ہوتا لیکن میں یہ اپنا تجربہ بتلاسکتا ہوں کہ ربیع کی تخم ریزی ہوئی تو ہمارے ایک منسٹر نے یہ رپورٹ دی کہ سولہ یہ تک ہوا ہے گروند نٹ بہت پیدا ہوئی مگر اسکو باہر بھیجنے کی تو س گورنمنٹ پالیسی اختیار کری تو اچھا تھا دراصل گروند نٹ کی پیداوار بھی نہیں ہوئی ہے غلط رپورٹ دینے یا حکومت کو خوش کرنے کیلئے رسپانسبل (Responsible) عہدہ داروں میں بھی یہ ٹرینڈ (Trend) ہے جو زیادہ وصول کرنے اور اپنے ضلع کی حالت کو اچھی بتلانے کیلئے بعض اوقات یہ خبریں ہوتی ہیں اور دوسرے یہ کہ ڈائرکٹ (Direct) دیہاتوں میں جاکر حالات نہیں دیکھتے تعلقوں سے واقف نہیں ہوتے اور ہوتے بھی ہیں تو بھی عملاً کچھ نہیں کرتے ۔

گیہوں اور چاول کے متعلق بھی آنریبل منسٹر نے کہا ہے میں اسپر وقت نہ لونگا مارکٹ میں سے ایکدم فری پرائس سسٹم کا لانے خاص ہوتا کا سائیکالوجیکل ایفکٹ (Psychological effect) ایکدم راستہ میں بھی آسکتا ہے لیکن ایسا ہی کافی نہیں ہے حکومت نے اسکے لیے جو کچھ کیا ہے وہ الٹا بالکل ہی ہے لیکن حیدرآباد کیلئے یہ مناسب موقع نہ تھا

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے اس چاول کا اسٹاک زیادہ ہے گیہوں کا بھی زیادہ ہے کنزمشن کے لحاظ سے برا حال ہے کہ جوار اور باجرہ کی ریوم ہوئی ہے اور اسکا ویڈ کیس بھی زیادہ ہے کم از کم رہوڑہ میں روڈ کیس زیادہ ہے لیکن صرف ساتھ ہزار ٹن حکومت کے پاس ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے فراخ دلی کے ساتھ جوار باہر بھیجدی اب قیمت بڑھ گئی ہے اور شاید مارکٹ میں اس کے کم ہونے کا امکان نہیں ہے ربیع کی جوار کم آنے کی وجہ سے بھی مارکٹ پر اس وقت ہی رہیگی ہمیں ہی گھر میں جب کھانے کو نہیں ہے تو پھر باہر کے ریاستوں میں بھیجتے وقت اسکا خیال کیا جاتا کہ جوار کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے غریبوں کو تو جوہر دیجئے تو بھی یہ دیکھتے ہیں کہ آئندہ فصل کیسی آئیگی اسکے لحاظ سے تو بازار میں لاتے ہیں غریب کسانوں کا یہ حال ہے کہ (جب اردو میں کیا کہتے ہیں) کھلہ ہوتا ہے تو اسکو اسکے ساہوکار اور دھوبی وغیرہ خریدنے کا بھی مسئلہ رہتا ہے اس لیے وہ جوار کا اسٹاک نہیں کرسکتا اس لیے ریٹس بڑھ جانے کی وجہ سے اس سکشن کی زندگی پر اثر ہوتا ہے کیونکہ ان کی زیادہ سے زیادہ آمدنی کھانے کیلئے خرچ ہوجاتی ہے اور انکو آئندہ فصلوں کی تیاری کیلئے جو خرچہ کرنا پڑتا ہے وہ نہیں جاسکتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آنے والی فصل پر اس کا اثر ہوتا ہے اس لیے غریب کاشتکاروں کے لیے اور بیکار مزدوروں کے لیے ہم نے چیپ گرین شاپس (Cheap grain shops) کا ڈیمانڈ (Demand) کیا تھا میرا خیال ہے کہ حکومت اس پر ضرور غور کریگی وہاں لوگوں کو کام نہیں ملتا اور کام نہ ملنے کی وجہ سے پیسہ بھی نہیں ہے پرانا بچا کر جو پیسہ کسی نے جمع کیے ہوں تو اناج کی اتنی اہمیت ہوتی ہے کہ وہ اس کے لیے خرچ ہوجاتا ہے اس لیے میں حکومت سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اوس کے پاس کافی اسٹاک غلہ کا ہے تو وہ فراخ دلی سے فیر پرائس شاپس کے ساتھ ساتھ چیپ گرین شاپس بھی قائم کرے یہ ایک اچھا محسوس ہے کہ آئندہ سے جوار باہر نہیں بھیجی جائیگی ورنہ مجھے ڈر ہے کہ حیدرآباد جو ایک اوور پراڈکشن (Over production) کا اسٹیٹ ہے اوسکو اور جگہ سے بھیک مانگنے کی نوبت آئیگی اس لیے مجھے امید ہے کہ حکومت اس پر کافی غور کریگی

شری سید احمد حسین (جنگاؤں) مسٹر اسپیکر سر غذائی مسئلہ کے بارے میں بحث کرنے کا اس آنریبل ایوان کو موقع دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ضرورت اس بات کی تھی کہ اس مسئلہ کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے اور اس کے ہر پہلو کو

واضح طور پر حکومت کے سامنے پیش کرنے کے لیے کافی وقت دیا جاتا جو وقت دیا گیا ہے وہ کافی نہیں ہوسکتا لیکن بہرحال اسی وقت کو غنیمت جانکر میں چند ضروری امور کی طرف اشارہ کرونگا

آنریبل سپلائی منسٹر نے ابھی اپنا جو پالیسی اسٹیٹمنٹ یہاں دیا اوس میں حسب دستور اور جیسا کہ عام طور پر ہمارے حکمرانوں کا طریقہ ہوگیا ہے یہ بتایا کہ غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے ان الفاظ کو ہم مسلسل کئی سال سے سنتے آرہے ہیں لیکن پچھلے کئی سال سے جب سے کہ کانگریسی حکومت مرکز میں اور ریاست میں برسر اقتدار آئی ہے تجربہ اور عمل یہ بتا رہا کہ صورت حال دن بہ دن بدتر ہوتی جارہی ہے گزشتہ سال حکومت کی غذائی پالیسی میں ایک بنیادی تبدیلی ہوئی اور ایک نئے موڑ پہ مرکزی سرکار اور ریاست کی سرکاروں نے راشن اور کنٹرول کے نظام کو ختم کرنے کی طرف قدم اٹھانا شروع کیا عام طور پر کنٹرول اور راشن کے نظام میں جو خرابیاں محسوس کیجاتی ہیں اون کی سب سے بڑی وجہ نظم و نسق کی مشنری کی خرابی ہے یہی وجہ تھی کہ عوام اس پالیسی سے مطمئن نہیں تھے چنانچہ جب حکومت نے کنٹرول کو ختم کرنے اور راشن کو برخواست کرنے کی طرف قدم اٹھایا تو لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ یہ ایک اچھا قدم ہے یہ تو عام احساسات تھی لیکن حکومت کی احساسات اس بارے میں یہ تھی اور خود حکومت کے ارباب اقتدار اور ذمہ دار لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح اس ذمہ داری سے دست برداری حاصل کرلیجائے حالانکہ ہر مہذب اور جمہوری حکومت کا یہ فرض اولین ہوتا ہے کہ اپنے ملک کی جنتا کی بنیادی ضروریات اور سب سے بڑی ضرورت یعنی غذا کا انتظام کرے لیکن ہماری حکومت نے یہ محسوس کرلیا کہ پچھلے چار پانچ سالوں میں جس طرح کے عوام چاہتے تھے وہ اس کا انتظام کرنے کے قابل نہیں رہی اس لیے اس نے اس ذمہ داری سے دست بردار ہونے کی خاطر راشن کو ختم کرنے کی طرف قدم اٹھایا اور یہ قدم پچھلے دو سال کے تجربوں سے ثابت ہوا کہ ایک مہلک قدم ہے اگر راشن ختم کرکے کنٹرول برخواست کرکے ایسے انتظامات کیے جاتے کہ چور بازاری کی روک تھام ہو بلاک مارکیٹر (Black marketcer) اور دوسرے مارکیٹ کے مڈل مین (Middlemen) پر گرفت ہو اور غذائی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ نہ ہونے پاتے تو ہوسکتا تھا کہ عوام اس نئی پالیسی سے مطمئن ہوتے لیکن پچھلے ڈیڑھ سال سے خاص طور پر حیدرآباد میں ہر گوشہ سے حکومت سے یہ مطالبہ کیا جاتا رہا کہ اس پالیسی کے نتائج خطرناک ہونگے آنریبل سپلائی منسٹر بیان کرتے ہیں کہ غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے لیکن اگر پردے کے پیچھے نظر ڈالی جائے تو ہر شخص یہ جان لیگا محسوس کرلیگا اور سمجھ لیگا کہ اس پالیسی کی وجہ سے نہ صرف اناج کے داموں میں اضافہ کردیا گیا بلکہ غذائی معیشت ایسے بحران سے دوچار ہورہی ہے جسکا انجام اور زیادہ خطرناک ہوگا اس لیے ضرورت ہے کہ اس وقت اس پالیسی میں بنیادی

تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ میں مثال کے طور پر یہ عرض آنریبل ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ راشن کا نظام برخواست کرنے اور مختلف اجناس پر سے کنٹرول اٹھا لینے کے بعد گورنمنٹ نے یہ اعلان کیا تھا کہ لیسنس شاپس (Licensed shops) سے اناج ملسکتا اور اوسکی قیمتیں راشن کی قیمتوں سے بہت کم ہونگی لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا حکومت نے اپنے حساب سے سمجھ لیا اور جتنی مقدار میں اناج کی ضرورت تھی وہ بھی مقدار سپلائی کرنے سے دست برداری اختیار کرنی شروع کی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لیسنس شاپس کی دوکانوں میں بھی قیمتوں میں اضافہ ہونا شروع ہوا اور ان دوکانوں پر غلہ نایاب ہونے لگا۔ میں اس ہاؤس کے سامنے چند دن پہلے کی ایک بات رکھنا چاہتا ہوں حیدرآباد کے ڈپٹی میئر کی ایک راشن کی دوکان معظم جاہی مارکٹ میں موجود ہے جب میں اون کے پاس گیا اور صورت حال کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ جتنے اناج کی ضرورت ہوتی ہے اون کا چوتھائی حصہ بھی باوجود کوشش کے حاصل نہیں ہوتا اسکے علاوہ راشن کی دوکانوں پر جو اناج سپلائی کیا جاتا ہے وہ کافی ناقص ہوتا ہے ممکن ہے کہ فلاں منسٹر صاحب کی نظر میں یہ جنس ایک میڈیکل ڈاکٹر (Medical Doctor) ہونے کے وٹامنس (Vitamins) نظر آتے ہوں اور وہ کیڑے مکوڑوں کنکر پتھر کو وٹامن تصور کرتے ہوں یہ اونکی ہی ڈسکوری ہوسکتی ہے جس قسم کے نمونے نظر آتے ہیں اور جس قسم کا راشن سپلائی کیا جاتا ہے اگر وقت ہوتا اور اگر پہلے سے ہی علم ہوتا تو میں وہ سیمپل پیش کرتا جو راشن کی دوکانوں پر نمونے کے طور پر گورنمنٹ کی طرف سے دکھائی ہیں اس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عجیب قسم کی ادویات کا ایک مرکب ہے۔ اس کے علاوہ راشن کی دوکان پر جتنی مقدار اناج کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی سپلائی نہیں کیا اور اوپن مارکٹ کو فاوی جوار عطا کردیا اس جوار کی وجہ سے اوپن مارکٹ (Open market) رفتہ رفتہ بھیانک ہوتا گیا اور ایک سال کے اندر حیدرآباد اور سکندرآباد میں قیمتیں کافی بڑھ گئیں جوار چاول گیہوں اور دوسرے اجناس کی قیمتوں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان کی قیمتوں میں ۲۸ فیصد سے لیکر (۵) فیصد تک بڑھی ہیں اور بعض اجناس کی قیمتوں میں دو سو سے لیکر تین سو فیصد تک اضافہ ہوا اب رورل سپلائی منسٹر نے اس ایوان میں یہ فرمایا کہ اس سال فصلیں اچھی رہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جوار کی فصل خراب رہی پچھلے سال فصلیں خراب ہوئی تھیں اس لیے اناج کی صورت حال بہتر نہیں تھی اس سال فصلیں اچھی ہوئیں اس لئے صورت حال بہتر ہوگی لیکن جوار کی قیمت میں فصل کی خرابی کی وجہ سے اضافہ ہوا میں سمجھتا ہوں کہ اون کے بیان میں اس قسم کے تضاد کی وجہ سے ہم کسی طرح سے اون کے بیان کو صحیح نہیں سمجھتے اون کو چاہیے کہ صورت حال کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیں اور یہ دیکھیں کہ اس وقت ملک کے اندر جو غذائی صورت حال پیدا ہورہی ہے اور جو سنکٹ (सकट) پیدا ہورہا ہے اور معاشی بحران دن بہ دن تیزی سے ترقی کرتا جارہا ہے اوسکو دور کرنے کا

کم کرنے کے لیے کونسا راستہ اختیار کیا جاسکتا ہے ۔ وقت چونکہ کم ہے اس لیے میں زیادہ تفصیل میں گئے بغیر چند ضروری تجویزیں بتاؤں گا ۔ آگے کہونگا کہ ان کو کس طرح سے روبہ عمل لایا جاسکتا ہے ۔ اور اس سلسلہ میں میں حکومت سے اور آنریبل سپلائی منسٹر سے درخواست کرونگا کہ آج حیدرآباد کے اندر مختلف اداروں کی ملی جلی تنظیمیں قائم ہیں جو اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور و فکر کر رہی ہیں ۔ انہوں نے اعداد و شمار جمع کیے ہیں اور حکومت کے آگے نمائندگی بھی کی ہے ان سے مشورہ کر کے ضروری قدم (اگر وہ اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتی ہے تو) اٹھا سکتی ہے اور ان کے تعاون سے فائدہ حاصل کرسکتی ہے ۔ ان تنظیموں کے ساتھ بحث مباحثہ کر کے ایک راہ نکال لی جاسکتی ہے اور صورت حال کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے ۔

اس سلسلہ میں مختصر میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے ٹھیک سال پہلے جب مرکزی حکومت کے وزیر اعظم یہاں آئے تھے اور جس وقت حکومت ہند کی جانب سے دیئے جانے والی سبسڈی (Subsidy) بند کردی گئی تھی جس کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہوا اس وقت حکومت ہند نے اعلان کیا تھا کہ جوار اور چاول کی قیمت میں اضافہ ہونے والا ہے ۔ اس وقت یہاں کے عوام نے جن میں کسی خاص سیاسی جماعت یا سیاسی مکتب خیال کے ہی لوگ نہیں تھے بلکہ مختلف گروپ کے نمائندوں نے عوامی غذائی کمیٹی کے نام سے ایک کمیٹی بنائی تھی مرکزی حکومت کے وزیر اعظم آنریبل چیف منسٹر اور متعلقہ منسٹر سے اس سلسلہ میں بات چیت کی ۔ پورے شہر میں ایک ایسی کھلبلی مچ گئی جس کی وجہ سے حکومت کو اس وقت جھک جانا پڑا چنانچہ اس دباؤ سے وزیر اعظم کو حکومت ہند مطالبات کو مان لینا پڑا تھا اور قطعی الفاظ میں یقین دلایا تھا کہ قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوگا ۔ میں پریس کی اس رپورٹ کو رکھ سکتا ہوں جس میں یہ خبر شائع ہوئی ۔ خود آنریبل سپلائی منسٹر اور دوسرے آنریبل ممبرس جانتے ہیں ۔ مرکزی وزیر اعظم نے یہ یقین دلایا تھا کہ اس سے زیادہ قیمتیں نہیں بڑھیں گی لیکن وہ یقین چند مہینوں کے بعد باقی نہیں رہا ۔ غالباً حکومت نے اور کانگریسی ارباب اقتدار نے یہ سمجھا تھا کہ عوام کا حافظہ کمزور ہوتا ہے اس لیے دو چار مہینوں کے بعد ہی قیمتوں میں اضافہ کردیا گیا ۔ لیکن آج کل عوام کا حافظہ یہ کمزور نہیں ہے جیسا کہ حکومت نے سمجھا ۔ میں دو چار مثالوں کے ذریعہ یہ بتانے کی کوشش کرونگا کہ قیمتوں میں کس تیزی سے اضافہ ہوا ہے ۔ جوار کی قیمت جو پہلے تھی اور جو آج قیمت ہے ان پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ تقریباً (۵۰) فیصدی اضافہ ہو گیا ہے ۔ جو اعداد و شمار سپلائی منسٹر صاحب دیتے ہیں ان کے متعلق اگر میں کچھ کہوں تو بیجا نہ ہوگا کہ وہ سرکاری گزٹ میں بھلے معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقت پسندانہ نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ان میں بہت سی خامیاں معلوم ہوگی ۔ ایک اور چیز جس کو آنریبل منسٹر صاحب نے ایوان کے سامنے واضح نہیں کیا ہے اس کی جانب اشارہ کرنا چاہتا ہوں ۔ پچھلے سال یہ قیمتیں سکہ حالی

میں نہیں اب جو قیمتیں انہوں نے بتائی ہیں وہ سکہ کالدار میں ہیں عثمانیہ سکہ کی طرف
انہوں نے اشارہ نہیں کیا اس کی وجہ سے بھی تھوڑا بہت فرق پیدا ہو گیا ہے۔ سول سپلائی
منسٹر کو یاد ہوگا کہ پچھلے سال جب عوامی نمائندوں نے مرکزی وزیر اغذیہ سے ملاقات
کی تھی تو انہوں نے یہ یقین دلایا تھا کہ اس وقت جو قیمتیں مقرر ہیں ان میں اضافہ نہیں
ہوگا اوس وقت ان کی روشنی میں یہ خبر شائع ہوئی تھی لیکن آج خبر کا یہ حال ہے کہ
(۴ کالدار سے لیکر ۶) کالدار میں یہ خبر ملی ہے اس کے اسباب کیا ہیں ۔
قیمتوں میں جو اضافہ ہوا ہے اوسکے ڈیفنس (Defence) کے واسطے حکومت
مختلف کام کر رہی ہے ابھی ابھی سول سپلائی منسٹر نے یہ کہا کہ ہم چونکہ مرکزی حکومت
کی پالیسی کے تابع ہیں اس لیے یہاں جوار کی قیمتوں میں جو اضافہ ہورہا ہے اوسکی ہم
روک تھام نہیں کرسکتے انہوں نے یہ بات صاف صاف الفاظ میں تو نہیں کہی لیکن ان
کے بیان کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے اور مرکزی
حکومت کی غذائی پالیسی سے انحراف نہیں کیا جاسکتا میں وثوق سے ضرور مطالبہ کرونگا
کہ مرکز کی اس قسم کی غلامی نہ تو پسندیدہ نظروں سے دیکھی جاسکتی ہے اور نہ اس
قسم کی غلامی کو برداشت کیا جاسکتا ہے جسکی وجہ سے یہاں کے لاکھوں عوام سخت
غذائی بحران سے دوچار ہوجائیں میں کہونگا کہ اس قسم کا نظریہ ایک ناقابل معافی جرم
کی حیثیت رکھتا ہے جسکو یہاں کے عوام کبھی معاف نہ کرسکیں گے ہم ایسا ایک مجرمانہ
پالیسی سمجھنے پر مجبور ہیں عوام کے جائز مطالبات کے بارے میں عوام کی ضروریات
کے پیش نظر اسٹیٹ گورنمنٹ مرکزی حکومت پر دباو ڈال سکتی ہے اور یہ کہہ سکتی
ہے کہ اوسکی پالیسی سے یہاں کی غذائی صورت حال بگڑتی نظر آرہی ہے لہذا اس پالیسی
میں تغیر بعد ضرورت ضروری ہے یہاں گیہوں اور چاول کے بارے میں اعداد و شمار بتائے
گیے اور دوسری اشیا مایحتاج کی قیمتوں کا ذکر کیا گیا لیکن سپلائی منسٹر صاحب نے یہ
بتانے کی زحمت گوارا نہ فرمائی کہ آج کے نرخوں اور پچھلے سال کے نرخوں کے فرق کا
تناسب کیا ہے اور نہ انہوں نے یہ وضاحت فرمائی کہ اگر نرخوں کا تناسب بڑھ رہا ہے اور
کیا بڑھ رہا ہے تو اوسکی روک تھام کیلیے کیا طریقے اختیار کیے گیے اور اب کیا انسدادی
تدابیر اختیار کیجانے والی ہیں کچھ موہوم سا اشارہ تو انہوں نے کیا جو شاید انکے
ذہن رسا کی حد تک وہ جامع صورت رکھتا ہو لیکن ہاں ان اشارات کو سمجھنے سے میں
سمجھتا ہوں کہ قاصر رہا ہمارا مطالبہ آنریبل سپلائی منسٹر سے اور حکومت سے یہ ہے کہ
وہ دیہاتوں اضلاع اور شہر کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کی جانب توجہ کریں اور احتیاط کے
ساتھ قدم اٹھائے اور جہاں جہاں ضرورت ہو فوراً راشن شاپس (Ration shops)
قائم کیے جائیں اور کارڈ ہولڈرس (Card holders) کو عمدہ قسم کے اناج
کی سپلائی کا انتظام کیا جائے اوپن مارکٹس (Open market) میں غذائی
اجناس وغیرہ کے جو دام بڑھ رہے ہیں اوسکی روک تھام کیجائے اور قیمتوں کا تعین کیا
جائے ۔ غذائی بحران کی وجہ سے بڑھتی ہوئی بیروزگاری کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ

حسب ضرورت سامان کے قیام کا انتظام کیا جائے۔ اگر یہ محسوس ہو کہ راشن کی موجودہ
دکانیں دیہی حصوں میں ہیں تو ایسی مزید دکانیں کھولی جائیں اور جہاں دکانیں کم ہیں
وہاں ان میں اضافہ کیا جائے اور مقررہ قیمتوں سے کم قیمت پر سربراہی کا انتظام کیا جائے
جس سے مستحق افراد فائدہ اٹھاسکیں۔ دوسری اہم چیز یہ ہے کہ تمام متعلقہ اداروں سے
مشورہ کیا جاکر تفصیلات معلوم کرنے کے بعد جلد سے جلد ایسا اقدام کیا جانا چاہیے کہ
جب سے سبسڈی (Subsidy) بند ہوئی ہے (یعنی جون کے مہینے سے) اوس
وقت قیمتوں کی جو سطح تھی وہی سطح پر اناج کے دام قائم ہوسکیں۔ اس مرتبہ فصلیں
اچھی ہوئی ہیں اور اناج کی پیداوار کافی ہے اور حکومت کی انتظامی مشنری ٹھیک ہو تو اناج
کی قیمتیں اوس سطح پر قائم رہ سکتی ہیں جو پچھلے سال جون کے مہینے میں تھی۔ لیکن
اگر صرف نئی ہی اصلاحوں پر توجہ کیا گیا اور مختلف اداروں سے جو ان امور کا تجربہ
رکھتے ہیں مشورہ کی ضرورت محسوس نہیں کی تو ایسا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ عوام
نہایت نازک صورت حال سے دوچار ہو جائیں گے اور انہیں سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا
اسلئے میری ناچیز رائے یہ ہے کہ وہ مختلف اداروں سے نہ صرف اداروں سے بلکہ
اصلاح دیہات ورکرز کے جماعت کے لوگوں سے مشورہ کرکے ایک مشاورتی کمیٹی بناکر
جسمیں ان لوگوں کو نمائندگی دی جائے جو ان امور کا تجربہ رکھتے ہیں امداد
کریں جس سے یہ نہایت نازک اور بھیانک صورت کا مقابلہ کیا جاسکے۔ صرف اسی طرح
اس مسئلہ کو حل کیا جاسکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مسلسل طور پر بڑھتی ہوئی قیمتوں کو کس
طرح روکا جاسکتا ہے۔ یہ وقت کا ایک اہم ترین مسئلہ ہے اور اناج پر کسطرح کنٹرول باقی
رکھا جاسکتا ہے ایک ضروری سوال کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ سوال ایسا نہیں ہے کہ اسکے
حل کیلئے فصل کے انتخاب کا انتظار کیا جائے بلکہ اسکے حل کیلئے پہلی ساعت ہی کوشش
کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ کوئی عارضی صورت نہیں ہے بلکہ اسکی اصل بنیاد ہماری زراعتی
پالیسی ہے۔ میں کسی خاص بات کی طرف اشارہ کرنا نہیں چاہتا لیکن ایسا کہوں گا کہ
جب تک ہماری زرعی پالیسی کی بنیادیں پختہ نہ ہونگی ہماری غذائی پالیسی اسی طرح
کمزور بنی رہیگی اور منتشر حالت میں رہیگی اور اوس کی وجہ سے ہمیں کئی بھیانک
صورت اور نہایت نازک حالات پیدا کرتی رہیگی۔

اگر ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ کنٹرول انٹراسٹیٹ (Interstate) ہونا
چاہیے اور بعد میں سنٹرل گورنمنٹ سے کچھ اور احکام آجاتے ہیں تو ہم اپنے سابقہ احکام
کو منسوخ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان تبدیلیوں کی وجہ سے اس الٹ پھیر کی وجہ
سے چند لوگوں کو بلیک مارکیٹنگ (Black marketing) کرنے کا موقع
ملتا ہے لیکن اس سے عوام کی مشکلات بڑھ جاتی ہیں اور غذائی مسائل مزید پریشان کن
ہوجاتے ہیں جو عوام کو مضطرب بنا دیتے ہیں لیکن ایک وہ زیادہ سے زیادہ منافع سے
سروکار رکھتا ہے۔ حکومت کے ارباب اقتدار کو چاہیے وہ ان مسائل کو حل کرنے کے بنیادی

وسائل تلاش کریں ہمارے دو ان ضروری چیزوں کی جانب توجہ کرنا نہایت ضروری ہے تو یہ کہ رشن شاپس پر جو ناج سربراہ کیا جاتا ہے وہ اس مقدار میں سپلائی کیا جانا چاہیے جس کہ ضرورت ہے اگر ایسا ہو تو بلاک مارکٹ پر کنٹرول قائم رکھ سکتا ہے دوسری چیز یہ کہ وہاں ناج کی قیمت بازاری قیمت سے کم ہو ورنہ مجبوراً ہر شخص بلاک مارکٹ سے خریدنا ہی بہتر سمجھتا قیمتوں کی کمی کے بارے میں بھی دوسرے اداروں سے مشورہ کرکے طے کیے جائیں بہرحال یہ وہ بھیانک مسائل ہیں جن میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے جس سے کسی طرح ختم ہوتی نہیں دکھائی دیتی امید افزا اعداد و شمار کے ذریعہ ان حالات پر لاکھ پردہ ڈالنے کی کوشش کیجائے وہ سطح عام پر آ ہی جاتے ہیں کیونکہ یہ وہ مسئلہ ہے جس سے عوام کا تعلق ہے سپلائی منسٹر صاحب جو بازار میں جائیں اور عوام سے قریب ہوں منسٹر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک عام آدمی کی حیثیت سے جائیں عوام کو یہ پتہ نہ چلے کہ منسٹر صاحب آرہے ہیں اور حالات دریافت کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ حکومت کے بارے میں عوام کس طرح سوچتے ہیں انکے کیا احساسات اور کیا جذبات ہیں مجھے یقین ہے کہ وہ اس ذہنیت کو عوام میں پا سکیں گے کہ اس حکومت نے نہ صرف دوسرے مسائل کو حل کرنے کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھایا بلکہ غذائی مسئلہ جو ایک اہم مسئلہ ہے اسکو حل کرنے میں بھی سخت ناکام رہی ہے یہی نہیں کہ ناکام رہی ہے بلکہ اوس نے عوام کے منہ سے نوالے چھینے ہیں لوگوں کی قوت خرید گر گئی ہے اور بری طرح گر گئی ہے ۸ فیصد گھرانے ایسے ہیں جو دو وقت کھانا نہیں کھا سکتے بے روزگاروں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ رہی ہے ظاہر ہے کہ مجھے اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں کہ جنکو روزگار کے ذرائع میسر نہ ہوں وہ کس طرح اپنی زندگی گزارتے ہونگے اس بارے میں ہر شخص خود محسوس کرسکتا ہے دوسرا شخص جو روزگار سے لگا ہوا ہے اسکی حالت یہ ہے کہ پہلے کسی نہ کسی طرح دو وقت کی روٹی اسکو میسر آجاتی تھی لیکن گرانی اس درجے پر پہنچ چکی ہے کہ اسکو ایک وقت کی روٹی بھی ملنا مشکل ہے میں اس بارے میں آنریبل سپلائی منسٹر صاحب کو سیریس چیلنج (Seious challenge) کرتا ہوں اور جو حالات میں نے بیان کیے ہیں انکو ثابت کرنے کیلئے تیار ہوں وہ چلیں اور دیکھیں کہ لوگوں کی دشواریاں کیا ہیں وہ غور کریں اور حقیقت پسندی کے نقطہ نظر سے کوئی قدم اٹھائیں کہ اس صورت حال سے عہدہ برآ ہوسکیں جو بھیانک صورت اور تشویشناک حالات ہمارے مشاہدہ میں آرہے ہیں اون سے گریز کرتے ہوئے کب تک سپلائی منسٹر صاحب یہ کہتے رہینگے کہ غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے اجناس درآمد کرنے کی ضرورت نہیں ہے قیمتیں گری جارہی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان باتوں کی وجہ سے صورت حال اور زیادہ بھیانک ہوگئی ہے لوگ تشویش کا اظہار کرنے لگے ہیں جب زیادہ بے چینی پیدا ہوجاتی ہے اخبارات میں کچھ آرٹیکلس (Articles) آتے ہیں اور لوگ عوام کے حالات کی نمائندگی کرتے ہیں تو سپلائی منسٹر صاحب اپنا ایک اسٹیٹمنٹ (Statement) دیدیتے ہیں

کہ سب کچھ ٹھیک ہے غذائی حالت اطمینان بخش ہے کیونکہ اسٹاک موجود ہے قیمتیں گررہی ہیں وغیرہ وغیرہ لیکن دوسرے پہلوؤں کو وہ یکسر نظر انداز کر جاتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ وہ عمداً ایسا کرتے ہیں یا کوئی خاص مقصد ہے جوار کی قیمت میں ۲۰ سے ۳۰ فیصد تک اضافہ ہو گیا ہے قیمت جس سطح پر قائم ہے وہ ناقابل برداشت ہے اس میں کمی ہونی چاہیے نہ صرف یہ کہ ۲۰ – ۳۰ فیصد کمی ہو بلکہ پچھلے سال ماہ جون میں قیمت کی جو سطح تھی اوس پر لانا چاہیے میں سپلائی منسٹر صاحب سے خواہش کرونگا کہ وہ ... سے ہوتا اور ... جانب سے انہیں جو جائز مشورے ملے ہیں ان پر عمل کر کے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں

سری بی ڈی دیشمکھ (بھوکردن عام) مسٹر اسپیکر سر غذائی مسئلہ کے بارے میں ... ہاؤس میں دونوں جانب کے آنریبل ممبرس نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کے تعلق سے دو تین ماہ سے غذائی قیمتوں کے اضافہ کی وجہ سے لوگوں میں ہیجان برپا ہو گیا ہے ہم یہ سمجھتے تھے کہ حکومت بھی اس مسئلہ کی اہمیت کو محسوس کرتی ہوگی اور ضرور کوئی نہ کوئی ایسا اقدام کرے گی جس سے گرانی کی روک تھام ہوسکے گی میں ہاؤس پر یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ گذشتہ ماہ ڈسمبر میں سپلائی منسٹر صاحب نے جو اسٹیٹمنٹ اخبارات میں دیا وس سے حکومت کی پالیسی اور موجودہ حالات میں عجیب قسم کا تضاد پایا جاتا ہے یہ صرف ہمارا ہی خیال نہیں بلکہ حیدرآباد کے اخبارات کے مطالعہ سے بھی یہ خبر ظاہر ہوتی ہے انہوں نے اپنے اسٹیٹمنٹ میں حکومت کی پالیسی اور غذائی حالات کے بارے میں یہ اعلان کیا کہ فی الحال غذائی حالات بہتر ہے غذائی اجناس کے ذخائر کافی ہیں غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے اور قیمتیں گررہی ہیں اس اعلان سے نہ صرف عوام میں بلکہ اس ہاؤس کے آنریبل ممبرس میں بھی عجیب ہیجان پیدا ہو بعض لوگوں نے حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرائی اور ڈسمبر کے آخری ہفتہ میں کئی بیانات شائع ہوئے انکے منجملہ میں نے بھی وزیر اغذیہ کے اس اسٹیٹمنٹ کو دیکھنے کے بعد ایک بیان کے ذریعہ یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ مرہٹواڑی کی غذائی حالت کیا ہے میں نے مناسب سمجھا کہ حکومت کو مرہٹواڑی کے حالات سے آگاہ کروں مجھے اس کا افسوس ہے کہ ہمارے اور حکومت کے اندازے اور اعداد وشمار میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے اور مزید افسوس اس کا ہے کہ آج کل کی جمہوری حکومت کا طریقہ یہ ہے کہ جو اعداد وشمار ڈپارٹمنٹ کی طرف سے آتے ہیں اوس کے نظر کرتے اندازے قائم کیے جاتے ہیں جو اکثر اوقات غلط ثابت ہوتے ہیں اور اسکا ثبوت ہمیں ... سپلائی منسٹر صاحب کے بیان سے بھی مل رہا ہے اب ... تخمینہ جات ملاحظہ فرمائیں تو آپکو معلوم ہوگا کہ مرہٹواڑی میں ۲ ... سے ۴ ... ایک جوار کی فصل درج کرائی گئی ہے یہی صورت چاول کے بارے میں ہے

آنریبل منسٹر نے یہ فرمایا کہ مرہٹواڑ میں فصلیں کافی تیار ہوتی ہیں یہ حقیقت ہے ان کا یہ بیان میں خیر مقدم کے قابل سمجھتا ہوں اور انہوں نے حقیقت پسندی سے کام لیے

ہوئے اپنے صحیح حالات کا اظہار فرمایا ۔ لیکن حکومت کا ریکارڈ یہ نہیں بتلاتا ۔ آپ
و ری یہ نہیں بتلاتی ۔ ۳ ڈسمبر کے گورنمنٹ گزٹ میں صفحہ ۲۲۷ پر نرخ نامہ میں یہ
بتلایا گیا ہے کہ کم از کم چاول جوار گیہوں ویک (Week) کے ریٹس (Rates)
کے لحاظ سے جدول کے ذیل ہیں ۔ پچھلے سال اور اس سال کا جو مقابلہ کیا گیا ہے اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ گذشتہ ڈسمبر کو جو نرخ تھا وہی اس سال رہا ۔ اس کے بعد اگر آنریبل ممبر
ہاؤس میں اس قسم کا بیان دیں تو میں سمجھتا ہوں حکومت کے ادارہ اور بیان میں تضاد
پایا جاتا ہے لیکن عملی میدان میں خود آنریبل منسٹر اگر ملاحظہ فرمائیں تو کوئی بڑی
مشکل بات نہیں ہے وہ بغیر جائے کسی مارکٹ میں چلے جائیں تو ان پر واضح ہوگا کہ مارکٹ
کے نرخ کیا ہیں اور حکومت کے کاغذی نرخوں سے کس قدر مختلف ہیں ۔ اورنگ آباد میں
باوجود اس کے کہ فصل خریف مارکٹ میں آچکی ہے گذشتہ ماہ نومبر میں جوار کا نرخ ۳
روپئے تھا اور اب وہاں سے ایسی مختلف قسم کی اطلاعیں مل رہی ہیں کہ ... ی
جی ۴ ۵ روپئے ہوگیا ہے اس کے ساتھ مرہٹواڑہ کے وہ اضلاع جو جوار سرپلس
پیدا کرنے والے ہیں جیسے پربھنی عثمان آباد بیڑ ناندیڑ ہیں وہاں بھی جوار کا بھاؤ
... جی ۵ سے ۵۵ تک پہنچ چکا ہے ۔ آنریبل منسٹر نے خود یہ کہا کہ تلنگانہ میں بھی
چاول کم ہوا ہے اور مرہٹواڑہ میں اس کا نرخ دوسو ڈھائی سو فیصد تک بڑھ گیا ہے
انہوں نے حکومت کی ڈی کنٹرول (Decontrol) پالیسی کو حکومت کے
سامنے رکھا ۔ ڈی کنٹرول اسی صورت میں کیا جاتا ہے جبکہ آنے والی فصلیں اطمینان
بخش ہوں ۔ حکومت کے اس کسی خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی اسٹاک موجود ہو
اور تمام حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تدریجی طور پر ڈی کنٹرول کیا جانا عوام کیلئے
فائدہ مند ہوسکتا ہے ۔ لیکن ایک طرف تو تمام انڈیا میں انٹر اسٹیٹ موومنٹ سے پابندیاں
برخاست کردی گئیں لیکن ایک ڈویژن میں حالات ٹھیک ہیں تو دوسرے ڈویژن میں
خطرناک ہیں ۔ ایسی صورت میں درمیانی منافع خور طبقہ منافع کمانے کی خاطر جہاں جہاں
ممکن ہے غلہ منتقل کرنے کی کوشش شروع کردیگا اور یہ چیز خطرناک ثابت ہوسکتی
ہے اورنگ آباد میں باوجود اس کے کہ فصل خریف آچکی ہے اسٹیٹ جالنہ میں اور سولا پور
میں جوار کی فصل خراب ہونے کی وجہ سے جوار وہاں منتقل ہونا شروع ہوگئی ہے اس
پر حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں ہے اور حکومت اس کو کنٹرول کرنے میں اپنے آپ کو
بے قابو اور بے بس سمجھتی ہے ۔ منافع خور طبقہ جس نے کافی لوٹ کھسوٹ کیا ہے جس پر
گذشتہ پانچ سال میں قیود و بندشیں عائد تھیں اب آزادی کے ساتھ موومنٹ (Movement)
کررہا ہے اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی تاجر ذرا بھی بزنس (Business)
کی صلاحیت رکھتا ہو تو ہورڈنگ (Hoarding) شروع کردیگا اور جہاں
اس کو زیادہ فائدہ ملیگا مال منتقل کرنا شروع کردیگا ۔ انٹر اسٹیٹ موومنٹ پر جب تک
حکومت کا کنٹرول نہ ہو جب تک حکومت اپنے پاس کافی اسٹاک جمع کرکے دوکانوں کے
ذریعہ عوام کی ضروریات کو پورا کرے ان لوگوں کے حوصلے اور بڑھتے جاسکے اور

صورت حال کی خطرناک ہوتی چلی جا رہی ہے ۔ انریبل منسٹر انچارج نے ہاوس کے سامنے یہ بتایا کہ شکر کی قیمت کم ہو گئی ہے لیکن عام طور پر دوکانوں میں شکر کا نرخ ایک ۔۔۔ ہے ۔ چاول کے بارے میں بھی انہوں نے نرخ بتلائے ۔ لیکن دیکھئے کہ یہی (Free Trade) میں کیا ہو رہا ہے اس کو نظر انداز نہ کیا جانا چاہئے ۔ لیکن حیدرآباد میں ۔۔۔ کا بھاو ایک روپیہ سے ۔۔۔ روپیہ تک ہے ۔ تیل اور مرچ عام ضروریات میں کافی اہمیت رکھتی ہیں ۔ ان کا نرخ بھی دن بدن بڑھتا جا رہا ہے ۔ ۔۔۔ گرانی کی ذمہ دار ہے یہ کہنا صحیح نہیں ۔۔۔ حکومت کو ۔۔۔ ہماری غذا کی اہم ضرورت میں ۔۔۔ مرچ کا نرخ ساڑھے دس روپیہ فی سیر تک بڑھ گیا تھا ۔ ۔۔۔ نرخ کچھ کم ہوا ہے ۔ نرخ میں اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ یہ چیزیں ہمارے متصلہ اسٹیٹس میں چلی جاتی ہیں کیونکہ ۔۔۔ کی کوئی پابندی نہیں ہے ۔ تیل کا بھاو بھی دو یا دو روپیہ دار ہے حالانکہ مونگ پھلی ۔۔۔ اور تیل کا لینے کا یہی سیزن ہے اس کے باوجود نرخ زیادہ ہے ۔ غلہ ۔۔۔ نرخ کیا بڑھ ۔۔۔ والا ہے حکومت ۔۔۔ میں کمی ۔۔۔ پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ اس پر ۔۔۔ ضروری ۔۔۔ کرنا چاہئے اور اس کو روکنے کے لئے ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ سے دوچار ۔۔۔ لینے میں تیل منسٹر انچارج ۔۔۔ کہ وہ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کریں اور اس پر کنٹرول کرنے یا سواری ۔۔۔ کرنے کے بارے میں مناسب اقدام کریں ۔ ان کا بیان ہے کہ سات ہزار ۔۔۔ جوار جمع ہو چکی ہے ۔ اتنے مقدار سے میں نہیں سمجھتا کہ حکومت ابرا ۔۔۔ کی اجازت دیتے ہوئے آنے والے حالات کا مقابلہ کر سکتی ہے اور خصوصاً جبکہ ۔۔۔ گورنمنٹ (Procurement) بھی نہیں کر رہی ہے جوار کا ۔۔۔ خطرہ میں آجانے کا اندیشہ ہے ۔ انریبل منسٹر نے اپنے بیان میں یہ بتایا کہ دوسرے ۔۔۔ سکتی ہے ۔ ان مقامات سے کافی مقدار میں جوار ہاں لا کر راشن کے ذریعہ سے غلہ کی دوکانیں قائم کر کے موجب کا انتظام کیا جا سکتا ہے ۔ اور یہ ضروری ہے کہ اضلاع اور تعلقوں میں حسب سابق ایسی دوکانوں کو بحال و برقرار رکھ کر واجبی طور پر عوام کو فراہم کرنے کا انتظام کریں ۔ اگر ایسا نہ ۔۔۔ میں سمجھتا ہوں کہ غذائی صورت حال زیادہ ۔۔۔ ہو جانے والی ہے ۔ اس ریزولیوشن کو پاس کرتے ہوئے یہ سبھی ۔۔۔ اس ۔۔۔ کے ذریعہ ہمیں کم از کم ایسے حالات کے اظہار کا ۔۔۔ ملا ہے ۔۔۔ کی امداد ۔۔۔ ہاوس حکومت کے سامنے آ چکی ہیں ۔ انریبل منسٹر ۔۔۔ سنجیدگی سے ۔۔۔ کریں اور ضروری تدابیر اختیار کریں یہ مناسب ہے ۔

श्री हनमाजा धोंडीबा पाटील (आष्टी) —अध्यक्ष महोदय आज जो हाअुस के सामने अनाज के मसले पर बहस चल रही है अुस डिसकशन में बोलने का मुझे मौका मिला है यह मैं बहुत अच्छा समझता हूं। आज आनरेबल फूड मिनिस्टर ने अिसके बारे जो बाते हाअुस के सामने रखी है अिसके लिये मैं अुन्हें मुबारकबाद देता हूं।

आपकी यह अव्वामी हुकमत के सामन जसा सरहद पर कस्टम का काला साप था वसे ही अदर लेव्ही (Levy) का राक्षस भी था। हुकूमत न कस्टम को खतम कर के अिम काले साप का बिलकुल गाड दिया ह। असी तरह आज तक अनाज पर जो पाबदिया थी अन्हे हटाकर हुकूमत न अिस लेव्ही के राक्षस को भी खतम किया ह। जिस लिय हम देहातियो को बहुत अच्छा लगा। हम लोगो को लेव्हीक मौके पर कितनीतकलीफ होती थी यह तोआप शहर के लोग नही जान सकते ह आज सेंट्रल गव्हनमट की भी यही पालिसी ह कि अनाज के कट्रोल को हो सकेतो पूरी तरह से हटा दिया जाय। सेंट्रल गव्हनमट की अिस पालिसी के साथ ही हमारे यहा भी फूड मिनिस्टर साहब न यह कदम अुठाया ह यह बहुत अच्छा किया ह देहातो के लिय तो यह बहुत ही अच्छा हो गया ह।

दूसरी बात यह ह कि जो भी आप लोग अिजलास में चुनकर आय ह वह अपन अपन तालुकेके हालात के जानते ह कि वहा आज अनाज की क्या हालात ह। म भी अपन तालुके के हालात अच्छी तरह से जानता हू। बहुत आनरेबल मेंबस की तरफ से बहुतसारी बाते कही गयी। सच बात यह ह कि अिस साल की फसले खराब होन की वजह से मराठवाड म तकलीफ ह। मेरे आष्टी तालके म ७० मवाजियात में फसले खराब होगयी ह और सरकार की जो रेशन दूकाने थी वह भी बद कर दी गयी ह और जो दुकाने मौजूद ह अुसम माल भी बहुत कम ह। अनको माल भी जरूरत जितना नही मिला ह। लेकिन मेरा विश्वास ह कि आज वहा किसान और मजदूर को तकलीफ हो रही ह वह कम हो अिसके लिय सरकार जरूर सोचगी।

हमारे मिनिस्टर साहब न पहले जो पाबदीया अनाज अक स्थान से दूसरे स्थान पर लेजान के लिय थी वह कम कर दी ह कट्रोल हटा दिया गया ह। अिस पर जो आबजक्शन लिया जा रहा ह वह महज प्रापगडा (Propaganda) के लिय लिया जा रहा ह असा म समझता हू। अब यह पाबदिया थी तब यह कहा जाताथा कि किसानो से कि तुम अनाज पदा करते हो लेकिन सरकार सब अनाज तुमसे लव्ही के तौर पर वसूल कर लेती ह और तुमको खान के लिय भी अनाज नही मिलता ह। निजाम या अग्रजो के राज म भी असा नही होता था। अिस तरह प्रापगडा किया जाता था। और अब जब सब रिस्ट्रिक्शन हमन निकाल दिय ह तो असा प्रापगडा किया जाता ह यह ताजुब की बात ह।

म अक देहात का रहनवाला हू म आपके जसी लबी तकरीर नही कर सकता हू और आपके जितना पढा लिखा भी नही हू। फिर भी जो देहात के लोगो को आज लगता ह वह मैन आपके सामन रखा ह। कभी कभी हमारे आनरेबल लीडर आफ दी अपोजिशन मुझ धमकाते ह कि म आपके गाव म मार्चा लाअगा। आनरेबल मबर समझते ह कि म पागल हो जाअूगा और य लोगो के पास जाकर अुन्हे भडकास केग। मैं तो अुनसे कहता हू कि आप जरूर मार्चा लेकर आअिय। मतो कहता हू यह सब लोग लुच्चे ह। आज अक कहते ह कल अक कहेग। य लोग काग्रस की कीमत कम करन के लिय आयग। मै वहा के लोगो से कहूगा कि यह काग्रस की किमत कम करनवाले लोग आय ह। असे लोग यदि हमारे यहा आयग तो हमारी झोपडिया पावन होगी। लेकिन असे लुच्चे लफग लोगो को सुधारन

के लिय तो ब्राम्हण ही बुलाना पडगा या फिर गोमुत्र अिन पर छिडकना पडगा। अब म ज्यादा वक्त नहीं लेना चाहता हू किसी भी हालात का ये लोग अपनी पार्टी के प्रापोगडा के लिय अिस्तेमाल करना चाहते ह।

मै मिनिस्टर साहब को धन्यवाद देना चाहता हू कि अुन्होंने जो लेव्ही या अनाज के बार में जो पाबदिया थी अुन्हे अुठकर अक अच्छा कदम अुठाया ह।

दूसरी बात म यह कहना चाहता हू कि जब लेव्ही वसूल की जाती थी तब काश्तकारो को कितनी मुशिकलात का मुकाबला करना पडता था यह आप लोगो को मालूम नहा हो सकता ह। सरकार के गोडाअन तो काफी दूर दूर होते थ और पहाडो से फसल लाकर गोडाअुन म भरन के लिय बहुत तकलीफ होती थी। अिस लिय लोग समझते थ कि लेव्हिी देन बजाय कुछ कम दाम ही क्यो न मिले हम अपनी फसल गाव में ही बचेग यह सब मुश्किले आज दूर होगअी ह। फिर भी आप लोग अपन प्रचार के लिय कहते ह कि सरकार की यह पालीसी अच्छी नही ह।

गव्हनमट की जो रेशन दूकान ह अुनम भी गल्ला रखा जाना चाहिये ताकि मुश्किल के वक्त अुसका अुपयोग किया जा सके अितना कहते हुअ म मिनिस्टर साहब को धयवाद देता हू।

سری رگک راؤ دسمکھ (گنگا کھر) مسٹر اسپیکر سر میں جاور کا زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے جوار کی قیمت کیوں بڑھی ہے اسکے کیا وجوہات ہیں آنریبل منسٹر کے سامنے لانا چاہتا ہوں مرھٹواڑہ میں کسانوں کے لیے جوار اتنی ضروری ہے جیسا کہ تلنگانہ میں چاول ضروری ہے جو مرھٹواڑ زیادہ جوار پیدا کرتا تھا اسکی فصلیں آج ناقص ہوگئی ہیں اور روپیہ میں چار آنے پانچ آنے بھی نہیں ہیں فصلیں خراب ہونے کے بعد کچھ جوار مارکٹ میں آرہی تھی و وہاں کے عہدہ داروں نے ایسا قانون عائد کیا کہ جو جلر جوار لائی گئی اسپر لیوی لگائی گئی سرکار نے پہلے لیوی بند کردی تھی ۔ وہاں کے کلکٹر کی زیادتی سے اسطرح کا قانون نافذ کرنے کی وجہ سے جو جوار مونڈے میں آئی اور جو کمیشن ایجنٹ لائے ان پر یہ اعتراض کیا اور ۵ ، ۳ ، ۴ فیصد تک لیوی لازمی قرار دیگئی کمیشن ایجنٹس پر یہ اصرار کیا گیا کہ یہ دینا تم پر لازمی ہے جس سے لیوی لیا تھا ان پر اعتراض کیا اسطرح ۸ دن تک مونڈا بند رہا پربھنی ضلع کا میں خاص طور پر ذکر کرونگا جہاں ۸ دن مونڈا بند رہا جب میں نے آنریبل منسٹر کمشنر کو یہ خبر سنائی تو انہوں نے اسبارے میں فورا آڈرس (Orders) قانون کا ایسا انٹرپریٹیشن (Interpretation) نہ لینے کے لیے بھیجا لیکن جو بھی ایک دو اڑیسے آئے ہیں انہوں نے کہا کہ جوار کی قیمتیں کیوں بڑھی ہیں لائسنس ہولڈرس جو بڑے بڑے بیوپاری تھے گورنمنٹ نے انکے پاس سے ۵ فیصد جوار لی ہے سپلائی ڈپارٹمنٹ اور تحصیلداروں نے جس جگہ پر جوار کی قلت تھی بڑے بڑے مونڈے داروں کو جوار بھیجنے کے لیے پرمٹ دیا ہے یہی وجہ تھی کہ مارکٹ میں جوار مہنگی ہوگئی فصلیں خراب ہوگئی تھیں اس وجہ سے موجودہ سیاسی لوگ لاک

مارکٹ کرنے کے لیے جوار جمع کرلیے اور منسٹر نربھی میں تقریبا دن تک جوار کا
نام نشان نظر نہیں آیا کسانوں اور متوسط طبقہ کے لوگوں کو جوار نہ مل سکی تو نہیں
چاول کھانا پڑا چاول جو تلنگانہ کی غذا ہے حیدرآباد میں تین سیر ڈھائی سیر اچھا
چاول ملتا ہے ربائی کا جو چاول کہتے ہیں وہ ایک روپیہ کا ایک ہی سیر ملتا ہے
اسطرح وہاں کے جو غریب لوگ تھے اور کسان تھے انکو چاول اور جوار دونوں بلیک کر
کھانا پڑا میں نے وہاں کے کلکٹر کو ریپریزنٹ کیا مگر پھر بھی انکی سمجھ میں
کوئی چیز نہیں آئی لیکن ریونیو منسٹر کا جب حکم گیا تو وہاں کی سچویشن کی حالت
ختم ہوگئی جلد بیوپاریوں کو روپیہ ایڈوانس ملنا چاہیے میں کہونگا کہ فیر پرائس شاپس
(Fair price shops) کے ساتھ ساتھ پرائیوٹ لوگوں کو بھی موقع
دینا چاہیے ہمیں اسکا بھی تجربہ ہے کہ بھلے جوار دوکان کو ملی ہے تو
یہ بھلے عوام کو سمجھتے ہیں اور ناں ہم بھلے سمجھنے کے دروازے سے بلیک مارکٹ
کرتے ہیں میں اس جانب آنریبل منسٹر کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اگر ہوسکے تو
گورنمنٹ خود ساتھ رکھ لے اور اپنی طرف سے وہاں ملازم رکھے

میں آنریبل منسٹر سے یہ بھی استدعا کرونگا کہ وہ مرہٹواڑ کا دورہ کر کے وہاں
کے حالات خود دیکھیں اس مرہٹواڑ میں جہاں سب سے زیادہ جوار اور گیہوں پیدا
ہوتے تھے آج اسی مرہٹواڑ کے لوگوں کو جوار کے لیے تڑپنا پڑ رہا ہے اگر وقت پر
انتظام نہ کیا گیا تو احمد نگر اور بمبئی کی جو حالت ہوئی ویسا ہی مرہٹواڑہ کا حال ہوگا
میں اگزاجریشن (Exaggeration) نہیں کررہا ہوں میں فیاکٹس
اینڈ فگرس (Facts and figures) دے رہا ہوں جو جوار ۸ - ۹ فٹ
تک بلند ہوئی تھی اسکی فصل ابھی اونچی نہیں ہوئی اسلیے میں کہونگا کہ جوار کا
مسئلہ مرہٹواڑہ میں بہت اہمیت اختیار کرگیا ہے اضلاع میں چاول کے لیے حکومت
نے پرمٹ جاری کیے ہیں میں اسکے لیے دھنیہ واد دیتا ہوں بعض لوگوں کو چاول
مارکٹ میں فروخت کرنے کی اجازت دیگئی ہے ظاہر ہے کہ وہ جیب گرم کیے ہونگے
اسلیے انکو اجازت دیگئی بعض جگہوں کے لیے ایک ہی شخص کو دو تین جگہ چاول
فروخت کرنے کی اجازت دیگئی ہے اسکی وجہ سے کامپیٹیشن (Competition)
ہو رہا ہے۔ ایک کہتا ہے کہ میں بڑھیا چاول لاتا ہوں۔ اسکو اس قیمت پر فروخت
کرونگا دوسرا کہتا ہے میں اس سے اچھا لاتا ہوں اسطرح زیادہ قیمت پر انکو چاول اور
جوار مل رہی ہے اسلیے میں آنریبل منسٹر سے پرارتھنا کرونگا کہ مرہٹواڑہ کے لوگوں
کی یہ پکار ہے کہ انکو جوار سپلائی کی جائے انکو چاول اور گیہوں نہیں چاہیے اگر
جوار ملے تو مرہٹواڑہ کے عوام انکو دھنیہ واد دینگے اسلیے میں پھر ایک بار پرارتھنا
کرتا ہوں کہ جلد سے جلد مرہٹواڑہ کے لیے سستے داموں جوار سربراہ کرنے کا انتظام
کریں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: کیا آنریبل ممبر تھوڑے سے نام میں کہہ سکیں گے تاکہ اور
تجاویز (Suggesions) پر غور کیا جا سکے۔ بہت جلد ختم
کیجیے۔

شری کے وینکٹ رام راؤ: صرف دس منٹ لونگا۔ آنریبل منسٹر صاحب کی اسپیچ
(Speech) سننے کے بعد بہت سے معلومات ہمیں حاصل ہوئی ہیں۔ میں
اس سے انکار نہیں کر سکتا لیکن پوری اسپیچ سننے کے بعد اگر کسی چیز کی کمی پائی
ہیں تو وہ دیہات کے حالات ہیں۔ وہاں کا کیا پوزیشن ہے اس سلسلہ میں کم روشنی
ڈالی گئی ہے۔ میں ضلع نلگنڈہ کا رہنے والا ہوں اس ضلع کے سلسلہ میں وہاں کے حالات
آنریبل منسٹر کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ ضلع نلگنڈہ ۸ تعلقوں پر مشتمل ہے۔ اسمیں
سے چند تعلقے نہ صرف خود کفیل ہیں بلکہ دوسرے تعلقوں کے لیے اناج مہیا کرتے
ہیں۔ ان میں تعلقہ جنگاؤں بھی ہے جسکو ضلع نلگنڈہ کی دھان کی کے نام سے یاد
کیا کرتے تھے۔ اس تعلقہ کو اب تعلقہ ورنگل میں ضم کر دیا گیا ہے۔ اسکے بعد تعلقات
سوریا پیٹ اور حضور نگر ہیں۔ حضور نگر دوسرے تعلقوں کو اناج بہم پہنچانے کے لئے میں
ایسا نہیں ہے جیسا کہ سوریا پیٹ۔ لیکن بقیہ جو تعلقات ہیں ایک صرف ان دو تعلقوں سے
کیسے اناج فراہم کیا جا سکتا ہے اور انکی گزر بسر کیسے ہو سکتی ہے۔ اس سے ضلع نلگنڈہ
کے غذائی موقف پر کیا اثر ہوگا اس پر آنریبل منسٹر غور کریں۔ ڈنڈی پراجکٹ اور نندی
کنڈہ پراجکٹس ہیں لیکن ڈنڈی پراجکٹ کی پیداوار کا محبوب نگر ضلع کے لیے زیادہ
کنزمپشن (Consumption) ہوتا ہے گو کچھ حصہ ضلع نلگنڈہ کے لیے آتا ہے۔
دیورکنڈہ تعلقہ کے متعلق بھی مجھے کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ رائل سیما کے علاوہ کا
تقریباً سرحد کہا جا سکتا ہے۔ اب تعلقہ نلگنڈہ اور رامناپیٹ کے حالات بھی کہنے کی
ضرورت نہیں کیونکہ خود حکومت اسکو تسلیم کرتی ہے کہ گذشتہ سال فصلیں بہت
خراب ہوئیں۔ وہ فیمن اسٹرائکن ایریا (Famine striken area) تو نہیں ہے
لیکن اسکو اسکرسٹی ایریا (Scarcity area) ڈکلیر (Declare) کیا گیا اور
مدد کی گئی۔ اب رہ جاتا ہے تعلقہ نلگنڈہ جو سوریا پیٹ سے ملا ہوا ہے۔ وہ تعلقہ دیورکنڈہ
سے کم نہیں ہے لیکن ایسا بھی اس حد تک بھی خراب نہیں ہے یہ بھی میں کہہ سکتا
ہوں۔ لیکن عام طور پر ضلع نلگنڈہ میں مین کراپ (Main crop) جاس اور آبی کی
ہے۔ جاس اور آبی کی فصل کے وقت بارش وقت پر نہیں ہوئی جسکی وجہ سے فصلیں
خراب ہو گئیں۔ آنریبل منسٹر صاحب بھی زراعت کا تجربہ رکھتے ہیں وہ خود جانتے
ہیں کہ ماگی کی کراپ نہیں ہوئی۔ اس میں پیلی جوار وغیرہ ڈالتے ہیں جو کہ کنزمپشن
(Consumption) کے لیے نہیں ہوتی۔ صرف جانوروں کے چارہ کے طور پر زیادہ
استعمال ہوتی ہے۔ یہ حقیقی اور کانکریٹ کنڈیشنس (Concrete conditions)
ہیں۔ ادھر مین کراپ (Main Crop) فیل (Fail) ہوئی اور ادھر جنگاؤں

کوبلگنڈہ سے حال آگیا ہے ۔ کپاس کراپس کے سلسلہ میں جو کیاسٹر سیڈ (Caster seed) ہیں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ اس سال بالکل فیل ہوگئے ۔ اس بارے میں اگریکلچر ڈپارٹمنٹ سے مشورہ کیا گیا وہاں سے مشورہ دیا گیا اور اسپرینگ ورک (Spraying work) ہوا لیکن اسپرینگ ورک وغیرہ کے باوجود ارنڈی کی فصل کو تباہی سے نہیں بچایا جاسکا ۔ یہ سرسری طور پر ضلع نلگنڈہ کے حالات ہیں ۔ ان حالات کی روشنی میں آئندہ ضلع نلگنڈہ میں حکومت کیا اقدامات کرنے والی ہے وہ ان پر بھی روشنی ڈالنے کی آنریبل منسٹر صاحب سے میں استدعا کرونگا ۔

میں ایک دو چیزیں اور کہہ کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔ یہ عجیب بات ہے کہ پہلے گیہوں سستی غذا تھی لیکن آج کے فیکس اینڈ فگرس دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ (۵۸) روپیہ فی من گیہوں کی قیمت ہے اور جوار کی قیمت ۲ روپیہ فی من سے لیکر ۴ روپیہ فی من ہے ۔ (Laughter)

یہ میں مانتا ہوں کہ دیگر پروینسس (Provinces) سے امپورٹ (Import) کرنا ضروری ہے ۔ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ اس سال چاول کی حد تک باہر سے منگوانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ حقیقت پسندانہ نقطہ نظر سے غور کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ حقیقت سے کس حد تک وابستہ ہے ۔ امپورٹ کرنے کے سلسلہ میں حکومت مونوپالسٹس (Monopolists) کے ذریعہ امپورٹ کرتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مدھیہ پردیش میں سات روپیہ فی من ہے وہاں اوس قیمت کا کم رکھنا گویا مدھیہ پردیش سے حیدرآباد کے آرڈرس ملے ہیں لیکن وہاں سے یہاں منگوانے کے لیے سہ گنا قیمت دینے کی نوبت آرہی ہے ۔ وہ تمنیس مسلسل یہ کوشش کرتے ہیں کہ قیمتوں کی سطح کو برقرار رکھا جائے یہ معاشیات کا تقاضہ ہے اس سے بچنے کے لیے بھی حکومت کو کوشش کرنا چاہیے ۔ مجھے مزید کہنے کے لیے وقت نہیں ہے یہ بعض چیزیں تھیں جن کو میں آنریبل منسٹر کی توجہ کے لیے رکھنا چاہتا تھا ۔

شری گوپال ریڈی (سدی پیٹھ) مسٹر اسپیکر سر ۔ میں ایک اہم چیز کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں ۔ غذائی صورت حال کے سلسلہ میں ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا کہ میدک ضلع سرپلس (Surplus) ضلع ہے لیکن اسکی وجہ یہ ہے کہ یہاں کے لوگ خرید نہیں سکتے ۔ وہاں تو پیداوار ایسی نہیں ہوئی کہ اوسکو استعمال کرنے کے بعد بچ جائے ۔ دوسرے اضلاع کے متعلق نہیں کہا جاسکتا ہے ۔ اگر نظام آباد ورنگل کو چھوڑ دیا جائے تو پورے ضلع میدک میں مکئی اور جوار کی فصل تباہ ہوگئی ہے ۔ سدی پیٹھ کے متعلق تو میں کہہ سکتا ہوں کہ وہاں (۴) روپیہ پلہ کے حساب سے مکئی بیچی جارہی ہے ۔ ابتک بھی وہاں پرائس (Price)

اگریر (Increase) ہونگے اسی وجہ سے وہاں مر ر ر ساس (Fair price
shops)کھولنے کی صرورت ہے حاول کی قیمت ۶۵ روپیہ سے لیکر
۸ روپیہ تک ہے املی کی قیمت بھی اس سال زیادہ ہوگئی ہے و کی وجہ ہ ہے کہ
پیداوار اچھی نہیں ہوئی انٹر ڈسٹرکٹ موومنٹ (Inter district movement)
بھی جو رکھے جاتے ہیں اونکی بابت ی درا نہیں کی جاتی ترمیس دیے جاتے ہیں و
ایک ایک ٹرسٹ کے ذریعہ لاری والے چار چار پانچ پانچ مرتبہ مال لیجاتے ہیں س
کے متعلق میں نے ڈسٹرکٹ کلکٹر و ر سپرنٹنڈنٹ ف لیس کو توجہ دلائی لیکن ہ ن
مجبوری ظاہر کی جو ڈیفیسٹ ا یار (Deficit areas) ہیں ون
میں غلہ بھیجنا ضروری ہے اگر سرپلس ڈسٹرکٹ میں ہر ڈسٹرکٹ مرتب کنٹرول
نہ رکھا جائے وو بھی ڈیفیسٹ یار ہو جاتے ہیں ایک اہم چیز کی طرف توجہ
دلاونگا گر میں غلطی نہیں کرتا انرئیبل منسٹر نے فرمایا کہ س ہ ل ون کا بارگ
(۴) ہزار ن کا ہے اس سال س قدر لیوی و وصول کرنے والے ہیں س سے پہلے
یہ بتایا جاچکا ہے کہ چاول کی قیمت خرید و فروخت میں خرچہ منہا کرنے کے بعد ۲۵ تا ۴
روپیہ ہی بلہ رق پڑتا ہے س لیے اگر اب ۴ ہزار ن لیوی وصول کرسکیں گے و قیمت
خرید و فروخت میں فرق کی وجہ سے ۵ لاکھ روپیہ یک کرور روپیہ ملسکیں گے انرئیبل
فود منسٹر نے یہ بھی فرمایا کہ ہم کہ س سال باہر سے ب ا ن نہ کا اس کے لیے
خرچہ بھی نہیں ہوگا تو ۵ لاکھ روپیہ سے لیکر ایک کروڑ روپیہ جو بچ جانے والے
ہیں وہ کس طرف صرف کیے جاسکیں یہ بھی واضح فرمائیں بالس کرنے سے مقصد
کا جو نقصان ہونے والا ہے اس کی تلافی تو ہوگی لیکن سکے باوجود بھی و ر بھی رقم
بچیگی ۔ میرا سجیشن(Suggestion) یہ ہے کہ چاول کی قیمت فروخت
گھٹا دی جائے اگر آپ پوری طرح گھٹانے کے لیے تیار نہیں ہیں و جن سے لیوی لیجاتی
ہے اون کے پرائس میں زیادتی کرنے کی ضرورت ہے وسکے علاوہ ہ بھی سجیشن
ہے کہ اس بچت سے چیپ گرین شاپس (Cheap grain shops) کھولے
جاسکتے ہیں یہی مجھے کہنا تھا

* ڈاکٹر ام چنا ریڈی منسٹر اسکریر

اس مختصر سے عرصہ میں کافی سجیشن آئے ہیں جن کا میں ذمہ بندوہ بست میں یعنی
تفصیلی جواب نہیں دے سکتا ۔ البتہ آخری اہم بات سے میں شروع کروں گا تاکہ دوسرے
پالیسی پر جانے سے پہلے اس پر عرض کرسکوں انرئیبل ممبر فرام سدی پیٹھ نے فرمایا یہ
بدل صلع میں سوائے وقار آباد اور سنگاریڈی کے جو اتفاق سے میری کانسٹی ٹیونسی ہے
اچھے کراپس نہیں ہوئے انہوں نے فرمایا کہ صرف وہاں اچھے کراپس ہوئے ہیں اور
اور دوسری جگہ نہیں ہوئے ۔ میلانی منسٹر کی کانسٹی ٹیونسی ہے سمجھ کر انہوں نے
ہ فرق بتایا ۔ میں بھی اوسی طور پر اس کو لیتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کراپ

کنڈیشن (Crop condition) سے متعلق جتنے رپورٹس میں نے دیے ہیں وہ کافی صداقت کے ساتھ تجربہ کی بنا پر میں نے ہاؤس کے سامنے ہمت کے ساتھ رکھے ہیں ہمت میں اس لیے کہتا ہوں کہ غلط سلط رپورٹس کر کے جہاں کہ نہیں ٹھیک ہیں وہاں ٹھیک بتانے کی کوشش نہیں کی گئی مجھے افسوس ہے کہ جو آنریبل ممبر اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں جنہوں نے اپوزیشن پوائنٹ آف ویو (Point of view) سے یہاں ہاؤس کے سامنے حالات رکھنے کی کوشش کی جس طرح سے کہ حیدرآباد میں رسن کا ایک سکس مبالغہ نہیں کررہے ہیں اسی ڈھنگ سے انہوں نے بس پکچر (Picture) کو بتانے کی کوشش کی مجھے افسوس ہے کہ وہ اس وقت یہاں نہیں ہیں میں کہنا چاہتا ہوں کہ کراپ کنڈیشن کے متعلق میں نے جو کچھ کہا وہ صحیح ہے جس ٹون (Tone) میں انہوں نے مجھے چیلنج (Challenge) کیا میں بھی اسی ٹون میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ تھوڑی میں سمجھ کر مختلف کراپس کی کنڈیشن (Condition) اون کے پیریڈس (Periods) اور ہارویسٹنگ (Harvesting) کے متعلق اندازہ نہیں کیا جاسکتا ان چیزوں کو پیش نظر نہ رکھتے ہوئے اس قسم کے چیلنج نہیں کیے جاسکتے ایک منسٹر ہے جو برابر اسی کام میں لگا ہوا ہے وہ کراپ کنڈیشن (Crop condition) کے متعلق رپورٹوں کو غلط طریقہ پر پیش کررہا ہے میں نے یہ ضرور کہا ہے کہ مرہٹواڑہ اور تلنگانہ وغیرہ کے کچھ حصوں میں جوار کی کراپ کنڈیشن متاثر ہوئی ہے میں اس کو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ حیدرآباد میں پیاڈی کراپس (Paddy crops) اچھے ہوئے ہیں و سٹسفکٹری (Satisfactory) ہیں حیدرآباد میں ہی نہیں بلکہ سارے ہندوستان میں اچھے ہوئے ہیں حیدرآباد میں جاپانی میتھڈ آف کلٹیویشن (Method of cultivation) کے ذریعہ اور پیاڈی مکسچر (Paddy mixture) ڈسٹری بیوٹ (Distribute) کر کے کاشتکاروں کو مینور مائنڈڈ (Manure minded) بنانے کی وجہ سے پیاڈی کی حد تک کراپ کنڈیشن ٹھیک ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے یہ سمجھا کہ میں نے ایوان میں غلط پکچر پیش کرنے کی کوشش کی یہ میں مانتا ہوں کہ فوڈ سچویشن (Food situation) کے متعلق ایک روزی پکچر (Rosy picture) پیش کر کے مسئلہ حل نہیں کیا جاسکتا لیکن اس طرح ایک غلط اور بھیانک پکچر پیش کر کے سچویشن کو بھیانک بنا کر بلاک مارکٹیرس کو موقع دینا کہاں تک درست ہوسکتا ہے ؟ اس قسم کے پروپگنڈہ سے بلاک مارکٹیرس یہ سمجھیں گے کہ حیدرآباد کی حکومت کے پاس زیادہ اناج نہیں ہے اس لیے وہ لوگ اناج جمع کرلیں گے اور اسے مارکٹ میں اپنے سے رول دیں گے اس قسم کے غلط پروپگنڈہ کی وجہ سے نقصان بھی ہوگا اور ملک کی غذائی صورت حال بہتر نہیں ہو سکتی ایک آنریبل ممبر نے فرمایا کہ آسٹ ڈورس آف اوپیس کا احترام کرنا چاہیے میں بھی اون سے یہی کہوں گا کہ وہ بھی آسٹ ڈورس آف اوپیس کا احترام کر کے اس کو کنسیڈر (Consider) کریں ۔

میں یہ کہتا ہوں کہ فوڈ مارکٹ (Food market) میں کہیں زیادہ ریٹ
(Rate) ہیں اور کہیں کم ریٹس ہیں اس فرق کو اس وقت تک دور نہیں کیا
جاسکتا جب تک ٹریڈ چانلس (Trade channels) کو پوری طرح
موبلائز (Mobilize) نہ کریں جب تک ایسا نہیں کریں گے یہ ڈفرنس
(Difference) کم نہیں ہوگا سارے آنریبل ممبرس جو باہر کے لوگوں پر اثر
رکھتے ہیں اور سماج میں اون کا انفلوینس (Influence) ہے وہ لوگ اسے
سے کام لیکر ریلیف موبلائز کرسکتے ہیں مجھے اگر معلوم ہوتا کہ آج یہ بحث
یہاں ہونے والی ہے تو میں حکومت کے ذمہ دار لوگوں سے ٹریڈ ریپریزنٹیٹیوز ڈپوٹیشن
(Trade Representatives Deputation) وغیرہ سے اور سری رفیع احمد
قدوائی سے جو تفصیلی بات چیت ہوئی وہ ہاوس کے سامنے پیش کرتا جوار کی صورت حال
کا مقابلہ کرنے کے لئے حیدرآباد گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے اور دو تین ریپریزنٹیٹیوز سے
ہم جو بات چیت کررہے ہیں وہ کن لائنس میں بات کررہے ہیں اور ہم کیا سوچ رہے ہیں اس
کے متعلق میں نے جو سارے کیسے ہیں ان کو آنریبل ممبرس سے نہیں سمجھا میں کچھ
متصل آپ کے سامنے کہوں گا ادجیسنٹ ونسس (Adjacent provinces)
سے جوار ملنے کی گنجائش ہے اس سلسلہ پر ہم نے ...
(Trade facilities) دیکر ان کو پرائرٹی (Priority) دیکر ریلوے سے
کنسلٹ (Consult) کرکے جگہ جگہ سے جوار فراہم کرنے کی کوشش
کرینگے آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ ان کو میرے فگرس پر بھروسہ نہیں
مجھے اس کی چنتا (वित्त) نہیں میں ان کے فگرس کوٹ (Quote) کرکے
بتاوں گا انہوں نے کہا کہ عادل آباد میں جوار کی قیمت ۲ روپیہ سے لیکر ۳۳ روپیہ
تک ہے لیکن دوسرے ڈسٹرکٹس میں ایسا نہیں اس کے کیا معنی ہیں گرفلو (Flow)
برابر ہے اور اس کی پابندی کردی جائے کہ ایک ڈسٹرکٹ سے دوسرے ڈسٹرکٹ کو جوار
سمگل (Smuggle) نہ ہونے پائے تو پھر یہ فرق نہ ہوتا یہاں
ان کرسیوں پر بیٹھ کر ہم یہ دعوی نہیں کرسکتے کہ اسمگلنگ (Smuggling)
کو روک دیں گے اس کے لئے تو سماج کے کیرکٹر (Character) کو بدلنا
ہوگا لیکن میں یہ وسواس دلانا چاہتا ہوں کہ وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے جب نہ صرف
روک دی جائیگی لاتور کے آنریبل دوست نے بتایا کہ لوگ اسٹیشن ماسٹر سے ملے ہوئے ہیں
ہوسکتا ہے کہ اس قسم کا کوئی واقعہ ہو اسمگلنگ کے سلسلہ میں جو بس آنے جانے والے
اور لاری ڈرائیورس وغیرہ رسک (Risk) لیکر چلاتے ہیں ان چیزوں کو
ہم نے بتایا ہے دوسرے ضلعوں میں جہاں کنزمپشن (Consumption)
زیادہ ہو وہاں زیادہ قیمت دینی پڑرہی ہے اس لئے انٹر اسٹیٹ موومنٹ (Inter state
movement) کو فری (Tree) کرنے سے سہولت ہوجائیگی
ان باتوں میں ہمارا کوئی سیاسی دخل نہیں ہے مرکزی حکومت یا اسٹیٹ گورنمنٹ کی

یہ پالیسی نہیں کہ ڈی کنٹرول (Decontrol) کردیا جائے یہ بالکل غلط ہے
ہمارا یہ خط ہے اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ عملی طور ہمارے پاس کیا موجود ہے
ہم کیا خرچ کرسکتے ہیں جس سے فائدہ ہوسکتا ہے ۔ گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے
رائس (Rice) اور جوار کے معاملہ میں مختلف ڈسیژنس (Decisions)
وقتاً فوقتاً لیے جارہے ہیں

آپکو معلوم ہوگا کہ دنیا میں دو ملین ٹن چاول پڑا ہوا ہے گذشتہ سال کے
مقابلہ میں پچاس فیصد قیمتیں کم کرنے کے باوجود مارکٹ ڈاؤن (Down) نہیں
ہو ۔ ہندوستان میں کے لیے ایک ہی مارکٹ تھا اس صورت حال کے تحت اگر کوئی
چیز ڈسائیڈ (Decide) کرتے ہوئے ڈی کنٹرول آر کنٹرول
(Decontrol or control) کے جھگڑوں میں پڑیں تو مناسب نہیں حیدرآباد میں
فیصلیں جو ہوئی ہیں ہم نے اسکی دریافت کی ہے میں ہاؤس کو اس کا یقین دلانا
چاہتا ہوں کہ ٹریڈ چینل (Trade channel) کے ذریعہ عوام کو
کم سے کم دام غذائی اجناس مہیا کیے جائینگے کل میرے ایک دوست نے جو
میتھمیٹکس (Mathematics) کے پروفیسر بھی رہ چکے ہیں یہ
حساب لگایا کہ دونوں کی قیمتوں کے فرق کی وجہ سے گورنمنٹ نے پچاس لاکھ روپیہ
بچائے ہیں میں کہونگا کہ یہ غلط فہمی ہے حیدرآباد گورنمنٹ اسٹیٹ میں جو چاول
پروکیور (Procure) کرتی ہے اوس کا

श्री व्ही डी देशपांडे — आनरेबल मेंबर का भी कहना यही था जैसा आपने कहा कि आखिर हमको बाहर से चावल नहीं लाना पड़ेगा। अुस सूरत में जितना रुपया बचता है अुसका क्या होगा यही अुनका कहना था।

ڈاکٹر چنا ریڈی : یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ باہر سے لینے کے بعد ۳۸ لاکھ روپیہ
سبسیڈی (Subsidy) دیکر یہ پرائسس (Prices) رکھے
جائیں کہا گیا کہ اس بارے میں حیدرآباد کے چیف منسٹر صاحب اور سنٹرل گورنمنٹ کے
فوڈ منسٹر صاحب کے مبادلہ خیال اور مشورہ کے بعد پرائسس میں اضافہ کیا گیا ہے
حیدرآباد کے راشن شاپس (Ration shops) میں پرائس لسٹ (Price list)
رکھی ہوئی ہے اگر آپ اسکو ملاحظہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم نے ایک پائی کا
بھی اضافہ قیمتوں میں نہیں کیا ہے چاول کو پالش کرنے پر جو پابندی ہے اسکو دور
کرنے کے لیے ہم سوچ رہے ہیں اور ۳۸ لاکھ کے ڈیفسٹ (Deficit) پر
فنانس ڈپارٹمنٹ اور سپلائی ڈپارٹمنٹ کے غور کرنے کے بعد کیا ہوسکتا ہے یہ معلوم
ہوسکیگا لیکن میں انکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم کو فائدہ کمانا مقصود نہیں
ہے ۔ چاول کے لحاظ سے میں یہ کہونگا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے کریکٹ فگر
(Correct figure) رکھا ہے چاول کی قیمت نظام آباد میں ۴۶ سے ۵۶ روپیہ ہے

مرھواڑی میں قیمتیں زیادہ ہیں لیکن دشواری یہ ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیز (Co operative Societies) کو پرمٹ (Permit) دیے جاتے ہیں تو ہمارے دوستوں کو شکایت ہوتی ہے تحصیلدار اور ڈپٹی کلکٹر کی نگرانی میں دیا اور فروخت کیے جاتے ہیں بعض جگہ نہیں۔ اچھا کام کیا ہے جگہ جگہ یہ سسٹم عمل میں لی ہے ممکن ہے کہ بعض جگہ اچھا کام نہ ہوا ہو اور ٹھیک طور پر سسٹم عمل میں نہ آئی ہو دیہات کی سپلائی میں بہت دشواری ہوتی ہے گذشتہ ہفتہ شری رفیع احمد قدوائی کی موجودگی میں جب ان تفصیلات پر بحث کی گئی تو تمام ڈسٹرکٹس میں جوار کے فری موومنٹ (Free movement) کا فیصلہ کیا گیا جہاں بھی موومنٹ پر ریسٹرکشنس (Restrictions) ہوتے ہیں وہاں قیمتیں بڑھ جاتی ہیں چاول کے بارے میں بھی کیا ہم لوگ کر سکتے ہیں فری موومنٹ کرسکتے ہیں یا نہیں اسکے بارے میں آئندہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے اس وقت اس بارے میں کچھ عرض کرنا قبل از وقت ہوگا کیونکہ اوس سے متعلقہ فگرس (Figures) میرے پاس نہیں ہیں گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ فیکٹس اینڈ فگرس (Facts & figures) کو سامنے رکھکر کوئی بھی فیصلہ کیا جائے میں اسکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں جہاں فصلیں خراب ہونگی جیسے نلگنڈہ میں ہے یا جہاں کہیں بھی ایسے حالات پیدا ہوں پروکیورمنٹ (Procurement) کے اسکیل (Scale) کو کم کیا جائیگا اور ایسا کیا بھی گیا ہے جب کبھی ڈسٹرکٹ کلکٹر کے یا ڈپارٹمنٹ کے علم میں ایسی چیزیں لائی گئی ہیں تو اسکا فیصلہ کیا گیا ہے کہ پروکیورمنٹ کے سکیل کو کم کیا جائے میں یقین دلاتا ہوں کہ صورت حال خراب نہیں ہوگی گو ٹریڈ چینل (Trade channel) کے ذریعہ مخدوشی کو کوپ اپ (Cope up) کیا جائے کہا گیا کہ ہماری حکومت سنٹرل گورنمنٹ کو مشورہ دے سکتی تھی لیکن میں عرض کرونگا کہ سنٹرل گورنمنٹ صرف ایک سٹیٹ کے مشورہ کو سنکر اس پر عمل نہیں کرتی بلکہ سارے اسٹیٹس کے ایکریج فگرس (Acreage figures) پر غور کرکے فیصلہ کرتی ہے میں گورنمنٹ آف انڈیا کو ویلکم (Welcome) کرتا ہوں کہ اس کی اختیار کی ہوئی پالیسی کی وجہ سے دو ملین ایکڑ اراضی زیر کاشت آئی ہے اسکی وجہ سے ایک طرف کنزیومرس (Consumers) کو کم قیمت میں اناج ملنے کی سہولت حاصل ہوتی ہے اور دوسری طرف دوسرے اسٹیٹس میں جہاں فصلیں خراب ہوں وہاں بھی اناج کے ملنے کی گنجائش پیدا ہوجاتی ہے

چاول کو پالش کرنے کے بارے میں ایک میمورنڈم میں نے جب منسٹر صاحب کے پاس پیش کیا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ چاول کی کوالٹی (Quality) خراب نہیں رہتی ہے بلکہ پالش نہ ہونے کی وجہ سے وہ خراب معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے اسپر اعتراض کیا تھا افسوس ہے کہ وہ اسوقت یہاں موجود نہیں

ہیں ۔ ہاں میں نے چیف منسٹر صاحب سے کہا تھا کہ حیدرآباد میں ہر جگہ چاول
پر اعتراضات کیے جاتے ہیں جب تک اسکو پالش کرنے کا انتظام نہ کیا جائے یہ
اعتراضات ہوتے رہینگے کیونکہ ایمانداری اور دیانتداری سے قیمت کا تعین کرنے کے
باوجود بغیر پالش کیا ہوا چاول ظاہر میں اچھا نہیں ہے اتفاق سے میں میڈیکل ڈاکٹر
بھی ہوں اور بغیر پالش کے چاول میں وٹامن بی (Vitamin B) کی
موجودگی اور صاف کیے ہوئے چاول میں وٹامن بی کی عدم موجودگی کو میں جانتے
کیلئے تیار نہیں ہوں بہرحال میرے اوس میمورنڈم کو سنٹرل گورنمنٹ نے منظور کیا اور
چاول کو پالش کرنے پر جو ریسٹرکشن تھا وہ اب نہیں رہیگا

یہ بھی کہا گیا کہ اورنگ آباد میں اچھی کوالٹی کی جوار سپلائی (Supply)
نہیں کیجارہی ہے یہ صحیح ہے لیکن پہلی جنوری سے بہتر کوالٹی کی سربراہی کا انتظام
کیا گیا ہے یہ اعتراض بھی کیا گیا کہ ہم نے جوار کو ایکسپورٹ (Export) کیا ۔
بات یہ ہے کہ ہم نے اسی کوالٹی کو ایکسپورٹ کیا جو خراب ہورہی تھی اگر اس
کو مزید محفوظ رکھنے کی کوشش کیجاتی تو وہ اور زیادہ خراب ہوتی اور بعد میں ایسے
بہت بڑے نقصان سے بچنا پڑتا اور نگرانی کے مصارف بھی برداشت کرنے پڑتے اس لیے
ہم نے مناسب سمجھا کہ ایسے زائد از ضرورت اسٹاک کو نکال دینا ہی مناسب ہے جو
جوار خراب ہوگئی ہے اوس کو صاف کر کے دکانات پر دینے کی کوشش کیجاتی ہے لیکن
جہاں بھی اس قسم کی خبریں ہوتی ہیں اوس کو روک کر بہتر کوالٹی دینے کی ہمارے
ڈپارٹمنٹ کی جانب سے کوشش کیجائیگی ایک خبر یہ بھی کہی گئی کہ بہت سے کراپ
کنڈیشن (Crop condition) کے سلسلہ میں ہماری قیمتیں سو فیصد تا پچاس
فیصد بڑھینگی ۔ بعض اضلاع میں اس سال جوار اچھی طرح پیدا نہیں ہوئی اس لیے ہم
نے پروکیورمنٹ (Procurement) بند کیا تاکہ قلت پیدا نہوجائے جو دشواریاں
آنریبل ممبر فار پربھنی نے بیان کی ہیں اون کو دور کرنے کی کوشش کیگئی ہے افسوس
جوار کا پروکیورمنٹ (Procurement) نہیں ہورہا ہے کہا گیا کہ جوار کی
قیمت کے بارے میں میں نے عمداً حالی یا کلدار کا ذکر نہیں کیا ہے ۔ شاید آنریبل ممبر
کو غلط فہمی ہوئی ہے انہوں نے غور سے سنا نہیں ۔ قیمت بتاتے ہوئے میں نے قیمت کے
بعد ہی "آئی ۔ جی" (I G) کا لفظ کہا ہے ۔ حیدرآباد شہر میں جو قیمت ہے وہ
۴ سے ۴۵ روپیہ تک ہے ۔ اشیو پرائس (Issue price) میں (۵) روپیہ سے
زیادہ فرق نہیں ہے ۔ میں اسکو مانتا ہوں کہ اوپن مارکٹ (Open market) میں
جو جوار ملتی ہے وہ تھوڑا کچھ بہتر ہے اور کنزیومر ۵ روپیہ زیادہ دینے سے ناراض نہیں
ہوتا ۔ آپ کہتے ہیں کہ یہاں جوار کی قیمت بڑھگئی ہے ۔ ایسا نہیں ہے ۔ بلکہ گھٹ گئی ہے ۔
مدھیہ پردیش میں جوار کی قیمت ۷ روپیہ من ہے اور یہاں جوار کی قیمت ۲۴ روپیہ پلہ
ہے یہ تو اپنے حساب سے ٹربل نہیں بلکہ ڈبل ہوا ۔ پھر اس میں سنڈل بھاتا ٹرانسپورٹ ۔
کارٹیج ۔ ٹیکس وغیرہ کے اخراجات کو شامل کیا جائے تو ۔

Shri V D Deshpande What is the percentage of those incidentals

ڈاکٹر چنا ریڈی: قیمت پر پرسنٹیج نہیں ہے بلکہ جوار کے فی من ایک روپیہ اور
آنے انسیڈنٹلس (Incidentals) عائد ہوئے ہیں جس کی تفصیلات یہ ہیں کہ
اس میں پہلے تو کارتیج ٹرانسپورٹ گودام میں رکھنے کی قیمت وغیرہ شریک
ہیں یہ سب چارجس (Charges) عائد ہوئے ہیں چاول کی صورت میں ایک دو
آنے زیادہ آتا ہے لیکن ان تمام فیگرس کو سپلائی ڈپارٹمنٹ اور فینانس ڈپارٹمنٹ کی جانب
سے جانچ ہوتی ہے اور اسکو اسکروٹنائز (Scrutinize) کیا جاتا ہے تاکہ
ہم کم یا زیادہ قیمت نہیں دے کریں گورنمنٹ اسکو ہینڈل (Handle) کرتی ہے
انسیڈنٹلس کی وجہ سے اتنا خرچ پڑتا ہے مدھیہ پردیش جہاں سے ہم لیتے ہیں وہاں
یہ خرچہ ہوتا ہے وہاں سے ہم اسکو ٹرین میں رکھکر یہاں لاتے ہیں تو یہاں بھی
انسیڈنٹلس عائد ہوتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہاوس اس سے اتفاق کریگا کہ فری
موومنٹ (Free movement) کی اجازت دینے سے دوسرے لوگ ہم سے کم
انسیڈنٹلس لگاسکیں۔ جس سے کہ قیمت کم ہوگی چاول اور جوار کی حد تک نہ یہ
کی ضرورت نہیں ہے مرہٹواڑہ یا جہاں بھی ضرورت ہو ہم چاول کی سپلائی کا انتظام
کرسکتے ہیں اب سجیشنس (Suggestions) کلکٹر کے پاس بھی دے سکتے
ہیں کہ وہاں تعلقوں میں کسطرح موومنٹ (Movement) ہونا چاہئے میں
بھی آپ کے سجیشنس کو ویلکم کرونگا اس مہینے کے ختم تک اس بات کی کوشش کیجائیگی
کہ مرہٹواڑہ میں جہاں چاول کی پیداوار نہیں ہوتی ہے وہاں اسکی سربراہی کا انتظام کیا
جائے اسیطرح جوار کے لیے بھی کوشش کیجائیگی اور وہ کم سے کم قیمت پر سربراہ کی
جائیگی ایک اور بات عرض کرنا ہے کہ لوگوں میں پرچیزنگ پاور (Purchasing power
ہونیکی وجہ سے وہ چاول یا جوار نہیں خرید سکتے اور پھر اس جنس کو سرپلس (Surplus
بتلاکر گورنمنٹ دوسری جگہ منتقل کردیتی ہے (جیسا کہ میدک کے بارے میں کہا گیا)
میں بھی اتفاق سے اسی ضلع سے آتا ہوں اس ضلع میں میں کئی گھوم چکا ہوں وہاں کے
حالات سے واقف ہوں گورنمنٹ سرپلس اس لحاظ سے تصور نہیں کرتی جیسا کہ بیان کیا
گیا بلکہ کس کامڈیٹی کی زیادہ پیداوار کہاں ہوتی ہے یہ دیکھا جاتا ہے جہاں اس
کیلئے اریگیشن (Irrigation) اچھا ہوگا وہاں زیادہ پیدا ہوتا ہے چنانچہ اس
سال میدک میں معمول سے بیس گنا زائد پروڈکشن ہوا اسلئے یہ کہنا کہ پرچیزنگ
پاور (Purchasing Power) ہونے پر سرپلس (Surplus) کہا جاتا ہے
غلط ہے۔ لیکن فوڈ سچویشن (Food situation) پر بحث کرتے ہوئے یہ کہا گیا
ہے۔ یہ صحیح ہے کہ فیر پرائس شاپس (Fair price shops) اور چیپ گرین
شاپس (Cheap grain shops) کی ضرورت ہے۔ ایک ممبر جو اس سلسلے میں کام
کررہے ہیں اور یہاں چیپ گرین شاپس کے آرگنائزنگ سکریٹری (Organising Secretary)

میں نہیں معلوم ہوگا کہ حیدرآباد اور سکندرآباد ان دو شہروں میں ۲۸ چیپ گرین شاپس چلائے جارہے ہیں حیدرآباد گورنمنٹ نے اس ایسی ایشن (Institution) کو اس سال بھی ایک لاکھ روپے کی مدد دی ہے اور ایسے نیک نام کارکن اس کام میں ہیں اسکے علاوہ حیدرآباد کے تمام اضلاع میں جب بھی ضرورت ہو ڈسٹرکٹ کلکٹرس کو متوجہ کیا جاسکتا ہے انکے پاس اسکے لیے فنڈس رکھے گئے ہیں اور جب بھی ضرورت ہو ان چیزوں کو استعمال کرسکتے ہیں میں ایک بار پھر یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو بھی فینانشیل ورسس (Financial sources) ہیں انہیں ضرور استعمال کیا جائیگا اور جہاں کہیں چیپ گرین شاپس (Cheap grain shops) کی ضرورت ہو حیدرآباد گورنمنٹ اس بارے میں ضرور غور کریگی میں آپ کو یہ اطمینان دلانا چاہتا ہوں

اسکے علاوہ اور بھی تفصیلات ہیں لیکن میں ہاؤس کا اب تک کافی وقت لے چکا ہوں جو تجاویز دیے گئے ہیں انہیں میں کم اہم نہیں سمجھتا لیکن وقت کی تنگی کی وجہ سے میں انکے بارے میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا جو تجاویز دیے گئے ہیں میں انکا نوٹ (Note) لونگا اور مزید جو تجاویز آئینگے ان پر بھی غور کرونگا فوڈ سچویشن (Food situation) کو بلاوجہ کافی بھیانک سمجھا جارہا ہے اور حیدرآباد کے حوالہ سے کچھ کہا جارہا ہے لیکن میں بھی حیدرآباد کو جانتا ہوں ۔ انکے پاس جاتا ہوں میں انکے حالات سے واقف ہوں یہ کہنا صحیح نہیں کہ ہم ان سے واقف ہیں اور انکی نہیں سنتے رسل ممبرس نے جو تجاویز دیے ہیں میں انہیں ویلکم (Wel come) کرتا ہوں بہت مشکلات ہیں لیکن انہیں دور بھی کیا جارہا ہے ایسا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

श्री व्ही डी देशपांड —असिसिलसिल म गव्हनमट मशीनरी की मदद के लिय क्या कोअी अडव्हायजरी कमेटी (Advisory committe) थी? और अगर थी वह क्यो खतम होगअी ह ? और अब असका क्या होरहा है ? और खासकर सट्रल सप्लाय बोड (Central Supply Board) और डिस्ट्रिक्ट सप्लाय बोडज जो ह अुनका क्या हुआ ह ? और जो हालत हो गअी ह अुसम क्या तआव्न अमल हो रहा ह ? और अिस के सिलसिल म जो मशीनरी पहले कायम की गअी थी वह खतम की गअी अुस की वजह क्या है ?

ڈاکٹر چنا ریڈی واقعہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹس میں کافی ڈسٹرکٹ بورڈس (District Boards) کام کررہے ہیں یہ صحیح ہے کہ سنٹرل سپلائی بورڈ (Central Supply Board) جسکے ایک سل لیڈر آف دی اپوزیشن بھی ممبر ہیں اسکی میٹنگ ایک زمانہ سے نہیں بلائی گئی اسکی وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کے پاس یہ تجویز ہے کہ ایک کمیشن کی تشکیل ایک ماہ کیجائے اسکے لیے نام مانگے گئے ہیں پورے نام آجانے کے بعد یہ کمیشن کام شروع کریگی

श्री व्ही डी देशपांडे — क्या आनरबल मिनिस्टर साहब यह बतलायेंगे कि जैसा कि मैंने खुद अुनसे कहा था

مسٹر ڈپٹی اسپیکر آرڈر آرڈر یہ سلسلہ کبھی ختم ہوگا

Prorogation of the Assembly

Mr Deputy Speaker I shall now read to the House a communication received from the Rajpramukh which runs thus

In exercise of the powers conferred by sub clause (*a*) of Clause (2) of Article 174 read with Article 288 of the Constitution I Mir Osman Ali Khan Rajpramukh of Hyderabad do hereby prorogue the House of the Legislature of the Hyderabad State with effect from the 9th January 1954

The Assembly was accordingly prorogued

P II—9